نغمۂ دل   موجِ فراق

اور

اردو   ہندی

دونوں

زبانوں

میں

پڑھیے

مشخصات

نام کتاب : نغمۂ دل

ناشر : ڈاکٹر عوض علی زیدی

تخلص : عوض علی عوض کیرانوی

اشاعت : ۲۰۰۵ء

کتابت : فیض کمپیوٹرس، کیرانہ (9719395895)

سرورق : فیض کمپیوٹرس، کیرانہ (9719395895)

تعداد : گیارہ سو (۱۱۰۰)

قیمت : ۵۰ روپے

تاریخ : ۲۰۰۵ء

جملہ حقوق صاحبزادے سید کاظم رضا زیدی / سید شاہ رضا زیدی / سید جاوید رضا زیدی کیرانہ

:: ملنے کا پتہ ::

ڈاکٹر عوض علی زیدی کیرانوی

محلہ سہدریان قصبہ کیرانہ ضلع مظفر نگر (یوپی) پن کوڈ 247774

فون (01398) 266772

سید کاظم رضا زیدی (مہامنتری کانگریس آئی)

قصبہ منگلور ضلع ہری دوار (اترانچل)

سید شاہ رضا زیدی

انل کمار چاولہ بک اسٹال ریلوے اسٹیشن پانی پت (ہریانہ) (فون: 01802645925)

ایس پی ڈی بوتھ نیشنل پلیٹ فارم نمبر ۱۲/۱۳ دہلی جنکشن ریلوے اسٹیشن پرانی دہلی (فون: 01151390517/18)

آن لائن ورژن کتاب گھر (http://www.kitaabghar.com) پر دستیاب ہے۔

فہرست

تقریظ : اثر آغا لکھنوی ۱۳
تقریظ : سید کوثر زیدی کیرانوی ۱۶
تقریظ : ریاست علی تابش کیرانوی ۲۰
تقریظ : الحاج سید محمد زیدی کیرانوی ۲۳
تقریظ : سید زاہد حسن شعور کیرانوی ۲۸
تقریظ : بلال احمد بجرولوی ۳۰
تقریظ : سید سبط حسن ترابی بارھوی ۳۳
تقریظ : قمر کیرانوی ۳۴
تقریظ : بشیر احمد (سابق ایم-ایل-اے) ۳۵
تقریظ : الحاج سید علی حیدر زیدی ۳۶
تقریظ : الحاج عبدالعزیز انصاری ۳۸
تقریظ : سلیم اختر فاروقی کیرانوی ۳۹
تقریظ : محمد عمر کیرانوی ۴۱
تقریظ : پروفیسر تنویر چشتی ۴۳
تقریظ : محمد عارف انصاری ۴۶
انتساب ۴۷
چند نقطے کچھ اپنے بارے میں ۴۸
آغاز شاعری ۴۹
زندگی کیسے گزاریں --- ۶۳
حال دل جا کے --- ۶۵
چین و آرام --- ۶۹
کانگریس پارٹی (راجیو گاندھی) --- ۷۱
ان کی نظروں کے اشارے --- ۷۵
قصہ غم سنا کے --- ۷۷
ان کی نگاہ ناز --- ۷۹
ایک ظلم پہ ایک --- ۸۳
کوئی راہبر نہیں --- ۸۵
شاعری پہ تفریح نہیں --- ۸۷
جب یاد تمہاری آتی ہے --- ۸۹
اپنے گلشن کو --- ۹۱
دل کو کسی حسین نے --- ۹۵
یہ گلتا یہ فضا --- ۹۵
یہ ستانا ستانا ہم کو --- ۹۷
ظلم پہ ظلم نہیں --- ۹۹
کیا دم نہ لینے دینگی --- ۱۰۱
ایک تیری یاد نے --- ۱۰۵
عزم فولاد کا رکھتے --- ۱۰۷
ساقیہ جانے نہیں --- ۱۰۹
منزل عشق --- ۱۱۱
سخت آفت میں --- ۱۱۵
خدا محفوظ رکھے ہم کو --- ۱۱۷
لرزا جو میری --- ۱۱۹
زندہ انہیں کے --- ۱۲۱
جس دن سے --- ۱۲۳

فہرست

اگلی نظروں کا یہ --- ۱۲۵
اپنے دامن کو ذرا --- ۱۲۹
احباب مجھ سے --- ۱۳۳
آج دور کیا ہے --- ۱۳۵
شیعہ سنی اتحاد --- ۱۳۹
جس طرف سے گزر گئے --- ۱۴۱
قصہ غم سنا کے --- ۱۴۵
الیکشن قریب ہے --- ۱۴۷
دہلی کی شام --- ۱۴۹
کر بچائیے روزگار --- ۱۵۳
وزیر اعظم ہند عزت مآب اندرا گاندھی
کی پارٹی کا خاتمہ --- ۱۵۹
مرارجی دیسائی وزیر اعظم ہند کے
خیالات سے متاثر ہو کر --- ۱۶۳
جنتا پارٹی کا خاتمہ --- ۱۶۷
وزیر اعظم ہند کی شان میں ایک نظم
جو کہ اک ایک جلسے --- ۱۶۹
ایک وزیر سے ملاقات --- ۱۷۵
آج کا دور --- ۱۸۱
آج کے لیڈر --- ۱۹۱
پرچم کنٹرول --- ۱۹۷
ایمرجنسی کی رنگینی --- ۲۰۳
بھارت چین جنگ سے متاثر ہو کر --- ۲۱۱
اپنے بھارت میں کہیں ظلم --- ۲۱۵
شری ہیم وتی نندن بہوگنا وزیر اعلیٰ یوپی
کو پیش کی ہوئی نظم --- ۲۲۱
اندرا گاندھی جی --- ۲۲۴
ہندو و مسلمان ہو --- ۲۲۷
جام پہ جام چڑھاؤ --- ۲۲۹
فتنہ میں دو دیتا --- ۲۲۹
لودھیانہ کے ہاتھوں میں --- ۲۳۱
راز کی بات --- ۲۳۱
گنگا اپنی بہن سے جا کر --- ۲۳۳
جشن اردو کا ہے --- ۲۳۳
مانگنے سے کہاں ملتی --- ۲۳۵
چین و آرام کس نے --- ۲۳۵
کربلا میں بہتر (۷۲) نے --- ۲۳۷
پھنس گیا امریکہ اب ہے --- ۲۳۷
وصیتی شعر --- ۲۳۹
ختم شدہ --- ۲۴۰

کیرانہ کا قومی شاعرڈاکٹر عوضؔ زیدی کیرانوی

Afsar Agha Lakhnawi
(Retired Astt. Director Handloom)
Jail Road, Fatima Manzil
Rampur (U. P.)

ضلع مظفر نگر میں حاشیہ پر آباد قصبہ کیرانہ اپنے صنعتی مذہبی اور ادبی حوالوں کی وجوہ محتاجِ تعرف نہیں بالکل اسی طرح قصبہ کیرانہ میں محترم ڈاکٹر عوضؔ علی زیدی کا نامِ نامی مشاہیر کے میعار سے کسی طور کم نہیں میرے خیال میں ڈاکٹری، شاعری، سیاست دانی، غریب پروری، خلوص وعقیدت، وطن پرستی، وضعداری اور مذہبی عقیدتمندی کو اگر یکجا کر لیا جائے تو جو پیکر خلوص تیار ہوگا اسکا نام ڈاکٹر عوضؔ علی زیدی کیرانوی قرار پائے گا۔

مجھ سے بے انتہا عقیدت رکھنے والے موصوف کا مجموعۂ کلام 'نغمہ دل' زیورِ طبع سے آراستہ ہونے کے قریب ہے۔ اسکا علم مجھے بہ تاخیر ہوا۔ پھر بھی چند سطور سپردِ قرطاس کئے بغیر میری تشفی ناممکن ہے جہاں تک مجھے یاد ہے میری انسے پہلی ملاقات مرحوم توصف علوی عاصیؔ کیرانوی کے توسط سے ہوئی۔ غالباً ۱۹۷۵ء کی بات ہے جب میں سہارنپور سے مظفر نگر بطور ٹکسٹائل انسپکٹر تعینات ہوا تھا۔ محکمے کی جانب سے ہینڈلوم انڈسٹری کے معائنہ کے لئے دورے پر کیرانہ جانا میری ڈیوٹی تھا۔ بس پھر کیا تھا جب میں کیرانہ جاتا تو مرحوم عاصیؔ کیرانوی اور موصوف سے بنا ملاقات کئے

میری واپسی ممکن ہی نہ تھی۔ یہی وہ زمانہ تھا جب میں نے انکو اور انہوں نے مجھکو خوب۔ خوب شعر سنائے اور تبادلۂ خیال مسلسل برسوں جاری رہا۔

اسکو اشعار پہ قدرت ہوگی
جسکو خالق کی و دِلیعت ہوگی

میرے مندرجہ بالا مطلع کے مصداق ڈاکٹر عوضؔ زیدی ایک پیدائشی شاعر ہیں۔ جنکی شاعری گل وبلبل کی داستانوں، لب ورخسار سے بے نیاز ہی نہیں بلکہ آورد سے بھی بے تعلق ہے جسکی تصدیق میں وہ فرماتے ہیں۔

تم بھی بدنام زمانہ نہ کہیں ہو عوضؔ
چھیڑا چھی نہیں ہوتی کسی گلفام کے ساتھ

انہوں نے اپنے قطعات اور نظموں کے ساتھ ساتھ حب الوطنی اور بے ثباتی دنیا کا تذکرہ یا سماج کی بری علامتوں کے خلاف نعرہ بلند کرنے کا کام بھی غزلوں سے ہی لیا ہے۔ تغزل کے پرستان سے باہر آکر غزل کے ہی توسط سے سیاست پر تنقید اور سماجی خرابیوں کا آپریشن کرنے کیکامیاب کوشش کی ہے انکی انگلیاں معاشرے کی بے راہ روی کی نبض تک جب پہنچتی ہیں تو وہ تلملا جاتے ہے اور کہتے ہیں کہ۔

ہر طرف بھوک ہے اخلاس ہے ناداری ہے
ہائے دور میں جینا بھی سزا ہو جیسے

ڈاکٹر عوضؔ زیدی غزل میں محبوب کی نمائش کے بجائے ناروا داری اور بوالہوسی کے خلاف وطن پرستی کا نعرہ بلند کرنا پسند کرتے ہیں۔ انکا یہ شعر سماج کے زخموں کو مندمل کرنے کے لئے تریاق کا کام کرتا ہے۔

اقتدار کی خاطر لڑ رہے ہیں آپس میں
آؤ ہم کریں کوشش دیش کو بچانے کی

عموماً ۔۔۔ وہ شاعری سے عیاشی کا کام نہ لیکر انسانی ہمدردی اور خلوص واخوت کا درس دیتے ہیں یا بنی نوع آدم کی توقیر کے لئے علمِ بغاوت بلند کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

چند سکوں کے لئے خون بہا دیتے ہیں
آج کے دور میں توقیر یہ انسانوں کی

انکی شاعری انسانی ہمدردی، قومی یکجہتی، اصلاح عمل اور وطن پرستی کی آئینہ دار ہے۔تو لب ولہجہ عوام پسند انکے اشعار بامحاورہ اور اسلوب بیان سلیس ہونے کے باوصف اُنکے دل کی گہرائیوں سے امڑے ہوئے مضامین، معتدل الفاظ کے پیراہن میں عوام تک پہنچنے میں کامیاب ہیں۔

انکی ۴۵ سالہ شعر گوئی کی ریاضت کے طفیل امید کرتا ہوں کہ انکے قطعات ،نظموں اور غزلوں پر مشتمل مجموعہ 'نغمہ دل' نہایت پسند کیا جائیگا اور خاطرخواہ پزیرائی کے منازل طے کریگا۔

طالبِ کامرانی
آفسر آغا لکھنوی

سیدمحمد حسین کوثر زیدی کیرانوی

Sayyed Muhammad Hussain "Kauser" Zaidi Kairanvi
Sehdariyan (Meeran Haveli)
Kairana, Muzaffarnagar (U. P.)

قلم کی نوک سے پتھر تراش کر ہم نے
یقین جانئے ہیرے کی قدر کم کردی

الفاظ کے موتی: جملوں کو جواہرات تخیلات ومفاہیم کی ڈوری میں سلیقہ اور قرینہ سے اصول عروض وفن کی پابندی کے ساتھ پرو کر خامہ وقرطاس کے حوالے کردیئے جائیں تو لوگ اس کو نثری یا نظمی شاعری کہا کرتے ہیں۔عروض وفن کی بحث الگ ایک موضوع ہے اس وقت اس سے چھیڑ چھاڑ مناسب نہیں۔

محترم ڈاکٹر عوض علی زیدی صاحب میرے محترم بزرگ ہیں ان کے حکم کی تعمیل کو واجب جان کر مناسب یہ ہے کہ ان کی زیرِ نظر کتاب اور انکی شاعرانہ کاوشوں کے متعلق اور انکی شخصیت کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار مختصراً ان چند سطور کے ذریعہ کرسکوں۔ان کا یہ شعر کہ

ہر طرف بھوک ہے افلاس ہے بیکاری ہے
ہائے اس دور میں جینا بھی سزا ہو جیسے

حقیقت یہ ہے کہ اک سیلاب فکروفن ہے جوانکی شاعری میں ترش وشیریں موجوں کو طنز و مزاح کی شکل دیکر بے ادب صحراؤں کو سیراب کر کے حقیقت حال سے روشناس کراتا ہے اور سرسبز وشاداب بناتا ہے۔

اگر قارئین کرام کے خلوص کی عینک کا نمبر درست ہے تو حقدار کا حق ادا کرنے میں بخل سے کام نہ لیں بلکہ داد وتحسین سے نواز کر اپنے مخلص ہونے کا ثبوت دیں۔اور اردو ادب کی نشاۃ ثانیہ کے لئے ایک اہم کردار ادا کریں۔

محترم ڈاکٹر صاحب کے فکرواحساس کے اظہار کی اثر انگیزی کا عالم میں نے خود دیکھا ہے۔اکثر کیرانہ کے مشاعروں میں ڈاکٹر عوضؔ علی صاحب کو ناظم مشاعرہ نے جیسے ہی آواز دی بس مجمع نے زوردار تالیوں سے استقبال کیا اور کلام شروع ہونے سے قبل ہی پنڈال میں داد کا شور گونجنے لگتا تھا۔

اس پذیرائی کے باعث ان کا اخلاق فکروفن وشرافت وشائستگیٔ سخن ہے' ڈاکٹر صاحب کے کلام میں قدیم و جدید شاعری کا امتزاج بدرجہ اتم موجود ہے کئی پامال اور روندی ہوئی بنجر زمینوں میں بھی اپنے کمالِ فن سے شاعری کی کاشت کر کے بہترین اشعار کے موتی اگاتے رہے ہیں۔کاش مجھے ان کے تمام مطالع کی مہلت ملی ہوتی تو اک سیر حاصل تبصرہ اپنے طور پر تحریر کر کے نذر قارئین کرنے کا شرف حاصل کرتا۔

اس وقت ان کے کلام پر میری دست اندازی دست درازی نہ تصور کر لی جائے اسلئے بڑے محتاط اور مؤدبانہ انداز میں ان ہی کے اشعار سے آپکو بھی لطف اندوز کرانا چاہتا ہوں۔

دے رہا ہے ہمیں کیوں جھوٹی تسلی ساقی
مے تو باقی ہی نہیں ہے تیرے پیمانوں میں
مے پلانی ہے تو اس طرح پلا اے ساقی
تیری مستانہ نظر بھی ہو میرے جام کے ساتھ

ان اشعار کے خالق نے کئی اصنافِ سخن میں تجربے کئے ہیں مثلاً ان کی مشہور نظم (دہلی کی شام) جو بہت دلچسپ ہے اور فیملی پلاننگ کی حمایت میں بھی ایک بہت سبق آموز نظم ہے جو محفل کو زعفران زار بناتی رہی ہے ڈاکٹر صاحب کی شاعری بہت آسان اور سلیس زبان میں عوام تک بہ آسانی پہنچ جاتی ہے۔بہت سی مشکل باتوں کو بچوں کی سی معصومیت کے ساتھ کہہ دیتے ہیں۔جوان کی بالغ نظری کا مظہر ہے۔

جبکہ اس اردو کش دور میں کُھر درے اور بیہودہ الفاظ عریاں مفاہیم کا سہارا لیکر اردو شاعری میں گھس پیٹھ کرتے جا رہے ہیں۔ایسے حالات میں مقلدینِ انیسؔ و دبیرؔ یا غالبؔ و اقبالؔ کے چاہنے والے ڈاکٹر عوضؔ علی صاحب کے کلام سے محظوظ بھی ہو سکتے ہیں اور اپنے شائستہ لب ولہجہ کو محفوظ بھی کر سکتے ہیں۔

اردو معلیٰ اور ادبِ عالیہ کی ترجمانی کا فن اور اسکو پیش کرنے کا طریقہ بھی انکو معلوم ہے۔مشاعرہ ہو کہ محفل مقاصدہ' مجلس عزا ہو کہ مسالمہ محترم ڈاکٹر عوضؔ علی صاحب ہر جگہ سامعین وناظرین کو اپنے کلام اور ادائیگی کلام سے متاثر کرتے رہے ہیں۔سیاست کے اسٹیج پر بھی موصوف نے بڑے بڑے سیاسی نیتا جن میں آنجہانی ہیم وتی نندن بہوگنا اور دیوی لال جیسے مہاپرشوں سے داد تحسین حاصل کی ہیں۔اس

زمانہ میں جب اردو کے بیشتر اخبار ورسائل کی کمی کے باعث بند ہوتے جا رہے ہیں ایک کتاب کا شائع کرنا کتنا جرأت مندانہ اقدام ہے

ڈاکٹر سید عوضؔ علی صاحب نے اس کتاب کو شائع کر کے اردو زبان کی خدمت کا ایک اور بہترین ثبوت فراہم کیا ہے اس عظیم کارنامے پر میں موصوف کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

والسلام

کوثر زیدی کیرانوی

کتاب گھر کی پیشکش

وہ نغمہ جو دل کو چھوکر نکلا

Riyasat Ali "Tabish"

Poet, Writer & Sculptor)

President : Bazm-e-Kehkashan Urdu Adab

Kairana, Muzaffarnagar (U. P.)

ڈاکٹر سید عوض علی زیدی، عوضؔ کیرانوی کا شمار کیرانہ کے ان شاعروں میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی زندگی کا قیمتی وقت صرف کر کے اردو ادب کی خدمات کی ہے۔ میں ایک عرصے سے عوضؔ صاحب کو بحیثیت شاعر جانتا ہوں وہ بہت سادہ طبیعت کے انسان ہیں سادہ لباس اور سادہ مزاج انکی زندگی کا سرمایہ ہے انکے انداز زندگی کو بادِ سموم اور بادِ بہاراں کے جھونکے نہ بدل سکے۔ عوضؔ صاحب نے غربت کے آنگن میں بیٹھکر جو حسین اشعار کہہ دیئے وہ بہت سے شاعر ایوانِ امارت میں رہ کر بھی نہ کہہ سکے۔

آپ کی پہچان کیرانہ کے شاعروں میں اپنی علیحدہ شان لئے ہوئے ہے عوضؔ صاحب کیرانہ میں تحت کے منفرد کہنہ مشق شاعر ہیں۔ آپ کی شاعری میں جہاں اخلاقی بلندی تاریخی و مذہبی معلومات ہوتی ہے وہیں جواں دلوں کی دھڑکنوں کے جام بھی چھلکتے نظر آتے ہیں۔

آپکی ایک مشہور نظم بعنوان (دہلی کی شام) یقیناً داد کی مستحق ہے جس میں آپ نے معاشرے کی تصویر جس انداز سے بنائی ہے وہ کیرانہ کے کم شاعر بنا سکے۔

جب کیرانہ اور کیرانہ کے قرب وجوار میں مشاعرے کرانا کوئی آسان کام نہ تھا عوضؔ صاحب نے اپنی ان تھک کوششوں سے آل انڈیا مشاعرے کرائے وہ چاہے کیرانہ میلہ چھڑیان کا مشاعرہ ہو یا درگاہ امام صاحب جھنجھانہ کا مشاعرہ ہو' عوضؔ صاحب نے بڑی حسن وخوبی سے بغیر کسی تعریف کے مشاعرے کرائے۔

زندگی کے ہنگاموں سے الجھے ہوئے عوضؔ صاحب نے اپنے دیوان ''نغمۂ دل'' کو ترتیب دیا۔ جس میں عوضؔ صاحب نے مضرابِ زندگی کا ہر تار علیحدہ سر لئے ہوئے پیش کیا ہے مجھے امید ہے کہ نغمۂ دل یقیناً ہر حساس دل کا نغمہ ثابت ہوگا اور کامیابی کی سند حاصل کریگا۔

فقط

ریاست علی تابش کیرانوی

غنچہ وگُل

Alhaj Sayyed Muhammad Zaidi

Alwasti Kairanvi

Mohalla Teela Sadat, Gali Kalanlan

Kairana, Muzaffarnagar (U. P.)

کسی نے دروازے پر دستک دی بچے نے آکر کہا کہ دروازے پر ڈاکٹر عوضؔ زیدی کھڑے ہیں۔ بس پھر کیا تھا حافظے کے تمام دریچے کھل گئے اندر آکر انہوں نے ایک فریضہ کی ادائیگی کا حکم صادر کر دیا۔ کہا کہ میں اپنا مجموعۂ کلام منظر عام پر لا رہا ہوں۔ اس میں آپ کے تحریری تأثرات چاہتا ہوں۔ حکم اتنا قوی تھا کہ انکار کی صورت نہ ہوسکی۔ اس لئے کہ ساٹھ سالہ زندگی کی رنگارنگ جھلکیاں نظر کے سامنے گزرنے لگیں۔ دوسرے یہ کہ ڈاکٹر عوضؔ صاحب کے مقربین میں سب سے زیادہ قریب ترین میں تھا اور اب بھی ہوں۔ اس لئے کہ ہم نے نجی زندگی کے خارزاروں اور حیاتِ شخصی کے چمنستانوں میں بھی ایک دوسرے کی کافی ہمسفری کی ہے میرا انسے صرف معاصرانہ رشتہ نہیں بلکہ اور بھی بہت سے رشتے ہیں۔ بہت سے رابطے ہیں۔ برادرانہ' بزرگانہ' دوستانہ' محرمانہ' ہم دونوں میں عجیب قسم کی ہم مزاقی اور ہم مزاجی پائی جاتی ہے۔ حالانکہ انکے دوستوں میں سرفہرست حاجی اکرام الحق انصاری بھی تھے۔ اور میرے بھی عزیز ترین دوست تھے۔ جو آج ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ اور زمین کی آغوش میں ابدی نیند سو گئے۔ اب تو۔

گزرے ادھر سے کوئی مسافر تو پوچھ لو
ایک شخص میرے ساتھ تھا کل تک کہاں گیا

حاجی اکرام الحق انصاری کے نام کے بغیر ڈاکٹر عوض علی صاحب کا مجموعۂ کلام ادھورا رہ جاتا۔ ان کے ذکر کے نہ ہونے سے قرطاس وقلم کی آہ وزاری مجموعۂ کلام کا ایک حصہ بن کر رہ جاتی۔

آسماں ہو کہ زمیں شمس و قمر ہوں کہ نجوم
کوئی گردش میں نہیں قسمتِ انساں کے سوا

خیر چھوڑیئے جذبات میں غمگین لمحات کے سایہ ابھرنے لگے۔ ہاں تو ڈاکٹر عوض صاحب کے قصیدے زبانِ قلم پڑھ رہی تھی۔ اس لئے بھی ڈاکٹر عوض علی عوض صاحب اپنے سن سال اور سرمایۂ سخن کی نسبت کیرانہ کے بزرگ شعراء کرام کی فہرست میں شامل ہیں۔ اور انہیں اساتذہ کی تقلید کرتے ہیں جو تاریخ ادب میں معتبر سمجھے جاتے ہیں۔ یہ کہنا بیوقوفی ہے کہ شاعری میں عشق و عاشقی کے سوا کیا ہے۔ یہ معلوم ہونا چاہئے کہ عشق انسانی زندگی کا سب سے بڑا جذبہ ہے اور یہ پوری کائنات عشق کے محور پر ہی گردش کر رہی ہے۔ ہاں عشق کی صورتیں مختلف ہیں لیکن صرف یہ تنہا جذبہ ایسا ہے جسے ابھی تک سائنس سر نہیں کر سکی ہے اور اسی جذبہ کے تحت دوسرے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ انسان نے سب سے پہلا عشق اپنی ذات سے کیا ہے۔ اور اسی انسان کو عشق ذات کا جہاں جہاں پر تو نظر آیا وہیں وہیں اپنی قیام گاہیں تعمیر کرتا چلا گیا۔ اس طرح یہ عشق ذات ہی انسان کا انسان سے' انسان کا کائنات سے استوار رشتوں کا سبب بنا۔ عام آدمی کے مسائل اس کی ذات تک

کتاب گھر کی پیشکش

محدود رہتے ہیں۔ لیکن شاعر ان مسائل کو پوری انسانیت کے تناظر میں دیکھتا ہے۔ اس لئے عوض علی عوض صاحب بھی اسی عہدِ موجود کے باسی ہیں۔ وہ بھی ان مسائل سے دوچار ہیں اسی لئے انہوں نے ان مسائل کو اپنی زبان میں بیان کیا ہے ان کی شاعری جذبات کے سنجیدہ اظہار اپنی مٹی سے پیار تحقیق وجستجو کی افادیت اظہار و بیان میں بے باکی' یہ تمام خوبیاں انکی شاعری میں سجی ہوئی نظر آتی ہیں۔ جو اچھی شاعری کے لئے ضروری ہے۔ اور شاعری کا یہ درجہ حاصل کرنے کے لئے صرف عقل کی بزرگی ہی کام نہیں آتی بلکہ سنِ وصال پھیلاو بھی ضروری ہے۔ اور عوض علی عوض صاحب کو یہ دونوں مرتبے حاصل ہیں۔ وہ بزرگ دل بھی رکھتے ہیں اور سنِ وصال کا پھیلاو بھی ہے۔ انکی شاعری سچی شاعری ہے۔ ان کا احساس اور مشاہدہ جس جذبے کو بیدار کرتا ہے اس پر ان کے بیان اور اظہار کی گرفت پوری ہوتی ہے۔ وہ نہایت دل آویز انداز میں حسین الفاظ کے ساتھ قاری اور سامع تک پہنچاتے ہیں۔ اسلئے ڈاکٹر عوض علی عوض نے ہر صنفِ سخن میں اپنے جوہر دکھائے ہیں۔ سلام' نعت' رباعی' قطعہ' نظم' غزل۔ غرض ادب کی کوئی صنف ایسی نہیں جس میں انہیں کوئی قادرالکلامی حاصل نہ ہو۔ غزل تو ہر دور میں ہی رہی ہے۔ یعنی غزل کی سچائی سے مراد معاشرہ کی ترجمانی کی ہے۔ غالب' ذوق' داغ' سب کی غزلیں اپنے عہد کے تجربات سے ہم آہنگ ہیں۔ جس میں زندگی کے خط وخال صاف دیکھے جا سکتے ہیں۔

لیکن آج کا دور اقدار شکست وریخت کا دور ہے۔ جس نے زندگی کی واضح شکل کو مسخ کر دیا ہے۔ حالانکہ ادب زندگی سے اب بھی الگ نہیں ہے۔ اسلئے

http://www.kitaabghar.com

ادبی اقتدار بھی شکست وریخت کا شکار ہے۔ پھر بھی اس دور میں ایسے شاعر موجود ہیں جنہوں نے ادبی اقتدار کی پاسداری بھی کی ہے۔اورادب کے خط وخال کومسخ کرنے سے بچا لیا ہے ۔ انہیں شاعروں میں عوضؔ علی عوضؔ کیرانوی بھی ہیں۔ انہوں نے اپنی نظموں، غزلوں، رباعیات وقطعات کا مجموعۂ کلام پیش کر دیا ہے۔ تا کہ یہ مجموعۂ کلام ایک شاعر کی حیثیت سے بھی انکی نمائندگی ان اصنافِ سخن میں کر سکے۔ یوں تو ڈاکٹر عوضؔ علی عوضؔ صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ بلکہ آپ ایک طویل عرصہ سے غزل گو اور نظم گو شاعر کی حیثیت سے اپنی فکری اور شعری صلاحیتوں کومنواتے رہے ہیں۔اور آج تک زبان وادب اورفن کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔متعدد آل انڈیا مشاعروں میں غزلیں اورنظمیں پڑھیں اور بلند پایہ شعراءکرام سے اپنی صلاحیتوں کی داد لی اور اپنی فنی اور شعری خوبیوں کوتمام ادبی حلقوں سے منوایا۔جن لوگوں نے مشاعروں میں انہیں سنا ہے۔ وہ ان کی قادر الکلامی، ندرت خیالی اور شعری محاسن کے آج بھی قائل ہیں۔ان کا یہ مجموعۂ کلام قارئین سے یقیناً دادِ تحسین حاصل کریگا۔آیئے انکے کچھ شعر پڑھیں اور انکی شاعری کے بلندقد کی لمبائی چوڑائی کا اندازہ کریں۔

ع

(۱) پھر سرابھارنےلگیں باطل کی شورشیں
دنیا کوآج پھر ہے ضرورت حسینؑ کی

(۲) مے پلانی تواس طرح پلاۓ ساقی
تیری مستانہ نظر بھی ہومیرے جام کے ساتھ

(۳) اقتدار کی خاطر لڑرہے ہیں آپس میں
آؤ ہم کریں کوشش دیش کو بچانے کی

(۴) چھین لو بڑھ کے ہراک ساغرو میناان سے
تشنہ لب رندوں کوجو جام پلائے بھی نہیں

(۵) دے رہا ہے ہمیں کیوں جھوٹی تسلی ساقی
مےتوباقی ہی نہیں ہے تیرے پیمانوں میں

(۶) ہرطرف بھوک ہے افلاس ہے بیکاری ہے
ہائے اس دور میں جینا بھی سزا ہو جیسے

(۷) چندسکوں کے لئے خون بہا دیتے ہیں
آج کے دور میں توقیر یہ انسانوں کی

نوٹ : عوضؔ صاحب کے شعروں کی وضاحت کرتا چلوکہ پہلے شعر میں اس دورِ پر آشوب کا کتنی دور بینی سے مشاہدہ کیا ہے کہ وہ باطل جو آج سے چودہ سوسال پہلے اسلام کا نقاب سر پر ڈالکر آیا تھا۔ پھر وہ سرابھرنے لگا ہے۔اس وقت بھی سر کچلنے کے لئے ایک مردِحق نما کی ضرورت تھی۔آج بھی ایک مردِحق نما کی ضرورت ہے۔ جب یزید کے نام سے باطل سامنے آیا تھا اور اسلام حسینؑ کے نام سے مقابلہ میں آیا تھا۔لیکن اب یزید کے وارث شیطانی طاقتوں کی شکل میں سامنے آنے لگے۔ ادھر وارث حسینؑ بھی امام مہدی کے نام سے زندہ ہے۔جسکی آج دنیا کوضرورت ہے۔

دوسرے شعر میں یعنی (۶) نمبر کے شعر میں عوضؔ صاحب نے معاشرہ کی

http://www.kitaabghar.com

عکاسی کی اور اور اس عہد کی تصویر کشی کی ہے۔ اور اس عہد کی سچائی اور حقیقت بیان کی ہے کہ غریب غریب ہی ہوتا جا رہا ہے، بھوک بڑھتی جا رہی ہے۔ بیکاری اپنی حدود سے آگے بڑھ گئی اور انسان اس بیکاری سے تنگ آ کر خودکشی کرنے لگا ہے۔ بلکہ وہ اس طرح کے سانس لینے کو زندگی نہیں سمجھتا اور یہ سمجھتا ہے کہ اس طرح زندہ رہنا۔ اللہ کا دیا ہوا عطیہ نہیں بلکہ یہ زندگی ایک دی ہوئی سزا ہے۔

منجانب۔ احقر

الحاج سید محمد زیدی الواسطی

کیا ہے موجِ فرات و نغمۂ دل میں

Dr. Zahid Hasan "Shaoor" Kairanvi

Mohalla Afghanan

Kairana, Muzaffarnagar (U. P.)

ڈاکٹر عوضؔ علی زیدی صاحب کا مجموعۂ کلام دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ موجِ فرات جو مذہب اور مسلک سے متعلق ہے دوسرا حصہ عام موضوعات شاعری اصناف غزلوں، نظموں، قطعات و رباعیات پر مشتمل انکے شاعرانہ فکر و جمال کا عکاس ہے۔

موصوف عوضؔ علی زیدی کو استادِ محترم حضرت توصیف احمد علوی عاصیؔ صاحب (مرحوم) سے شرفِ تلمذ حاصل رہا ہے۔ ایک کامیاب شاعر کی طرح زیدی صاحب کی انگلیاں وقت کی نبض پر رہی ہیں۔ وہ معاشرے میں زندگی کے مسائل کو اپنی شاعری کے ذریعے بخوبی منظرِ عام پر لاتے ہیں۔ نمونۂ کلام ملاحظہ ہو۔ ع

ہر طرف بھوک ہے افلاس ہے بیکاری ہے
ہائے اس دور میں جینا بھی سزا ہو جیسے
چند سکوں کے لئے خون بہا دیتے ہیں
آج کے دور میں توقیر یہ انسانوں کی
دے رہا ہے ہمیں کیوں جھوٹی تسلی ساقی
مے تو باقی ہی نہیں ہے تیرے پیمانوں میں

اپنا حق حاصل کرنے کیلئے کبھی وہ یہ مشورہ بھی دیتے ہیں۔ ع

چھین لو بڑھ کر ہر اک ساغر و مینا ان سے
تشنہ لب رندوں کو جو جام پلائے بھی نہیں

قومی یکجہتی کے تصور میں فکرمند ہو کر وہ اہل سیاست کو ہدف بناتے ہوئے کہتے ہیں۔

اقتدار کی خاطر لڑ رہے ہیں آپس میں
آؤ ہم کریں کوشش دیش کو بچانے کی

اور کبھی وہ اپنے شاعرانہ جمالیاتی تصور سے سرشار ہو کر کہہ اٹھتے ہیں۔

مے پلانی ہے تو اس طرح پلا اے ساقی
تیری مستانہ نظر بھی ہو میرے جام کے ساتھ

موصوف کے کلام میں انفرادیت ہے اور اسی لئے وہ ایک صاحبِ طرز شاعر ہیں۔ قومی یکجہتی و ہم آہنگی، فکر میں گہرائی و گیرائی، سادگی و پرکاری، پرجوش اسلوب بیان، شاعرانہ چابکدستی کے ساتھ انکے کلام میں بدرجۂ اتم موجود ہے۔

خلوص کا رو خاکسار
زاہد حسن شعور کیرانوی

کتاب گھر کی پیشکش

دیوان اور ڈاکٹر عوض علی عوضؔ کیرانوی

Bilal Ahmad Bijrolvi (Librarian)
Dargah Qalandar Sahib, Hali Library
Panipat (Haryana)

دیوان شعری یا نثری مجموعہ کو کہا جاتا ہے۔ بعض محققین نے اس کو فارسی اور بعض نے عربی زبان کا لفظ بتلایا ہے۔ بعد میں انتظامیہ کی فہرست اور دربار عام نیز دربار خاص کے لئے بھی ایوان عام اور ایوان خاص کے الفاظ استعمال کئے جانے لگے۔ آٹھویں صدی کے بعد سے لفظ ''دیوان'' کا مفہوم مزید وسیع ہو گیا۔ (دائرہ معارف اسلامیہ ج 9) شعری دیوان مرتب کرنے کا طریقہ عہدِ قدیم سے جاری و ساری ہے صدیوں سے نامور فصحاء و بلغاء اپنے دیوانوں کو منظر عام پر لاتے رہے ہیں۔ عربی اور فارسی زبان میں کافی اہم اور وقیع دیوان مرتب ہو چکے ہیں۔

اردو زبان پر مشتمل دیوانوں کو دو خانوں میں رکھا جا سکتا ہے۔ حسن و زلف اور مجازی عشق پر مبنی دیوان ناپائیدار ہوتے ہیں۔ مرور زمانہ کے ساتھ انکی اہمیت اور قدر و منزلت جاتی رہتی ہے۔ دوسری قسم کے وہ دیوان ہیں جو با مقصد ہیں اور انسے مقصود سماج کی اصلاح ہے۔

یہ دیوان دیرپا ہوتے ہیں اور عہد بعہد انکی اہمیت برقرار رہتی ہے۔ جن

http://www.kitaabghar.com

شعراء نے جھوٹے واقعات اور بے سروپا کہانیوں پر مشتمل کلام کیا ہے گرچہ ان کا مقصد فن کا نکھار تھا تاہم انکی وقعت بھی سایہ کے مانند ہوتی ہے۔

جہادِ حریت کا معروف مقام قصبہ کیرانہ ایک مردم خیز اور تاریخ ساز شہر ہے۔اس شہر نے دنیا کو بلند پایہ مناظر زبان پر یدِ طولیٰ رکھنے والے علماء اور مایۂ ناز شعراء دیئے ہیں۔تاریخ کے سنہری اوراقوں میں انکے نام محفوظ ہیں۔انہیں میں سے ایک قادر الکلام شاعر ڈاکٹر عوض علی زیدی ہیں۔جو ایک کہنہ مشق شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ اونچے درجہ کے نثر نگار بھی ہیں۔جدید مضامین کو شعری اسلوب میں ڈھالنے پر کامل قدرت رکھتے ہیں۔ڈاکٹر صاحب کا دیوان سماجی اصلاح کی جانب اہم پیش رفت ہے۔

بلال احمد بجرولوی

کتاب گھر کی پیشکش

زادِ آخـــــــــــرت

Sibte Hasan Turabi (Cheif Editor)
Idara Nida-e-Ahlebait Educational Movement
Garhi Mujhera Sadat, Post Mirnpur
Distt. Muzaffarnagar (U.P.) India
Ph. (01396) 244264

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جسکی مدحت تک بولنے والوں کے تکلم کی رسائی نہیں ہے۔اور اس کی نعمتوں کو گننے والے شمار نہیں کر سکتے' اس کے حق کو کوشش کرنے والے بھی ادا نہیں کر سکتے' نہ ہمتوں کی بلندیاں اس کا ادراک کر سکتی ہیں۔اور نہ ذہانتوں کی گہرائیاں اسکی تہ تک جا سکتی ہیں۔اسکی صفتِ ذات کے لئے نہ کوئی معین حد ہے نہ توصیفی کلمات' نہ مقررہ وقت ہے اور نہ آخری مدت۔اسنے تمام مخلوقات کو صرف اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا ہے۔یعنی وہی سب کا معبود حقیقی ہے اسی کا احسان و کرم ہے کہ ہم کو لائقِ بخشش بنانے کے لئے اسنے اپنے پسندیدہ بندوں کے چاہنے والوں میں شامل کیا ہے جن سے محبت باعث ایمان اور انکی مدح ومنقبت کو نجات کا ضامن قرار دیا ہے۔

خوش نصیب ہیں وہ افراد جو ان ذواتِ مقدّسہ کی مدح ومنقبت نثر یا نظم میں کر کے اپنے لئے زادِ آخرت مہیا کرانے میں مصروف ہیں۔انہی افراد میں سے ایک شخصیت ڈاکٹر عوض علی صاحب عوض کیرانوی بھی ہیں۔اور انکی خوش

http://www.kitaabghar.com

نصیبی یہ ہے کہ ڈاکٹر عوضؔ کیرانوی کا تعلق اس علاقہ سے ہے جہاں محبت اہلبیتؑ شیرِ مادر میں حل ہوکر بچوں کے خون میں شامل ہوجاتی ہے۔

مجھے بیحد خوشی و مسرت ہے کہ ڈاکٹر عوضؔ کیرانوی کا مجموعۂ کلام اردو ہندی دونوں زبانوں میں شائع ہوکر منظرِ عام پر آرہا ہے۔

دوسرے انکی خوبی یہ ہے کہ یہ مذہبی شاعر تو ہیں ہی غزل کے میدان میں بھی انہوں نے اپنا معیار الگ قائم کیا ہے۔جس میں متعدد بار 'ایوارڈ' وغیرہ سے بھی نوازے گئے ہیں جیسا کہ آپ کے مجموعہ نغمۂ دل سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور یہ ان کی سب سے بڑی خوبی ہے کہ اگر انھوں نے سیاسی طرز کا مجموعہ ''نغمۂ دل'' شائع کیا تو ساتھ ہی محبت اہلبیتؑ سے سرشار ہوکر قطعات و رباعیات و سلام کا مجموعہ ''موجِ فرات'' بھی شائع کرادیا۔

انشاءاللہ المستعان مجھے امید قوی ہے کہ ڈاکٹر عوضؔ کیرانوی کے دونوں مجموعے صحیفۂ ادب کی حیثیت سے قبول ہونے کے ساتھ ساتھ علمی حلقوں میں بھی پسند کئے جائینگے اور علم دوست حضرات اس دینی و فکری سرمایہ سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔

آپکی دعاؤں کا طالب

سبط حسن نرایلی

کتاب گھر کی پیشکش

پختہ گو شاعر۔ڈاکٹر عوضؔ علی عوضؔ صاحب

Samar Kairanvi

Mohalla Sehdariyan

Kairana, Muzaffarnagar (U.P.)

ڈاکٹر عوضؔ صاحب اردو دنیا کے مشہور شاعر ہیں ۔ انہوں نے ذوقِ شاعری ورثے میں پایا ہے۔کسی شاعر کے لئے مشقِ سخن (ریاضتِ فن) کافی ہے لیکن فنکار کے لئے ایک اور شے کی ضرورت ہے جس کو فنکاری یا معلوماتِ فن کا حصول کہا جاتا ہے۔ یہ معلومات تین ذیلی دائروں پر مشتمل ہے ۔ (۱) لسانی معلومات (۲) فنّی معلومات (۳) عروضی معلومات ۔ یہ سارے مباحث اور مسائل شعریات میں شامل ہیں مجھے کھول کر یہ بات کہنی ہے کہ ڈاکٹر عوضؔ علی صاحب ان مسائل پر اچھی طرح نظر رکھتے ہیں۔ اور ان کی مشق (ریاضتِ شاعری) اچھی خاصی ہے۔ ڈاکٹر عوضؔ علی صاحب کی شاعری کا پہلا رجحان انکی سنجیدگی ہے انکی شاعری سنجیدہ و فنکاری و اقتدار کی شاعری ہے۔ ڈاکٹر صاحب بہت عرصے سے شعر کہہ رہے ہیں۔ اتر پردیش کے اطراف میں رونما ہونے والی محفلوں اور مشاعروں کی حیثیت سے مقبول و متعارف ہیں۔ رباعی' قطعات' منقبت' نوحہ' قصیدہ' غزل' نظم ان کی محبوب اصنافِ سخن ہیں۔خصوصی طور پر اردو شعریات میں نظم ہر عہد میں سدا بہار رہی ہے اور سراہی گئی ۔ موجودہ دور میں بھی اس کی ایمائیت اور آفاقیت کا معترف ہے۔اور آئندہ بھی غالباً اس کی مقبولیت میں کمی واقع نہ ہوگی۔

ثمرؔ کیرانوی

http://www.kitaabghar.com

نغمۂ دل کیا ھے

Basheer Ahmad (Ex. M.L.A.)

Mohalla Khail Khurd

Kairana, Muzaffarnagar (U.P.)

Ph. (01398) 266580 (O), 266231 (R)

Mob. 9412665752

میں ڈاکٹر عوض علی عوضؔ کیرانوی کو بخوبی جانتا ہوں یہ میرے قریبی دوست بھی ہیں اور ایک اچھے شاعر بھی ہیں۔انہوں نے میرے جلسوں میں سابق وزیراعلیٰ ہیم وتی نندن بہوگنا لکھنؤ اور نائب وزیراعظم سابق چودھری دیوی لال جی اور راجیہ پال ورما وریندر کو اپنی نظمیں پیش کی ہیں۔ جو بہت پسند کی گئی ہیں۔اور اب میرے بیحد اصرار پر یہ اپنا دیوان نغمۂ دل پیش کرر ہے ہیں۔میری جانب سے دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔میری خدا سے یہی دعا ہے کہ یہ دیوان بیحد مقبول ہو اور دن دونی رات چوگنی ترقی عطا کرے۔آمین ثم آمین۔

بشیر احمد

ڈاکٹر عوض علی عوضؔ

Alhaj Sayyed Ali Haider Zaidi

(Secretary Congress I Uttaranchal,

Vice President:

(Minority Cell Uttaranchal Govt.)

Kairana, Muzaffarnagar (U.P.)

میرے بے حد اصرار پر ڈاکٹر عوض علی عوضؔ کیرانوی اپنا دیوان نغمۂ دل اور موجِ فرات اردو ہندی دونوں زبانوں میں نکال رہے ہیں۔بڑی خوشی ہوئی۔میں انکو بخوبی جانتا ہوں ۔انکا شمار ہندوستان کے اچھے شعراء میں کیا جاتا ہے۔انکی غزلیں،نظمیں، قطعات وغیرہ اخباروں میں چھپتے رہتے ہیں۔

انکی غزلیں،نظمیں، قطعات وغیرہ عام فہم زبان میں ہوتے ہوئے بھی دل کی گہرائیوں تک پہونچ جاتے ہیں۔اور عوام انکو بے حد پسند کرتے ہیں

میں نے انکو عزت مآب چودھری دیوی لال نائب وزیراعظم ہند، دہلی اور عزت مآب چیف منسٹر ہیم وتی نندن بہوگنا، لکھنؤ اور عزت مآب چودھری منور حسن ایم پی کیرانہ ضلع مظفرنگر (یوپی) اور راجیہ پال چودھری ورما وریندر کے جلسوں میں انکی نظمیں سنی ہیں۔جو کہ بہت پسند کی گئی ہیں۔میری طرف سے دلی مبارکباد قبول فرمایئے۔

مجھے بے حد خوشی ہے کہ ان کا کلام کتابی صورت میں شائع ہو رہا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ شاعری کے سنجیدہ قارئین میں اسے پزیرائی حاصل ہوگی۔

انکے یہ شعر جو مجھے بے حد پسند ہیں آپ کی نظر کر رہا ہوں۔

۱) چھین لو بڑھ کر ہر ایک ساغر و مینا ان سے
تشنہ لب رندوں کو جو جام پلائے بھی نہیں

۲) ہر طرف بھوک ہے افلاس ہے بیکاری ہے
ہائے اس دور میں جینا بھی سزا ہو جیسے

۳) دے رہا ہے ہمیں کیوں جھوٹی تسلی ساقی
مے تو باقی ہی نہیں ہے تیرے پیمانوں میں

۴) چند سکوں کے لئے خون بہا دیتے ہیں
آج کے دور میں توقیر یہ انسانوں کی

۵) تم بھی بدنام زمانہ نہ کہیں ہو عوضؔ
چھیڑ اچھی نہیں ہوتی کسی گلفام کے ساتھ

۶) پھر سر ابھارنے لگیں باطل کی شورشیں
دنیا کو آج پھر ہے ضرورت حسینؑ کی

(الحاج سید علی حیدر زیدی)

ڈاکٹر عوض علی عوضؔ

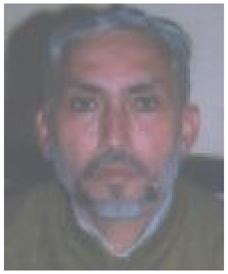

Haji Abdul Azeez Ansari
(Chairman Nagarpalika Parishad, Kairana)
Kairana, Muzaffarnagar (U.P.) 247774

میں ڈاکٹر عوض علی عوضؔ کیرانوی کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ انکا انتخاب ہندوستان کے ممتاز شعراء میں کیا جاتا ہے۔ انکی نظمیں، غزلیں، قطعات وغیرہ اخباروں اور رسالوں میں چھپتے رہتے ہیں۔ میں نے انکو عزت مآب چودھری دیوی لال نائب وزیر اعظم ہند، دہلی اور عزت مآب چیف منسٹر ہیم وتی نندن بہوگنا اور عزت مآب چودھری منور حسن ایم پی کیرانہ مظفرنگر اور راجیہ پال عزت مآب چودھری ورماور یندر کے جلسوں میں انکی نظمیں سنی ہیں۔ جو کہ بہت پسند کی گئی ہیں۔ میرے بے حد اصرار پر یہ اپنا دیوان نغمۂ دل اردو ہندی دونوں زبانوں میں نکال رہے ہیں۔ میری طرف سے دلِ مبارکباد قبول فرمائیے۔

(عبد العزیز انصاری)

ڈاکٹر عوض علی عوضؔ

Saleem Akhtar Farooqi

Mohalla Khail Kalan

Kairana, Muzaffarnagar (U.P.) 247774

شعر وادب کی دنیا میں روشن چراغ عظیم شاعر ڈاکٹر عوض علی عوضؔ صاحب سارے ہندوستان میں اپنی شاعری کا لوہا منوا چکے ہیں۔ میں تہِ دل سے بہت خوش ہوں کہ انہوں نے اپنے دیوان کو نیا رنگ دیا۔ اردو اور ہندی کا ایک سنگم اپنی شاعری میں پیش کیا۔ آپ کی غزلیں' قطعات' نظمیں اور تحریکِ آزادی پر نظم میری یادداشت میں قید ہو کر رہ گئیں۔ انشاءاللہ یہ دیوان ادبِ کیرانہ و ہندوستان اور غیر ممالک میں بیحد مقبولیت حاصل کریگا۔ آپ ایک بار رسول نافرمانی کے معاملہ میں جیل بھی گئے۔ وہاں سے آئے تو ایک نظم لکھی جو مقبولِ عام ہوئی' جو کہ ضلع مظفرنگر اور کیرانہ کے مشاعروں میں بار بار سنی گئی۔ اس مجموعہ میں انکی تمام شامل حال غزلیں' نظمیں و قطعات' زندگی اور معاشرے کے تلخ حقائق کی عکاسی کرتی ہیں۔ عوضؔ صاحب والد صاحب کے اچھے دوستوں میں سے ہیں اور مجھے شاگردی کا شرف حاصل ہے۔ جو میری غزلیں مختلف رسائل و جرائد میں شائع ہو رہی ہیں آپ کی اصلاحی نظر سے گزری ہیں۔ خاص طور سے ''جدید ادب'' جرمن میں شائع ہونے والی غزلوں کی پسندیدگی کے خطوط بھی موصول رہے ہیں۔ ''جدید ادب'' ایسا پہلا

جریدہ ہے جس کی ویب سائٹ بھی ہے۔

www. jadeedadab.com.

اردو شاعری میں اکثریت ایسے شعرا کی ہے جو موزونی طبع کے تحت شاعری کرتے ہیں۔ آپ کو شاعری کے ہر شعبہ میں بلند مقام حاصل ہے۔ عوضؔ صاحب اردو ادب کے معروف شاعر ہیں آپ کا مطالعہ بے پناہ اور جدید ترین ادبی' فلسفیانہ اور اور معاشی نظریات سے واقفیت رکھتے ہیں۔ اپنا طریقِ کار اپنا مزاج ہے۔ کسی خارجی مقصد کے حصول کا ذریعہ نہیں بلکہ بجائے خود ایک با مقصد عمل ہے۔ آپ کی شاعری میں بیحد لطف ہے۔

دیوانِ ''نغمۂ دل'' خود بول اٹھیگا
میں آیا نہیں ہوں لایا گیا ہوں

سلیم اختر فاروقی

ادبِ کیرانہ کے اہم ستون ڈاکٹر عوض علی عوضؔ

Muhammad Umar Kairanvi

Editor : Quarterly "Jadeed Adab" London

www. jadeedadab com.

Reporter (India) : Urdustan.Com.

web Master : Kairana adab website

افتخار امام صدیقی ماہنامہ 'شاعر' نے اپنے خط میں کیرانہ کی عظمت میں مجھے لکھا تھا کہ "کیرانہ ایک تاریخی شہر ہے۔ موسیقی میں کیرانہ گھرانہ' شاعری میں کیرانہ' مصوری میں کیرانہ رنگ ادبی سطح پر بھی اس شہر کی تاریخ نمایاں ہے۔

مذکورہ بالا قول کی صداقت ڈاکٹر عوض علی عوضؔ کا شعری مجموعہ دیکھنے پر شاعری میں سچ ثابت ہوتی ہے۔

عوضؔ صاحب معروف شاعر ہیں۔ عمدہ شاعر کے طور پر ادب میں اپنی واضح شناخت رکھتے ہیں۔ مشاعروں میں شوق سے سنے جاتے ہیں۔ آپ کی شاعری بار بار پڑھی جانے پر بھی مسرت آمیز حیرت سے دوچار کرتی ہے۔

زیرِ نظر مجموعہ میں مشکل موضوعات کو آسان اور ہلکے پھلکے انداز سے بیان کیا ہے۔ کئی اصناف پر دسترس رکھتے ہے جن پر قادرالکلامی کا ثبوت اس مجموعہ میں ملتا ہے۔ ہندی اور اردو زبان کا مجموعہ ایک جلد میں پیش کر رہے ہیں۔

مجموعہ ادبی اور عوامی دونوں سطح کے تقاضے پورا کرتا ہے آپ کا ارادہ مجموعہ

کو انٹرنیٹ پر بھی شائع کرنے کا ہے جس سے ادب کی وسیع حلقے تک پہنچے اور قائم و دائم رہے۔ اس حلقے میں یہ پہلی کوشش ہوگی اس لئے ظاہری بات ہے کہ مثالِ راہ بنے گی۔

ایسا ابھی سے محسوس ہو رہا ہے کہ نئی کاوشیں مقبولیت انتہا تک پہنچائیں گے جس سے کیرانہ کے ادب کا مقام اور بلند ہوگا۔

محمد عمر کیرانوی

ڈاکٹر عوض علی عوضؔ

Professor Tanveer Chishti
Sajjada Nasheen
Dargah Hazrat Shah Wilayat Sahib
Mangloor, Haridwar (Uttaranchal)

تخلیقی تجربے کے پُر آہنگ لسانیاتی اظہار کا نام شاعری ہے بغیر کسی تمہید کے مختصراً یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دنیا بھر کی تمام زبانوں کے شعراء کا ہمیشہ سے ایک ہی مسئلہ رہا ہے اور وہ ہے اظہار اور ابلاغ، ہر دور اور ہر زبان کی مختلف خصوصیات نوعیتیں، اسالیب، تجربات، درجات و جہات اسی سے متعین ہوتے ہیں، شعراء نے اپنے اپنے دور میں اپنے مخصوص سماج اور اپنے مزاج کے مطابق ہی سوچا اور شعر کہا ہے۔ ڈاکٹر عوضؔ زیدی کیرانوی کی شاعری بھی موجودہ دور کی تہذیبی، سماجی اور روحانی فضا کا شاعرانہ اظہار ہے۔

یہاں بلا خوفِ تردید یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ مغربی یو پی کے قصبات کئی اعتبار سے علم و ادب اور روحانیت کے گہوارے کہلانے کے حقدار ہیں۔ ان بستیوں میں بہت سے ادباء، شعراء، صوفیاء نیز علماء نے آنکھ کھولی اور ملک و بیرون اپنی ادبی، سماجی و مذہبی خدمات سے کاروانِ انسانیت کو آگے بڑھایا، ان قصبات میں ایک

کتاب گھر کی پیشکش

قصبہ کیرانہ بھی اپنی انفرادی حیثیت کا حامل ہے۔

میرا خیال ہے کہ کوئی شہر یا بستی محض عمارتوں کا نام نہیں ہوتا بلکہ کسی بستی کی شناخت وہاں کے انسانوں سے ہوتی ہے۔ ان انسانوں کے برتاؤ، زندگی گزارنے کے طریقے، سلیقے نیز طرزِ فکر اور اسلوبِ حیات ہی پہچان بنانے میں معاون ہوتے ہیں اور یہ طرز زندگی کے رویّے مل کر تہذیبی مرکز کا روپ دھارن کر لیتے ہیں۔

کیرانہ قصبہ بھی اپنے باشندگان کے کارناموں کی وجہ سے شہرت رکھتا ہے۔ موجودہ دور کے شعراء میں ڈاکٹر تنویر علوی، مظفرؔ رزمی، کوثرؔ زیدی کیرانوی اور جناب عوضؔ زیدی کا نام لیا جا سکتا ہے۔ حضرت عوضؔ زیدی نے حضرت عاصیؔ کیرانوی سے کسبِ فیض کیا ہے موصوف قادر الکلام شاعر ہیں اور غزل، نظم، قطعات و رباعیات کے علاوہ مراثی بھی کہتے ہیں۔

عوضؔ زیدی کے یہاں شعر میں زبان و بیان کا سلیقہ نظر آتا ہے۔ آپ جمالیاتی جذبوں کو خوبصورتی کے ساتھ شاعرانہ زبان میں سمویا ہے۔ مثلاً

۱) پھر سر اُبھارنے لگی باطل کی شورشیں
دنیا کو آج پھر ہے ضرورت حسینؑ کی

۲) ہر طرف بھوک ہے افلاس ہے بیکاری ہے
ہائے اس دور میں جینا بھی سزا ہو جیسے

۳) دے رہا ہے ہمیں کیوں جھوٹی تسلی ساقی
مے تو باقی ہی نہیں ہے تیرے پیمانوں میں

http://www.kitaabghar.com

۴) چند سکوں کے لئے خون بہا دیتے ہیں
آج کے دور میں توقیر یہ انسانوں کی

۵) تم بھی بدنامِ زمانہ نا کہیں ہو عوضؔ
چھیڑ اچھی نہیں ہوتی کسی گلفام کے ساتھ

۶) چھین لو بڑھ کے ہر اک ساغر و مینا ان سے
تشنہ لب رندوں کو جو جام پلائیں بھی نہیں

۷) اقتدار کی خاطر لڑ رہے ہیں آپس میں
آؤ ہم کریں کوشش دیش کو بچانے کی

موصوف ایک سچے مسلمان ہیں' ان کے اشعار میں اللہ و رسول کے احترام کے بعد محبت اہلبیتؑ بھی جلوہ گر ہے۔ دعاء ہے کہ نغمۂ دل اور موجِ فرات خوب مقبول ہو۔ آمین

پروفیسر تنویر چشتی

کتاب گھر کی پیشکش

ڈاکٹر عوض علی عوضؔ

Muhammad Arif Ansari

Editor : Weekly 'Al-Meezan Times'

204 - Asghari House

Zair Ansariyan, Kairana (Muzaffarnagar)

Ph. (01398) 267088

محترم جناب ڈاکٹر عوضؔ علی زیدی صاحب

میری جانکاری میں آیا ہے کہ آپ کا مجموعۂ کلامِ شاعری بعنوان ''موجِ فرات'' و ''نغمۂ دل'' منظرِ عام پر آرہا ہے۔ یہ ایک خوشی کی بات ہے۔ لہٰذا اس پر مسرت موقع پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

مجھے یہ امید ہے کہ عوضؔ صاحب کا مجموعۂ کلام ''موجِ فرات'' و ''نغمۂ دل'' قارئین کو ضرور پسند آئیگا اور میں دعا بھی کرتا ہوں کہ یہ مجموعۂ کلام ہندوستان میں ہی نہیں غیر ممالک میں بھی اپنا الگ مقام قائم کرے۔

ان ہی الفاظوں کے ساتھ۔۔۔۔۔۔ ناچیز

محمد عارف انصاری

http://www.kitaabghar.com

آغـــــاز شـــــاعــــری

قارئین کرام !

جنوری ۲۰۰۱ء میں اچانک دل کا دورا پڑا اور فالج کا اثر ہوا۔ مقامی ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ۔ضلع مظفرنگر قصبہ شاملی اور ضلع پانی پت کے ڈاکٹروں نے بھی جواب دے دیا۔اور کہا کہ چند گھنٹوں کے مہمان ہیں۔ یہ سنکر گھر میں کہرام برپا ہوگیا۔ایسی حالت میں میرے تینوں فرزند مجھے دہلی لے گئے اور جیپور گولڈن اسپتال میں میرا علاج کرایا۔آپریشن ہوا۔وہاں جاکر مجھے آرام ہوا۔ پندرہ دن تک بے ہوشی کے عالم میں پڑا رہا اور پھر گھر آ گیا۔ دوستوں اور ملنے والوں نے دعائیں کی انکی دعاؤں کا اثر ہے کہ ایک سال بعد یادداشت واپس آئی۔ دوستوں اور ملنے والوں نے اصرار کیا کہ آپ اپنی غزلوں،نظموں کا دیوان چھپوا لیں۔انکے بے حد اسرار پر جو بھی نظمیں،غزلیں،قطعات،وغیرہ میرے یاد ہیں انکو شائع کرا رہا ہوں۔ اور ساتھ ہی ادیبوں، شاعروں اور پڑھنے والوں سے التماس ہے کہ اگر کوئی کمی رہ جائے تو اسکو معاف کردیں۔

نغمۂ دل غزلیات،نظمیں،رباعیات،قطعات،مسدّس پر مشتمل میری پچیس (۲۵) سال کی جدوجہد کا ایک مختصر انتخاب ہے۔

۱۹۴۷ء کے بعد ہمارے ملک ہندوستان کے دو ٹکڑے ہو گئے ایک

کتاب گھر کی پیشکش

ہندوستان اور دوسرا پاکستان ۔ ہندوستان میں جو اردو کا عروج تھا ختم ہو چکا تھا۔ بچے اسکولوں میں ہندی پڑھنے لگے۔ فارسی عربی کے الفاظ جو اردو زبان کے اندر زیادہ ہیں انکو سمجھنے سے قاصر ہو گئے تھے۔ مجھے شاعری سے بچپن ہی سے لگاؤ تھا۔ میں نے بچپن میں ہی مشاعرے کرانے شروع کر دیے تھے میں نے شاعری میں اردو کے عام فہم الفاظ استعمال کئے۔جن کو ہر آدمی سمجھ سکے۔عام فہم الفاظ میں نے غزلیات،نظموں،قطعات،رباعیات میں استعمال کئے۔میری شاعری میں اردو کے عام فہم الفاظ ہیں۔جسکو ہر آدمی سمجھ سکے۔میری غزل ہو یا نظم تکلف سے بری ہوتی ہے ۔نہایت سادگی سے آسان زبان میں اپنے خیالات اشعار میں ڈھال دیتا ہوں۔

اس درمیان اردو شاعری اور خود اردو زبان کی شکست اور انھیں ادیبوں کی بے ادبی اہل نظر کی کور بینی جن کی رسوائی اور ارباب سخن کی ناقدری نے بار بار میرے حوصلے پست کئے۔لیکن اس جستجو میں ادبی سفر جاری رہا۔کہ شائد کوئی مجموعہ کوئی پل بساطِ سخن کے لئے بہتر میسر آ جائے۔آخر یہ فیصلہ کرنا ہی پڑا کہ حرمتِ فن کی پاسداری میں اب آپ اپنی صلیب پر لٹک کر دیکھ لیا جائے۔

مجھے اعتراف ہے کہ اس مجموعہ کو طباعت کے مرحلے سے گذار کر آپ تک پہنچانے میں جن رفیق بزرگوں اور مخلص دوستوں نے شرکت کی اسکا حق صرف شکریہ کہہ کر ادا نہیں ہوسکتا۔ خواہ جناب ماسٹر توصیف عاصی کیرانوی (مرحوم) یا جناب مولانا بلال احمد بجرولوی یا الحاج کوثر زیدی کیرانوی یا ریاست علی تابش کیرانوی یا جناب سید محمد زیدی صاحب کیرانوی یا ڈاکٹر زاہد حسن شعور کیرانوی یا

http://www.kitaabghar.com

جناب شباب کیرانوی (مرحوم) جنہوں نے کیرانہ کے نام کو پاکستان میں روشن کیا۔ یا جناب الحاج سید علی حیدر زیدی بلڈرز سیکریٹری کانگریس آئی اتر انچل اور چھوٹے بڑے احباب جنہوں نے اس سلسلے میں اپنے پرخلوص ہونے کا ثبوت دیا اور زندگی میں ہی مجھے اپنے خراج محبت سے سرفراز کیا۔

۱۰ جنوری ۱۹۴۰ء میں قصبہ کیرانہ محلّہ انصاریان ضلع مظفر نگر (یو پی) میں زیدی خاندان میں پیدا ہوا۔ نام عوض زیدی تجویز کیا۔ تخلص عوض کیرانوی، تعلیم بی۔اے، ادیب کامل، معلّم اردو، پیشہ ڈاکٹری۔

میری نظمیں، غزلیں اردو کے اخباروں اور رسالوں میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ جن اخباروں یا رسالوں میں میری غزلیں شائع ہوتی ہیں انکے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اخبار راشٹریہ سہارا، نئی دہلی

(۲) اخبار قومی آواز، نئی دہلی

(۳) اخبار پرتاپ، نئی دہلی

(۴) اخبار ملاپ، نئی دہلی

(۵) اخبار الجمعیۃ، نئی دہلی

(۶) اخبار نئی دنیا، نئی دہلی

(۷) اخبار میرٹھ میلہ، میرٹھ

(۸) اخبار دور کا راہی، شاملی وغیرہ

(۹) اخبار ہند سماچار اردو، جالندھر

رسالے :

(۱) رسالہ پالیکا سماچار، نئی دہلی

(۲) رسالہ خاتون، مشرق دہلی

اردو انجمنوں سے وابستگی :

☆ انجمن بزم معیار ادب اردو کیرانہ کا جنرل سکریٹری ہوں۔ اسکے صدر جناب توصیف احمد عاصؔی مرحوم تھے۔ اور اسکے سرپرست جناب بابو بشیر احمد صاحب (سابق ایم۔ایل۔اے۔) ہیں۔

ہیں شعور فکر انوار ادب　　زندگی سے بزم معیار ادب

☆ امام باڑہ کلاں اور مسجد وقف کمیٹی کا ممبر ہوں۔

☆ سرپرست انجمن معیارِ گلستانِ ادب، کیرانہ۔

☆ ہندوستان کی عزت مآب شخصیتوں کو انکے جلسوں میں نظمیں پڑھیں اور انکو پیش کیں۔ انکے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ عزت مآب جناب چودھری دیوی لال (مرحوم) نائب وزیر اعظم ہند، نئی دہلی

۲۔ عزت مآب جناب ہیم وتی نندن بہوگنا (مرحوم) وزیر اعلیٰ، یو پی لکھنؤ۔

۳۔ عزت مآب جناب چودھری منور حسن صاحب، ایم۔پی، کیرانہ

۴۔ عزت مآب جناب حکم سنگھ صاحب، سابق وزیر یوپی

۵۔ عزت مآب جناب چودھری ورما وریندر صاحب، سابق راجیہ پال شاملی (یوپی)

۶۔ جناب وید پرکاش صاحب، دوردرشن ہندی نیوز، دہلی

ان عزت مآب شخصیتوں کو نظمیں پیش کرانے کا سب سے بڑا ہاتھ میرے عزیز دوست جناب بابو بشیر احمد صاحب، سابق ایم•ایل•اے کا ہے۔ جن کے بیحد اصرار پر یہ نظمیں لکھی گئیں۔ اور انکی خدمت عالی میں پیش کی گئیں۔

خدمت خلق : غریبوں اور مزدوروں کی خدمت کرنا۔ اپنی پریکٹس میں روزانہ ایک گھنٹہ مفت غریبوں کو دوا دیا کرتا ہوں۔ یہ انکی دعاؤں کا اثر ہے کہ میں آج خوش وخرم ہوں۔

☆ جنرل سیکریٹری ذاکر میموریل ہائی اسکول کیرانہ اسکول کی حالت بہت خراب ہو چکی تھی۔ اس کی کمیٹی بنائی گئی ڈاکٹر فاضل احمد مرحوم منیجر بنائے گئے۔ اور اسکا جنرل سیکریٹری خادم کو بنایا گیا۔ بہت کوشش کرکے اسکول کو ایڈ پر لایا گیا اسکے بعد دوسری کمیٹی بنائی گئی اسکے منیجر جناب بابو بشیر احمد صاحب سابق ایم•ایل•اے• کو بنایا گیا۔ خادم کو خازن بنایا گیا۔ ان دونوں جگہوں پر پندرہ سولہ سال کام کیا

☆ ملک وملت بچاؤ تحریک منجانب عزت مآب جناب مولانا اسعد مدنی جمعیت علماء ہند نئی دہلی۔ عزت مآب مولانا اسعد مدنی کی تحریک ملک وملت بچاؤ میں 23-7-1979 سے 30-7-1979 میں سول نافرمانی تحریک میں جیل میں انکے ساتھ رہا اور 14-8-1979 کو سرٹیفکٹ سے نوازا گیا۔

ایوارڈ :

۱) انجمن اردو ادب کیرانہ کی جانب سے تمغہ دیکر نوازا گیا۔

۲) راشٹریہ سوتنتر پتر کار وِشِشٹ سیوا سمان ۱۹۹۸ء معرفت راشٹریہ سوتنتر پتر کار پریشد کی جانب سے چاندی کی شیلڈ سے نوازا گیا۔

۳) پبلک انٹر کالج کیرانہ میں بھوک ہڑتال کرکے اور بہت جد وجہد کرکے ہائی اسکول تک اردو پاس کرائی۔ جس میں جناب ماسٹر طیب حسن صاحب آج بھی موجود ہیں۔

۴) راشٹریہ سوتنتر پترکار پریشد وِشِشٹ سیوا سمان ۲۰۰۴ء پبلک انٹر کالج کیرانہ کے ایک عظیم جلسے میں چودھری منور حسن ایم•پی• کے ہاتھوں سے مجھے نوازا گیا۔

۵) تذکرہ شعراء ضلع مظفر نگر دیدوشنیدہ رائٹر جناب کریم الحسانی 'مرحوم' جو کہ فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی حکومت اتر پردیش کے مالی تعاون سے شائع ہوئی ہے میرا تعارف، میری غزلیں، میرے اشعار تذکرہ شعراء ضلع مظفر نگر میں بھی چھپ چکے ہیں انکو آپ اس کتاب میں پڑھ سکتے ہیں۔

۶) عرس جناب محمود حسن سبزواری صاحبؒ قصبہ جھنجھانہ کے میلے میں آل انڈیا مشاعروں کی داغ بیل بھی میں نے ہی ڈالی ہے۔ جس کے متولی جناب الحاج اختر حسن علوی صاحب ہیں۔

میری شاعری کا باقاعدہ سفر بیس سال کی عمر سے ہوا۔ اس سفر میں جناب توصیف احمد عاصی مرحوم کی شفقتیں میری رہبری فرماتی رہیں۔ اس طرح ہندوستان کے مختلف صوبوں کے مشاعروں میں شرکت کرتا رہا اور سفر جاری رہا۔

مشاعروں میں جن شعراء کے ساتھ میری شرکت رہی ہے مجھے اس پر فخر ہے کہ وہ سب بیسویں صدی کے ممتاز شعراء ہیں۔

جن کے نام تاریخ اردو ادب کے اوراق پر جلی حرفوں میں لکھے ہوئے ہیں۔ ان میں چند شعراء زندگی کا سفر مکمل کرکے اس دنیا سے رخصت ہوگئے ہیں اور

بیشتر شعراء کرام بفضلِ خدا حیات ہیں۔

جناب عاصیؔ کیرانوی اور جناب شبابؔ کیرانوی مقیم حال لاہور، جنھوں نے کیرانہ کے نام کو پاکستان بھر میں روشن کیا میرے بہت ہی قریبی دوستوں میں ہیں۔اس دیوان کو مکمل کرانے اور لکھوانے میں سب سے زیادہ ہاتھ میرے فرزند جناب سید شاہ رضا زیدی (ایم۔اے۔ایل۔ایل۔بی۔) ایڈوکیٹ اور ڈاکٹر زاہد حسن شعورؔ کیرانوی جنھوں نے دن رات محنت کر کے اسکو لکھوانے میں میری مدد کی میری دعائیں انکے ساتھ ہیں یہ دن دونی رات چوگنی ترقی عطا کریں۔ آمین ثم آمین۔

جناب انصار احمد صدیقی جنکو ادب سے گہرا لگاؤ ہے یہ میرے سے بے حد محبت رکھتے ہیں۔

☆ رسالہ لگن سہارنپور میں میری غزلیں اور میرا تعارف شائع ہو چکا ہے۔

فلم کے مشہور ایکٹر جناب منشی منقہؔ کے دیوان کڑوے بادام میں بھی میرا تعارف شائع ہو چکا ہے۔

میرے دوست جو مجھ سے بیحد محبت رکھتے ہیں۔

جناب مظفر رزمیؔ صاحب کیرانوی، جناب ریاست علی تابشؔ کیرانوی، جناب کوثرؔ زیدی کیرانوی، جناب ڈاکٹر زاہد حسن شعورؔ کیرانوی، جناب قاضی انیس احمد صاحب کیرانوی، جناب سردار علی سردارؔ کیرانوی، جناب شاہدؔ خاں صاحب کیرانوی، جناب شاہدؔ منائی صاحب کیرانوی، جناب صغیر احمد صاحب صغیرؔ کیرانوی، جناب توصیف احمد صاحب عاصیؔ (مرحوم) کیرانوی اور جناب ڈاکٹر عاملؔ صدیقی

کتاب گھر کی پیشکش

صاحب (مرحوم) وغیرہ۔ سیاسی لوگوں میں جناب بشیر احمد صاحب سابق ایم۔ ایل۔اے۔ کیرانہ، جناب چودھری منور حسن صاحب ایم۔پی۔ کیرانہ، جناب الحاج سید علی حیدر زیدی صاحب سکریٹری کانگریس آئی و نائب صدر اقلیتی سیل ہری دوار، اترانچل۔

جو لوگ ادب سے گہرا لگاؤ رکھتے ہیں اور مجھ سے بے حد محبت رکھتے ہیں انکے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

جناب غیاث احمد خان صاحب کیرانہ، جناب سید ساجد حسن رئیسِ جھنجھانہ (سابق چیرمین) جھنجھانہ، جناب سید سرور حسین زیدی محلّہ ٹیلہ کیرانہ، جناب سید انتظار حسین صاحب کیرانہ، جناب سید عشرت حسین زیدی صاحب کیرانہ، جناب سید محمد مہدی صاحب کیرانہ، جناب سید وصی الحسن صاحب کیرانہ۔ میرے ایک دوست جو مجھ سے بیحد محبت رکھتے ہیں جناب غیاث خان صاحب کیرانہ جو مشاعروں کے شہنشاہ ہیں۔جن مشاعروں اور نشستوں میں یہ شرکت کرتے ہیں وہ ہمیشہ کامیاب رہتے ہیں۔

قصبہ کیرانہ اردو ادب کا گہوارہ ہے۔کیرانہ کی سرزمین پر ہندوستان کی اہم شخصیتوں نے جنم لیا ہے۔ان میں جناب عادلؔ (مرحوم)، جناب توصیف عاصیؔ صاحب، جناب منشی منقہ صاحب، جناب ڈاکٹر تنویر احمد صاحب (پی۔ایچ۔ ڈی)، جناب مظفر رزمی صاحب، جناب الحاج کوثرؔ زیدی صاحب کیرانوی، جناب دیوی چند سنگھل صاحب بسملؔ کیرانوی، جناب شبابؔ صاحب کیرانوی (جنھوں نے کیرانہ کے نام کو پاکستان میں روشن کیا) وغیرہ۔

http://www.kitaabghar.com

جناب مولانا بلال احمد صاحب بجرولوی جو کہ ہندوستان کے بہت اچھے ادیب اور شاعر ہیں۔ یہ مجھ سے بیحد محبت رکھتے ہیں۔ اور اخبار راشٹریہ سہارا اردو کے نامہ نگار بھی ہیں۔ اور لائبریری میں ملازم بھی ہیں۔

مشغلہ ڈاکٹری : غریبوں کو ایک گھنٹہ مفت دیکھنا۔

ڈاکٹری ۔ بی•آئی•ایم۔ ایس ایلو پیتھک' حکمت' آیورویدک' ہومیو پیتھک چاروں پیتھی میں رجسٹرڈ ہوں۔

کنڈکٹ :: سیاسی جلسوں اور کیرانہ کی ادبی نشستوں اور مشاعروں کو بیس سال تک کنڈکٹ کیا۔

جدید شعراء کرام :: جو مجھ سے بیحد محبت رکھتے ہیں ان کے ہی بیحد اصرار پر یہ نغمۂ دل شائع کرانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱) جناب مہربان علی صاحب (پریس رپورٹر اخبار رائل بلیٹن)

۲) جناب وصیل احمد صاحب انجمؔ کیرانوی

۳) جناب خالد علوی صاحب منورؔ کیرانوی

۴) جناب عظمتؔ اللہ خانصاحب (پریس رپورٹر راشٹریہ سہارا اردو)

۵) جناب ثمرؔ صاحب کیرانوی

۶) جناب محمد عثمانؔ عثمانی صاحب کیرانوی

۷) جناب ماسٹر وصی حیدر ساقیؔ کیرانوی (پریس رپورٹر)

۸) جناب مشرف صدیقی صاحب (ایڈیٹر امن کے سپاہی)

۹) جناب اکبر علی انصاری صاحب کیرانہ

۱۰) جناب معین الدین انصاری صاحب کیرانہ

۱۱) جناب عظیم سیفی صاحب کیرانہ

۱۲) جناب عبدالسمیع قریشی صاحب غالبؔ کیرانوی

۱۳) جناب اصغر انصاری صاحب کیرانوی

۱۴) جناب ڈاکٹر سلیم اختر صاحب فاروقی کیرانوی

۱۵) جناب شیر خان صاحب ساحلؔ کیرانوی

۱۶) جناب شمشیر عالم شمشیرؔ سیفی صاحب کیرانوی

۱۷) جناب ادریسؔ قریشی صاحب کیرانوی

۱۸) جناب بلالؔ احمد قریشی صاحب کیرانوی

۱۹) جناب سید اظہر حسن صاحب (پریس رپورٹر) کیرانہ

۲۰) جناب چودھری ریاستؔ علی صاحب کیرانوی

۲۱) جناب محمد عارفؔ انصاری صاحب (ایڈیٹر المیزان ٹائم' کیرانہ)

۲۲) جناب شبابؔ صاحب کیرانوی جو کے ترنم کے بہت اچھے شاعر ہیں اور شہنشاہ ترنم کے نام سے پکارے جاتے ہیں انکا بے حد اصرار تھا کہ آپ دیوان چھپوالیں۔

۲۳) جناب مرغوبؔ احمد صاحب جویا کاندھلوی

۲۴) جناب خالدؔ خانصاحب کیرانوی

۲۵) جناب شاہدؔ خانصاحب کیرانوی

۲۶) جناب ڈاکٹر ذوالفقار صاحب

۲۷) جناب واجد علی سحرؔ صاحب کیرانوی

۲۸) جناب شہزاد علی سجاؔد صاحب کیرانوی

۲۹) جناب محمد انعام قریشی صاحب

۳۰) جناب محمد عارف خان صاحب قمؔر کیرانوی

۳۱) جناب سید فرید احمد صاحب

۳۲) جناب محمد یوسف صاحب (نمائندہ شاہ ٹائمز)

جناب رضی حیدر صاحب (نائب صدر کانگریس آئی) اس دیوان کو چھپوانے میں انکا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ انکے بیحد اصرار پر یہ دیوان نغمۂ دل چھپوا رہا ہوں۔ میرا تعارف ای۔ٹی۔وی۔ پر بھی شائع ہو چکا ہے۔

آج کے اناؤنسر اور بہترین ادیب اور شاعر جناب انصار احمد صاحب کیرانوی اور کیرانہ کے موجودہ چیئر مین جناب عبدالعزیز انصاری صاحب جن کو ادب سے گہرا لگاؤ ہے اور اپنا قیمتی ٹائم نکال کر ہماری انجمن کو دیتے ہیں۔ انکا ہماری انجمن پر بہت بڑا احسان ہے جن کو ہم کبھی بھی فراموش نہیں کر سکتے۔

میرا خاندان ::

عہد جہانگری میں ہمارے مورث اعلیٰ سید نثار علی زیدی قصبہ امروہہ ضلع مراد آباد سے ہجرت کر کے کیرانہ آئے تھے اور محلّہ انصاریان قصبہ کیرانہ ضلع مظفر نگر میں آباد ہو گئے اور آج بھی ہیں۔ بفضل خدا صرف کیرانہ میں ہی اس قبیلے کے سو (۱۰۰) سے زیادہ افراد موجود ہیں۔ اور کافی تعداد میں تقسیم وطن کے دوران پاکستان جا کر آباد ہو گئے۔ اور میرے بڑے بھائی سید ارشاد علی زیدی ششدؔر کیرانوی اور دوسو کے قریب کنبے کے آدمی ہیں۔ میرے بھائی سید ارشاد علی زیدی ششدر

کتاب گھر کی پیشکش

کیرانوی آج بھی پاکستان میں ضلع مظفر گڑھ پرانی چنگی نمبر۲ جیل روڈ پر آباد ہیں۔

میرے والد محترم ::

میرے والد سید ریاض حسین (مرحوم) پسر جناب ذوالفقار علی (مرحوم) نہایت مخلص دیانت دار اور سخت محنت و مشقت سے روزی حاصل کرنا اور حلال رزق سے اولاد کی پرورش کرنا انکا اصول رہا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ انکی دعاؤں سے حلال روزی کھا کر ہم بڑے ہوئے اور خدا کا شکر ہے کہ ہم سب لوگ عیش و آرام سے ہیں۔

میری والدہ اور میری اولاد ::

میں اپنے خاندان میں تنہا ہوں۔ چھ (۶) بہن بھائی مر چکے ہیں۔ میری والدہ سیدہ مرزائی بیگم (مرحومہ) زوجہ جناب سید ریاض حسین صاحب (مرحوم) قصبہ کیرانہ ضلع مظفر نگر (یوپی) انکا بھی انتقال ہو چکا ہے۔

اصل میں والدین کی تعریف و توصیف کلام الٰہی اور اقوال آئمہ سے بڑھکر کون کر سکتا ہے۔ پھر بھی دل چاہتا ہے کہ کاغذ پر دل نکال کر رکھ دوں۔ اور اہل دل اسکول کی آنکھوں سے پڑھیں۔ اور محسوس کریں کہ ماں کیا ہوتی ہے۔

میری تعلیم :: تربیت میں سب سے بڑا ہاتھ میری والدہ محترمہ کا ہے۔ جنہوں نے بہت مشقت اور محنت سے مجھے پڑھایا لکھایا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ انہوں نے اپنی سونے کی بالیاں تک فروخت کر کے میری تعلیم پر لگا دیں۔ میری تو خدا سے یہی دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ انکو جنت الفردوس میں جگہ دے۔

میری زوجہ :: میری زوجہ سیدہ مجتبائی بیگم زوجہ ڈاکٹر عوضؔ علی کیرانوی جو کہ

http://www.kitaabghar.com

حیات ہیں۔اور قصبہ پر قاضی کے نواب خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ بہت ملن سار، خدمت گار اور نمازی ہیں۔ انکی نمازیں شائد ہی قضا ہوتی ہیں۔ ہم سب گھر والے انکی دعاؤں میں ہی پھل پھول رہے ہیں۔ خداوند تعالیٰ انکو زندہ سلامت رکھے۔ یہ انکی دعاؤں کا اثر ہے کہ جو کچھ بھی ہمارے پاس ہے سب کچھ انکی دعا کا کرشمہ ہے۔

فرزندان :: میرے تین لڑکے ہیں۔ جن کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

۱) سید کاظم رضا زیدی (مہامنتری کانگریس آئی، اترانچل) ایم ۰اے ۰بی ۰ایڈ ۰ قصبہ کیرانہ ضلع مظفرنگر (یوپی)

۲) سید شاہ رضا زیدی ایڈوکیٹ، محلّہ سہدریان قصبہ کیرانہ ضلع مظفرنگر

۳) سید جاوید رضا زیدی ایم ۰اے ۰بی ۰ایڈ۔ (سکریٹری وجے سنگھ پتھک گوورنمنٹ کالج، طلباء یونین، کیرانہ)

تینوں بچوں کو ادب سے گہرا لگاؤ ہے۔

دختران :: تین بیٹیاں ہیں تینوں شادی شدہ ہیں۔

۱) بڑی بیٹی کا نام بے بی رانی ہے ایم ۰اے ۰بی ۰ایڈ سرکاری اسکول میں ٹیچر ہے۔

۲) پروین زہرہ تعلیم ایم ۰اے ۰بی ۰ایڈ تک یہ بھی سرکاری اسکول میں ٹیچر ہے۔

۳) نغمہ رانی یہ بھی تعلیم ایم ۰اے ۰بی ۰ایڈ اور یہ بھی سرکاری اسکول میں ٹیچر ہے۔

میرے داماد سید حسین حیدر بڈولی، مظفرنگر انکو ادب سے گہرا لگاؤ ہے۔ ادبی آدمی ہیں انہوں نے اس دیوان نغمۂ دل کو چھپوانے میں بہت مدد کی میں انکا شکر گذار ہوں۔ دوسرا داماد شان رضا کاظمی سہارنپور ریلوے میں ملازم ہے۔ تیسرا داماد تحسین حیدر زیدی ساکن چوسانہ مظفرنگر کے رہنے والے ہیں۔

دو لڑکوں کی شادی ہو چکی ہے۔ سید کاظم رضا زیدی کی بیگم کا نام سیدہ شان زہرا دختر نیک اختر الحاج سید علی حیدر زیدی سکریٹری کانگریس آئی اترانچل ہے بہت ہی نیک ہے ملنسار، پرہیزگار اور نمازی ہے۔ ہماری بہت خدمت کرتی ہے۔ سید شاہ رضا زیدی کی بیگم کا نام سیدہ نازیہ اکبر دختر نیک اختر جناب سید اکبر علی، مرحوم، عبداللہ پور ضلع میرٹھ کی ہیں یہ بھی نواب خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ ہماری بہت خدمت کرتی ہیں۔

تین پوتے ہیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں :

سید ساحل رضا زیدی، سید سمیر رضا زیدی پسر سید کاظم رضا زیدی

اور تیسرے کا نام عیان رضا زیدی پسر شاہ رضا زیدی ایڈوکیٹ کیرانہ۔

پوتی کا نام سرین زہرہ ہے۔ یہ تھا میرا خاندان۔

انجمنوں کے بیحد اصرار پر میں نے کچھ نوحے وقطعات رباعیات اور کچھ مسدّس وغیرہ بھی لکھے ہیں اور موجِ فرات کے نام سے انکو الگ چھپوا دیے ہیں۔ سب ہی انجمنوں سے التماس ہے کہ وہ انکو پڑھیں اور ثوابِ دارین حاصل کریں۔

نغمۂ دل ہندی میں بھی ::

جو لوگ اردو نہیں پڑھ سکتے انکے بیحد اصرار پر نغمۂ دل ہندی میں چھپوا رہا ہوں۔ اور دعا کر رہا ہوں کہ آپ لوگ اردو پڑھنا سکھ لیں۔ اچھا اجازت چاہتا ہوں آخر میں سب ہی دوستوں اور پڑھنے والوں اور سننے والوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور اگر زندگی رہی تو دوسرا مجموعہ آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ انشاءاللہ

یارب العالمین

جتنا دیا سرکار نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا مجھ میں ایسی بات نہیں

نیاز مند

ڈاکٹر عوض علی زیدی عوضؔ کیرانوی

محلّہ انصاریان قصبہ کیرانہ ضلع مظفر نگر (یو پی) ۲۴۷۷۷۴

فون : ۲۶۶۷۷۲ (۰۱۳۹۸)

تاریخ : ۱۵/ اگست ۲۰۰۵ء

http://www.kitaabghar.com
کتاب گھر کی پیشکش

ग़ज़ल

जि़न्दगी कैसे गुज़ारेंगे वोह आराम के साथ
एक तग़ाफ़ुल हो जिसे गर्दिशे अय्याम के साथ
है कोई बात ही ख़तरे की ख़ुदा ख़ैर करे
वरना वादे पे वोह आते मेरे पैग़ाम के साथ
मय पिलानी है तो इस तरह पिला ऐ साक़ी
तेरी मस्ताना नज़र भी हो मेरे जाम के साथ
इस इरादे से चले आये हैं महफ़िल में तेरी
जान भी नज़र करेंगे दिले नाकाम के साथ
कुछ तुझे याद भी है भूलने वाले मेरे
कोई दीवाना है वाबस्ता तेरे नाम के साथ
ये तो मुमकिन ही नहीं दिल से भुला दूँ तुझको
जान भी जिस्म में आती है तेरे नाम के साथ
तुम भी बदनामे ज़माना न कहीं हो ऐवज+
छेड़ अच्छी नहीं होती किसी गुलफ़ाम के साथ

غـــــــــزل

زندگی کیسے گذاریں گے وہ آرام کے ساتھ
ایک تغافل ہو جسے گردشِ ایّام کے ساتھ
ہے کوئی بات ہی خطرے کی خدا خیر کرے
ورنہ وعدے پہ وہ آتے میرے پیغام کے ساتھ
مے پلانی ہے تو اس طرح پلا اے ساقی
تیری مستانہ نظر بھی ہو میرے جام کے ساتھ
اس ارادے سے چلے آئے ہیں محفل میں تیری
جان بھی نظر کریں گے دلِ ناکام کے ساتھ
کچھ تجھے یاد بھی ہے بھولنے والے میرے
کوئی دیوانہ ہے وابستہ تیرے نام کے ساتھ
یہ تو ممکن ہی نہیں دل سے بھلا دوں تجھکو
جان بھی جسم میں آتی ہے تیرے نام کے ساتھ
تم بھی بدنامِ زمانہ نہ کہیں ہو **عوّض**
چھیڑ اچھی نہیں ہوتی کسی گلفام کے ساتھ

ग़ज़ल

हाले दिल जा के मेरा उनको बताया जाये
कोई भी राज़ ना अब उनसे छुपाया जाये
जिन चिराग़ों से ना इन्सानों को कुछ फ़ैज़ मिले
ऐसे नापाक चिराग़ों को बुझाया जाये
जिन चिराग़ों से मिले रोशनी इन्सानों को
ऐसे पाकीज़ा चिराग़ों को जलाया जाये
क़ौमी यकजहती के सब मिलके तराने गाओ
हिन्द से फ़िरक़ा परस्ती को भगाया जाये
ख़त्म झगड़ों को करो प्यार से सब मिलके रहो
हम सभी एक हैं दुनिया को दिखाया जाये
आओ हम मिललें गले, प्यार की बातें करलें
जितने माज़ी के हैं ग़म उनको भुलाया जाये
जो हैं गुलशन को मिटाने के लिये आमादाह
उनके मन्सूबों को मिट्टी में मिलाया जाये

غـــــــزل

حالِ دل جا کے میرا ان کو بتایا جائے
کوئی بھی راز نہ اب ان سے چھپایا جائے
جن چراغوں سے نہ انسانوں کو کچھ فیض ملے
ایسے ناپاک چراغوں کو بجھا یا جائے
جن چراغوں سے ملے روشنی انسانوں کو
ایسے پاکیزہ چراغوں کو جلایا جائے
قومی یکجہتی کے سب مل کے ترانے گاؤ
ہند سے فرقہ پرستی کو بھگایا جائے
ختم جھگڑوں کو کرو پیار سے سب مل کے رہو
ہم سبھی ایک ہیں دنیا کو دکھایا جائے
آؤ ہم مل لیں گلے، پیار کی باتیں کرلیں
جتنے ماضی کے ہیں غم ان کو بھلایا جائے
جو ہیں گلشن کو مٹانے کے لئے آمادہ
ان کے منصوبوں کو مٹی میں ملایا جائے

مان لو باتیں تم عوضؔ کی گرہ باندھ لو تم
اپنے گلشن کو گلستان بنایا جائے

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

☆ "احکامِ خدا" کو ہنسی کھیل نہ سمجھو اور خدا نے جو تم پر احسان کیے ہیں ان کو یاد کرو۔ اس کا یہ احسان بھی نہ بھولو کہ اس نے تم پر کتاب اور عقل کی باتیں اتاری ہیں، اور منظور یہ ہے کہ تمہیں ان حکموں کے یا کتاب کے ذریعے سے نصیحت کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے ڈرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔

احکامِ خدا

☆ لوگو ! ہم نے تم سب کو ایک مرد (آدم) اور ایک عورت (حوّا) سے پیدا کیا ہے۔ اور پھر تمہاری ذاتیں اور برادریاں ٹھہرا دیں تا کہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔ ورنہ اللہ کے نزدیک تم میں شریف وہی ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ بیشک اللہ جاننے والا باخبر ہے۔

احکامِ خدا

मानलो बातें तुम ऐवज़ की गिरह बाँधलो तुम
अपने गुलशन को गुलिस्तान बनाया जाये

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

♌ अहकामे ख़ुदा" को हंसी खेल ना समझो , और ख़ुदा ने तुम पर जो एहसान किये हैं उनको याद करो उसका यह एहसान भी ना भूलो कि उसने तुम पर किताब और अक़्ल की बाते उतारी हैं और मन्ज़ूर यह है कि तुम्हें उन हुक्मों के या किताब के ज़रिये से नसीहत करे। और अललाह तआला की नाफ़रमानी से डरते रहो कि अल्लाह तआला सब कुछ जानता है।

♌ लोगो ! हमने तुम सबको एक मर्द (आदम) और एक औरत (हव्वा) से पैदा किया है और फिर तुम्हारी ज़ातें और बिरादरियाँ ठहरा दीं ताकि तुम एक दूसरे को शिनाख़्त कर सको, वरना अल्लाह तआला के नज़दीक तुम में शरीफ़ वही है जो ज़्यादा परहेज़गार है। बेशक अललाह जानने वाला बा ख़बर है।

अहकाम–ए–ख़ुदा

ग़ज़ल

चैन व आराम किसने खोए हैं
हम यह अहसास करके रोए हैं
भाई का भाई हो गया दुशमन
बीज नफ़रत के ऐसे बोए हैं
किसको दिखलायें हाले दिल अपना
ज़ख़्मे दिल आँसूओं से धोए हैं
जो मुहाफ़िज़ बनाके भेजे गये
हाथ खूँ में उन्होंने धोए हैं
देश का हाल मेरे क्या होगा
हम इसी सोच व पन में खोए हैं

غـــــزل

چین و آرام کس نے کھوئے ہیں
ہم یہ احساس کر کے روئے ہیں
بھائی کا بھائی ہو گیا دشمن
بیج نفرت کے ایسے بوئے ہیں
کس کو دکھلائیں حالِ دل اپنا
زخمِ دل آنسوؤں سے دھوئے ہیں
جو محافظ بنا کے بھیجے گئے
ہاتھ خوں میں انھوں نے دھوئے ہیں
دیش کا حال میرے کیا ہوگا
ہم اسی سوچ و پن میں کھوئے ہیں

ग़ज़ल

कांग्रेस पार्टी (राजीव गाँधी)

तूफ़ान में कश्ती है ख़तरे में किनारा है
अब डूबती नय्या का राजीव ही सहारा है
राजीव ही उभारेंगे इस देश की कश्ती को
है हमको यक़ीं कामिल यह जनता का नारा है
पंजा है निशान अपना मत भूल इसे जाना
इस पंजे ने भारत की क़िस्मत को संवारा है
इस देश की ख़ातिर ही इन्दिरा ने भी जां दे दी
इन लोगों ने ख़ूँ देकर भारत को उभारा है
इस देश के अन्दर ही ग़द्दारे वतन हैं कुछ
इन सबसे अलग रहना यह काम तुम्हारा है
भारत के लिए अपना सब कुछ ही लुटा देंगे
यह ज़र्फ़ तुम्हारा है यह ज़र्फ़ हमारा है

http://www.kitaabghar.com

غـــــــزل

کانگریس پارٹی (راجیو گاندھی)

طوفان میں کشتی ہے خطرے میں کنارا ہے
اب ڈوبتی نیّا کا راجیو ہی سہارا ہے
راجیو ہی ابھارینگے اس دیش کی کشتی کو
ہے ہم کو یقیں کامل یہ جنتا کا نعرا ہے
پنجہ ہے نشاں اپنا مت بھول اسے جانا
اس پنجے نے بھارت کی قسمت کو سنوارا ہے
اس دیش کی خاطر ہی اندرا نے بھی جاں دیدی
ان لوگوں نے خوں دیکر بھارت کو ابھارا ہے
اس دیش کے اندر ہی غدّارِ وطن ہیں کچھ
ان سب سے الگ رہنا یہ کام تمہارا ہے
بھارت کے لئے اپنا سب کچھ ہی لٹا دیں گے
یہ ظرف تمہارا ہے یہ ظرف ہمارا ہے

کتاب گھر کی پیشکش

भारत की तरक़्क़ी से कुछ लोग परेशां हैं
इन सब पे नज़र रखना यह काम तुम्हारा है
इस देश पे नेहरू ने घर बार लुटा डाला
इन्दिरा ने लहू देकर भारत को संवारा है
बतला दिया ऐवज़ ने जो कुछ थी ख़बर उसको
अब सोच समझ लो तुम यह काम तुम्हारा है

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

♌ जो शख़्स नेक अमल करेगा, मर्द हो या औरत, और वोह ईमान भी रखता हो तो हम इस दुनिया में भी उसकी ज़िन्दगी अच्छी बसर करायेंगे और आख़िरत में भी इन बेहतरीन आमाल का सिला ज़रूर अता फ़रमायेंगे। अहकामे ख़ुदा

♌ ऐ नबी (स0) कहदो के मैं और पैगम्बरों से अनोखा पैगम्बर तो हूँ नहीं, और मैं नहीं जानता के आईन्दा मेरे साथ क्या किया जायेगा और ना यह जानता हूँ के तुम्हारे साथ क्या किया जायेगा, मेरी तरफ़ जो वही नाज़िल होती है मैं उसी पर चलता हूँ, और मैं तो साफ़ तौर पर डराने वाला हूँ और बस।

अहकामे ख़ुदा

بھارت کی ترقی سے کچھ لوگ پریشاں ہیں
ان سب پہ نظر رکھنا یہ کام تمہارا ہے
اس دیش پے نہرو نے گھر بار لٹا ڈالا
اندرا نے لہو دیکر بھارت کو سنوارا ہے
بتلا دیا **عوؔض** نے جو کچھ تھی خبر اس کو
اب سوچ سمجھ لو تم یہ کام تمہارا ہے

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

☆ جو شخص نیک عمل کریگا' مرد ہو یا عورت' اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو ہم اس دنیا میں بھی اس کی زندگی اچھی طرح بسر کرائیں گے اور آخرت میں بھی ان اعمال کا ضرور بہترین صلہ عطا فرمائیں گے۔ احکامِ خدا

☆ اے نبی ﷺ کہہ دو کہ میں پیغمبروں سے کوئی انوکھا پیغمبر تو ہوں نہیں' اور میں نہیں جانتا کہ آئندہ میرے ساتھ کیا کیا جائیگا' اور نہ یہ جانتا ہوں کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جائیگا۔ میری طرف جو وحی نازل ہوتی ہے میں اسی پر چلتا ہوں' اور میں تو صاف طور پر ڈرانے والا ہوں اور بس۔ احکامِ خدا

ग़ज़ल

उनकी नज़रों के ये इशारे हैं
तुम हमारे हो हम तुम्हारे हैं
बहरे उल्फ़त में डूबने वाले
देख वोह सामने किनारे हैं
चाँद निकला है फूल महके हैं
आ भी जाओ हसीं नज़ारे हैं
रात भर करवटें बदलते रहे
ऐसे लम्हात भी गुज़ारे हैं
ज़िक्र छेडा है किसने साक़ी का
दबे जज़्बात फिर उभारे हैं
बचना मुश्किल है आज ऐवज़ का
तीर दिल पे किसे ने मारे हैं

غــــــــــزل

ان کی نظروں کے یہ اشارے ہیں
تم ہمارے ہو ہم تمہارے ہیں
بحرِ الفت میں ڈوبنے والے
دیکھ وہ سامنے کنارے ہیں
چاند نکلا ہے پھول مہکے ہیں
آ بھی جاؤ حسیں نظارے ہیں
رات بھر کروٹیں بدلتے رہے
ایسے لمحات بھی گذارے ہیں
ذکر چھیڑا ہے کس نے ساقی کا
دبے جذبات پھر ابھارے ہیں
بچنا مشکل ہے آج عوؔض کا
تیر دل پہ کسے نے مارے ہیں

ग़ज़ल

क़िस्सा–ए–ग़म सुना के देख लिया
मुझको ज़ालिम रूलाके देख लिया
ना हुई दूर तौरगी ग़म की
हमने दिल को जला के देख लिया
शोरे मातम हुआ जो मय्यत पर
उसने आँचल उठा के देख लिया
ख़ूने नाहक़ था हो गया ज़ाहिर
तुमने दामन छुपा के देख लिया
अपनी दीवानगी पे ऐ ऐवज़
सारा आलम हंसा के देख लिया

غــــــــزل

قصّہ غم سنا کے دیکھ لیا
مجھ کو ظالم رُلا کے دیکھ لیا
نہ ہوئی دور تیرگی غم کی
ہم نے دل کو جلا کے دیکھ لیا
شورِ ماتم ہوا جو میّت پر
اس نے آنچل اٹھا کے دیکھ لیا
خونِ ناحق تھا ہو گیا ظاہر
تم نے دامن چھپا کے دیکھ لیا
اپنی دیوانگی پہ اے عوّض
سارا عالم ہنسا کے دیکھ لیا

ग़ज़ल

उनकी निगाहे नाज़ ने अच्छा समझ लिया
उनका करम हुआ मुझे अपना समझ लिया
जिनसे कभी मिजाज़ तक अपना मिला न था
उस बेवफ़ा ने आज तो अपना समझ लिया
हम ने ही उस चमन को सँवारा था ख़ून से
गुलशन के पासबाँ ने हमें क्या समझ लिया
सजदा उसी के दर पे करूँगा मैं बार बार
उस दर को मैंने फ़ैज़ का दरया समझ लिया
गुलशन की उन बहारों के हक़दार हम भी हैं
क्या तुम ने उस चमन को है अपना समझ लिया
कैसे सँवार देगा वो बिगड़ा हुआ समाज
जिसने हर एक बुराई को अच्छा समझ लिया
बिमारे नातवाँ की दवा है उन्हीं के पास
मैंने तो उनको अपना मसीहा समझ लिया

http://www.kitaabghar.com

غـــــزل

ان کی نگاہِ ناز نے اچھا سمجھ لیا
ان کا کرم ہوا مجھے اپنا سمجھ لیا
جن سے کبھی مزاج تک اپنا ملا نہ تھا
اس بے وفا نے آج تو اپنا سمجھ لیا
ہم نے ہی اس چمن کو سنوارا تھا خون سے
گلشن کے پاسباں نے ہمیں کیا سمجھ لیا
سجدہ اسی کے در پہ کرونگا میں بار بار
اس در کو میں نے فیض کا دریا سمجھ لیا
گلشن کی ان بہاروں کے حقدار ہم بھی ہیں
کیا تم نے اس چمن کو ہے اپنا سمجھ لیا
کیسے سنوار دیگا وہ بگڑا ہوا سماج
جس نے ہر ایک برائی کو اچھا سمجھ لیا
بیمارِ ناتواں کی دوا ہے انھیں کے پاس
میں نے تو ان کو اپنا مسیحا سمجھ لیا

کتاب گھر کی پیشکش

खूँ बह रहा है हर तरफ़ इन्सानियत का आज
इतना बशर को तुम ने है सस्ता समझ लिया
ऐवज़ ना साथ छोड़ेगा अब उनका उम्र भर
उनसे मिला है दिल उन्हें अपना समझ लिया

♌ मौमिनीन ऐसे नेक दिल होते हैं के ब तक़ाज़ाए बशरियत जब इनसे कोई बुरा काम, या कोई और बेजा बात करके अपना दीनी नुक़सान हो जाता है तो फ़ौरन खुदा तआला को याद करके अपने गुनाहों की माफ़ी मांगने लगते हैं, और खुदा के सिवा बन्दे के गुनाहों को माफ़ करने वाला है भी कौन ? और जो बेजा बात कर बैठते हैं तो दीदा व दानिस्ता इस पर इसरार नहीं करते। अहकामे खुदा

♌ इस कुरान का मक़सूद लोगों को समझाना है, लेकिन हिदायत और नसीहत तो इससे वही लोग पकडते हैं जिनके दिल में खुदा का खौफ़ है।

अहकामे खुदा

خوں بہہ رہا ہے ہر طرف انسانیت کا آج
اتنا بشر کو تم نے ہے سستا سمجھ لیا
عوضؔ نہ ساتھ چھوڑے گا اب ان کا عمر بھر
ان سے ملا ہے دل انھیں اپنا سمجھ لیا

☆ مؤمنین ایسے نیک دل ہوتے ہیں کہ بہ تقاضائے بشریّت جب ان سے کوئی برا کام، یا کوئی اور بے جابات کر کے اپنا دینی نقصان ہو جاتا ہے تو فوراً خدا تعالیٰ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگتے ہیں اور خدا کے سوا بندوں کو معاف کرنے والا ہے بھی کون ؟ اور جو بے جابات کر بیٹھتے ہیں تو دیدہ دانستہ اس پر اصرار نہیں کرتے۔ احکامِ خدا

☆ اس قرآن کا مقصد لوگوں کو سمجھانا ہے، لیکن ہدایت اور نصیحت تو اس سے وہی لوگ پکڑتے ہیں جن کے دل میں خدا کا خوف ہے۔

احکامِ خدا

غـــــــــزل

ایک ظلم پہ ایک ظلم نیا دیکھ رہے ہیں
ہم انکی نظر آج خفا دیکھ رہے ہیں

جس سمت دیکھتے ہیں لگی جا رہی ہے آگ
ہم اہل چمن آج یہ کیا دیکھ رہے ہیں

گل چیں تو گلستاں کی بہاروں میں مست ہے
ہم ایک ستم روز نیا دیکھ رہے ہیں

خوش تھے کہ بہار آئیگی گلشن میں ہمارے
پر آج ستم اور سِوا دیکھ رہے ہیں

تعمیر چمن کے لئے خوں ہم نے دیا تھا
یہ اپنی وفاؤں کا صلہ دیکھ رہے ہیں

کیسی یہ بہار آئی ہے گلشن میں ہمارے
بدلی ہوئی چمن کی ہوا دیکھ رہے ہیں

عوض یہ کس غریب کی آہوں کا اثر ہے
محشر میں بھی ایک شور بپا دیکھ رہے ہیں

ग़ज़ल

एक ज़ुल्म पे एक ज़ुल्म नया देख रहे हैं
हम उनकी नज़र आज ख़फ़ा देख रहे हैं

जिस सिम्त देखते हैं लगी जा रही है आग
हम अहले चमन आज ये क्या देख रहे हैं

गुलचीं तो गुलिस्ताँ की बहारों में मस्त है
हम एक सितम रोज़ नया देख रहे हैं

ख़ुश थे कि बहार आयेगी गुलशन में हमारे
पर आज सितम और सिवा देख रहे हैं

तामीरे चमन के लिए ख़ूँ हम ने दिया था
ये अपनी वफ़ाओं का सिला देख रहे हैं

कैसी ये बहार आई है गुलशन में हमारे
बदली हुई चमन की हवा देख रहे हैं

ऐवज़ ये किस ग़रीब की आहों का असर है
महशर में भी एक शोर बपा देख रहे हैं

غـــــــــزل

کوئی راہبر نہیں ہے کوئی پاسباں نہیں ہے
کسے حالِ دل سناؤں کوئی رازداں نہیں ہے
جبیں کس لئے نہ خم ہو کروں کس طرح نہ سجدے
تیرے آستاں سے بہتر کوئی آستاں نہیں ہے
وہیں برق گر گئی ہے جہاں آشیاں تھا اپنا
کہاں سر کو ہم چھپائیں کہیں آشیاں نہیں ہے
ابھی ابتدا ہوئی ہے ابھی انتہا نہیں ہے
یہ جو آپ سن رہے ہیں میری داستاں نہیں ہے
کہاں جا رہے ہو **عوض** غم زندگی سے بچ کر
وہاں راہبر نہیں ہے وہاں کارواں نہیں ہے

गज़ल

कोई राहबर नहीं है कोई पासबाँ नहीं है
किसे हाले दिल सुनाऊँ कोई राज़दाँ नहीं है
जबीं किस लिए ना ख़म हो करूँ किस तरह ना सजदे
तेरे आसताँ से बेहतर कोई आसताँ नहीं है
वहीं बर्क़ गिर गई है जहाँ आशियाँ था अपना
कहाँ सर को हम छुपायें कहीं आशियाँ नहीं है
अभी इब्तदा हुई है अभी इन्तिहा नहीं है
ये जो आप सुन रहे हैं मेरी दास्ताँ नहीं है
कहाँ जा रहे हो ऐवज़ ग़मे ज़िन्दगी से बचकर
वहाँ राहबर नहीं है वहाँ कारवाँ नही है

غــــــــزل

شاعری یہ تفریح نہیں ہنسنے اور ہنسانے کی
جدتیں کرو پیدا قوم کو اٹھانے کی
مست ہوگئے رہبر ہوش تک نہیں باقی
ہم نے یہ سزا پائی ان کو مے پلانے کی
اقتدار کی خاطر لڑ رہے ہیں آپس میں
آؤ ہم کریں کوشش دیش کو بچانے کی
رنگ ہیں جدا گانا ایک ہو نہیں سکتے
ہم نے کی بہت کوشش ان کے رنگ ملانے کی
بہت آرزوؤں سے دیش ان کو سونپا تھا
یہ لگے ہیں کوشش میں دیش کو مٹانے کی
بھول جاؤ سب جھگڑے بات مانو **عوض** کی
مل کے پھر کرو کوشش سب کے دل ملانے کی

ग़ज़ल

शायरी ये तफ़रीह नहीं हंसने और हंसाने की
जिद्दतें करो पैदा क़ौम को उठाने की
मस्त हो गये रहबर होश तक नहीं बाक़ी
हमने ये सज़ा पायी उनको मय पिलाने की
इक़तदार की ख़ातिर लड रहे हैं आपस में
आओ हम करें कोशिश देश को बचाने की
रंग हैं जुदागाना एक हो नहीं सकता
हमने की बहुत कोशिश उनके रंग मिलाने की
बहुत आर्जुओं से देश उनको सोंपा था
ये लगे हैं कोशिश में देश को मिटाने की
भूल जाओ सब झगडे बात मानो ऐवज़ की
मिलके फिर करो कोशिश सबके दिल मिलाने की

غـــــــــزل

جب یاد تمہاری آتی ہے رو رو کے گزارا کرتا ہوں
آنکھوں سے جو آنسو بہتے ہیں پی پی کے سہارا کرتا ہوں
تم عشق سے ناداں ناواقف تم رازِ محبت کیا جانو
راتوں کو میں تارے گِن گِن کر یوں رات گذارا کرتا ہوں
ایک سمت ہیں وہ ایک سمت ہیں ہم اور بیچ میں پردہ حائل ہے
وہ مجھ کو اشارا کرتے ہیں میں ان کو اشارا کرتا ہوں
جب چشم میری فرقت میں تیری اے وادیٔ دل سو جاتی ہے
میں خواب کے اندر بھی اکثر بس تم کو پکارا کرتا ہوں
دنیا سے کیوں گھبراتے ہو اور مجھ سے کیوں شرماتے ہو
میں بھی تو محبت کے **عوض** توہین گوارا کرتا ہوں

ग़ज़ल

जब याद तुम्हारी आती है रो रो के गुज़ारा करता हूँ
आँखों से जो आँसू बहते हैं पी पी के सहारा करता हूँ
तुम इश्क़ से नादाँ ना वाक़िफ़ तुम राज़े मुहब्बत क्या जानो
रातों को मैं तारे गिन गिन कर यूँ रात गुज़ारा करता हूँ
एक सिम्त है वो एक सिम्त हैं हम और बीच में पर्दा हाईल है
वोह मुझको इशारा करते हैं मैं उनको इशारा करता हूँ
जब चश्म मेरी फ़ुरक़त मे तेरी ऐ वादीये दिल सो जाती है
मैं ख़्वाब के अन्दर भी अक्सर बस तुमको पुकारा करता हूँ
दुनिया से क्यों घबराते हो और मुझसे क्यों शरमाते हो
मैं भी तो मुहब्बत के ऐवज़ तोहीन गवारा करता हूँ

ग़ज़ल

अपने गुलशन को खुद पामाल किया जाता है
हमको तो मुफ्त में इल्ज़ाम दिया जाता है
अब के इस शान से आई है बहारे गुलशन
खू़न मज़दूर किसानो का पिया जाता है
हम अगर आह भी कर लें तो हैं ग़द्दारे वतन
वो सितम ढाऐं तो ईनाम दिया जाता है
खुद ही निकले हैं नशेमन को जलाने के लिए
हमको ही मोरिदे इल्ज़ाम किया जाता है
ज़ब्त करने की भी ऐवज़ कोई हद होती है
चाक दामन कहीं अश्कों से सिया जाता है

غـــــــــزل

اپنے گلشن کو خود پامال کیا جاتا ہے
ہم کو تو مفت میں الزام دیا جاتا ہے
اب کے اس شان سے آئی ہے بہارِ گلشن
خون مزدور کسانوں کا پیا جاتا ہے
ہم اگر آہ بھی کر لیں تو ہیں غدارِ وطن
وہ ستم ڈھائیں تو انعام دیا جاتا ہے
خود ہی نکلے ہیں نشیمن کو جلانے کے لئے
ہم کو ہی موردِ الزام کیا جاتا ہے
ضبط کرنے کی بھی عوؔض کوئی حد ہوتی ہے
چاک دامن کہیں اشکوں سے سیا جاتا ہے

غزل

دل کو کسی حسیں نے پریشاں بنا دیا
غم ایسا دے دیا کہ غم جاں بنا دیا
گل چیں تو گلستاں کی بہاروں میں مست ہیں
اور مجھ کو گلستاں کا نگہباں بنا دیا
پہونچا جو انکی سمت تو شرما کے چل دیے
کچھ اس طرح سے مجھ کو پشیماں بنا دیا
انکا خیال ناز جو دل میں سما گیا
اس دل کو بھی بہار گلستاں بنا دیا
عوض ہوا نہ کوئی بھی سر سبز عشق میں
جو اس میں پھنس گیا اسے ویراں بنا دیا

ग़ज़ल

दिल को किसी हसीं ने परेशाँ बना दिया
ग़म ऐसा दे दिया कि ग़मे जाँ बना दिया
गुलचीं तो गुलिस्ताँ की बहारों में मस्त हैं
और मुझ को गुलिस्ताँ का निगेहबाँ बना दिया
पहुँचा जो उनकी सिम्त तो शरमा के चल दिये
कुछ इस तरह से मुझको पशेमाँ बना दिया
उनका ख़्याले नाज़ जो दिल में समा गया
इस दिल को बहारे गुलिस्ताँ बना दिया
ऐवज़ हुआ ना कोई भी सरसब्ज़ इश्क़ में
जो इसमें फंस गया उसे वीराँ बना दिया

ग़ज़ल

ये घटायें ये फ़िज़ा कहाँ हो तुम
आ भी जाओ के दिल नहीं लगता
अपने बीमार को बस एक नज़र
देख जाओ के दिल नहीं लगता
अपनी बर्बादियों पे रो तो लिये
मुस्कराओ के दिल नहीं लगता

♌ किसी भाई की हाजित बरारी करने वाला ऐसा है के गौया तमाम उम्र ख़ुदा की ख़िदमत में गुज़ार दी। इरशादाते नबवी (स0)

♌ तुम अपने भाई की मदद करो, ख़्वाह वोह ज़ालिम हो या मज़लूम, मज़लूम की मदद ज़ालिम से उसको छुडाना, और ज़ालिम की मदद उसको ज़ुल्म से बाज़ रखना। इरशादाते नबवी (स0)

♌ जिसको मुसलमान का ग़म ना हो, वोह मेरी उम्मत में से नहीं। इरशादाते नबवी (स0)

http://www.kitaabghar.com

غزل

یہ گھٹا یہ فضا کہاں ہو تم
آ بھی جاؤ کہ دل نہیں لگتا
اپنے بیمار کو بس ایک نظر
دیکھ جاؤ کہ دل نہیں لگتا
اپنی بربادیوں پہ رو تو لئے
مسکراؤ کہ دل نہیں لگتا

☆ کسی بھائی کی حاجت براری کرنے والا ایسا ہے کہ گویا تمام عمر خدا کی خدمت میں گزار دی۔ ارشاداتِ نبویؐ

☆ تم اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ مظلوم کی مدد ظالم سے اس کو چھڑانا، اور ظالم کی مدد اس کو ظلم سے باز رکھنا۔ ارشاداتِ نبویؐ

☆ جس کو مسلمان کا غم نہ ہو وہ میری امّت میں سے نہیں۔ ارشاداتِ نبویؐ

کتاب گھر کی پیشکش

ग़ज़ल

ना सता ना सता हमको ऐ बाग़बाँ
अपनी आहों से महशर उठा देंगे हम
हम पे बंद ना हुए गर ये ज़ुल्म व सितम
सारे आलम में रूसवा करा देंगे हम
हम पे गर बाग़बाँ की नज़र हो गयी
ग़ूँचा ग़ूँचा चमन का सजा देंगे हम
ख़ून से अपने सींचा है गुलसिताँ
जान व तन इसपे अपनी लुटा देंगे हम
देख लेना अगर कोई वक़्त आ पडा
ख़ून अपना चमन को पिला देंगे हम
शिकवा–ए–दर्द–ए–दिल है अदावत नहीं
चीर कर अपने दिल को दिखा देंगे हम
आओ ऐवज़ करें आज अहदे वफ़ा
दिल से अपने कदूरत मिटा देंगे हम

غـــــــزل

نہ ستا نہ ستا ہم کو اے باغباں
اپنی آہوں سے محشر اٹھا دینگے ہم
ہم پہ بند نہ ہوئے گر یہ ظلم و ستم
سارے عالم میں رسوا کرا دینگے ہم
ہم پہ گر باغباں کی نظر ہوگئی
غنچہ غنچہ چمن کا سجا دینگے ہم
خون سے اپنے سینچا ہے یہ گلستاں
جان و تن اس پہ اپنی لٹا دینگے ہم
دیکھ لینا اگر کوئی وقت آ پڑا
خون اپنا چمن کو پلا دینگے ہم
شکوۂ دردِ دل ہے عداوت نہیں
چیر کر اپنے دل کو دکھا دینگے ہم
آؤ عوؔض کریں آج عہدِ وفا
دل سے اپنے کدورت مٹا دینگے ہم

غـــــــــزل

ظلم پہ ظلم سہیں اشک بہائیں بھی نہیں
داغ جو سینے میں ہیں ان کو دکھائیں بھی نہیں
وقت خراب سہی زلف پریشان سہی
دوستوں کیا میرے حصہ میں دعائیں بھی نہیں
یوں تو ہر ایک بزم میں کرتے ہیں وہ شمع روشن
میرے مرقد پہ وہ ایک شمع جلائیں بھی نہیں
چھین لو بڑھکر ہر ایک ساغر و مینا ان سے
تشنہ لب رندوں کو جو جام پلائیں بھی نہیں
پہلے جن آنکھوں سے تم جام پلاتے تھے مجھے
اب تو ساقی وہ تیری مست نگاہیں بھی نہیں
ہم کو آزادی کے **عوض** میں یہ انعام ملا
اپنے حق کے لئے آواز اٹھائیں بھی نہیں

ग़ज़ल

ज़ुल्म पे ज़ुल्म सहें अश्क बहायें भी नहीं
दाग़ जो सीने में हैं उनको दिखायें भी नहीं
वक़्त ख़राब सही ज़ुल्फ़ परेशान सही
दोस्तों क्या मेरे हिस्से में दुआऐं भी नहीं
यूँ तो हर एक बज़्म में करते हैं वोह शमा रोशन
मेरे मरक़द पे वोह एक शमा जलायें भी नहीं
छीन लो बढ कर हर एक साग़र व मीना उनसे
तिश्ना लब रिन्दों को जो जाम पिलायें भी नहीं
पहले जिन आँखों से तुम एक जाम पिलाते थे मुझे
अब तो साक़ी वोह तेरी मस्त निगाहें भी नहीं
हमको आज़ादी के ऐवज़ में ये ईनाम मिला
अपने हक़ के लिए आवाज़ उठायें भी नहीं

غـــــــــزل

کیا دم نہ لینے دینگی مجھے بجلیاں کہیں
کس وقت تک بناؤں نہ میں آشیاں کہیں
جس سمت دیکھتے ہیں لگی جا رہی آگ
پامال ہو نہ جائے میرا گلستاں کہیں
غنچے ہیں کیا اداس چمن ہی اداس ہے
لائیں نہ رنگ انکی یہ خاموشیاں کہیں
آجا ئینگے وہ زلف پریشاں کئے ہوئے
چھیڑوں اگر چمن میں تیری داستاں کہیں
سجدۂ شوق در پہ کرونگا میں بار بار
مل جائے مجھکو انکا اگر آشیاں کہیں
آئے ہیں چند دنوں کے لئے اس جہان میں
منزل کہیں وطن ہے کہیں آشیاں کہیں
نیچی نظر سے بزم میں کرتے ہیں وہ سلام
اُٹھ جائیں میری سمت نہ یہ انگلیاں کہیں

गज़ल

क्या दम ना लेने देंगी मुझे बिजलियाँ कहीं
किस वक़्त तक बनाऊँ ना मैं आशियाँ कहीं
जिस सिम्त देखते हैं लगी जा रही आग
पामाल हो ना जाये मेरा गुलिस्ताँ कहीं
गुँचें है क्या उदास चमन ही उदास है
लायें ना रंग उनकी ये ख़ामोशियाँ कहीं
आजायेंगे वो जुल्फ़ परीशाँ किये हुए
छेड़ो अगर चमन में तेरी दास्ताँ कहीं
सजदा–ए–शोक़ दर पे करूँगा मैं बार बार
मिल जाये मुझको उनका अगर आशियाँ कहीं
आये हैं चन्द दिनों के लिए इस जहान मैं
मंज़िल कहीं वतन है कहीं आशियाँ कहीं
नीची नज़र से बज़्म में करते हैं वो सलाम
उठ जायें मेरी सिम्त ना ये उंगलियाँ कहीं

دانستہ تیرے نام کو لیتا نہیں کہیں
آجائے تیرے نام سے نہ ہچکیاں کہیں
عوضؔ جنونِ عشق میں حد سے گزر گیا
کرلے نہ اپنا چاک گریباں وہ کہیں
عوضؔ تمہیں نہ پوچھتا کوئی خدا گواہ
ہوتی نظر نہ آپ کی گر مہرباں کہیں

☆ ایسا اشارہ بھی حرام ہے جس سے کسی کو رنج ہو چہ جائیکہ کلام۔ ایسا کوئی کلام حلال نہیں جس سے کوئی گھبرائے یا ڈر جائے۔ ارشاداتِ نبویؐ

☆ کوئی صدقہ زبانی صدقہ سے بہتر نہیں۔ زبانی صدقہ یہ ہے کہ تو کسی کی سفارش کردے یا اذیت ہٹادے یا جان بچائے۔ ارشاداتِ نبویؐ

☆ جو نرمی سے محروم ہو وہ نیکی سے بلکل محروم رہا۔ ارشاداتِ نبویؐ

☆ زیارتِ قبور کے لئے جا' خود عبرت حاصل کر اور مغفرتِ مسلمین کے لئے دعا کر۔ ارشاداتِ نبویؐ

کتاب گھر کی پیشکش

दानिस्ता तेरे नाम को लेता नहीं कहीं
आ जाये तेरे नाम से ना हिचकियाँ कहीं
ऐवज़ जनूँने इश्क़ में हद से गुज़र गया
कर ले ना अपना चाक गिरेबान वो कहीं
ऐवज़ तुम्हें ना पूछता कोई ख़ुदा गवाह
होती नज़र ना आपकी गर मेहरबाँ कीं

ऐसा इशारा भी हराम है जिससे किसी को रंज हो, चे जायके कलाम। ऐसा कोई कलाम हलाल नहीं जिससे कोई घबराये या डर जाये। इरशादाते नबवी (स0)

कोई सदक़ा ज़बानी सदक़े से बेहतर नहीं, ज़बानी सदक़ा यह है के तू किसी की सिफ़ारिश करदे या अज़ियत हटा दे या जान बचाये। इरशादाते नबवी (स0)

जो नरमी से महरूम हो, वोह नेकी से बिल्कुल महरूम रहा।

ज़ियारते क़बूर के लिये जा, ख़ुद इबरत हासिल कर और मग़फ़िरते मुसलिमीन के लिये दुआ कर। इरशादाते नबवी (स0)

http://www.kitaabghar.com

ग़ज़ल

एक तेरी याद ने दीवाना बना रखा है
हर तरफ़ ज़ीस्त का मैख़ाना सजा रखा है
उनकी नज़रों की कशिश खींच के ले आती है
वरना साक़ी तेरी इस बज़्म में क्या रखा है
बिखरी ज़ुल्फ़ें हैं तेरी कैसे संवारूँ इनको
मुझको तो गर्दिशे दौराँ ने सता रखा है
पूछना और है क्या हमसे ये सय्याद बता
कौन सा राज़ है जो हम ने छुपा रखा है
एक दिवाने पर इतना भी सितम ठीक नहीं
आ भी जाओ हमें क्यों तुम ने भुला रखा है
हों क़फ़स में तेरी सय्याद ना कर ज़ुल्मो सितम
तेरे दस्तूर ने क्या ज़ुल्म रवा रखा है

غـــــــــزل

ایک تیری یاد نے دیوانہ بنا رکھا ہے
ہر طرف زیست کا میخانہ سجا رکھا ہے
انکی نظروں کی کشش کھینچ کے لے آتی ہے
ورنہ ساقی تیری اس بزم میں کیا رکھا ہے
بکھری زلفیں ہیں تیری کیسے سنواروں انکو
مجھ کو تو گردش دوراں نے ستا رکھا ہے
پوچھنا اور ہے کیا ہم سے یہ صیاد بتا
کون سا راز ہے جو ہم نے چھپا رکھا ہے
ایک دیوانے پہ اتنا بھی ستم ٹھیک نہیں
آ بھی جاؤ ہمیں کیوں تم نے بھلا رکھا ہے
ہوں قفس میں تیری صیاد نا کر ظلم و ستم
تیرے دستور نے کیا ظلم روا رکھا ہے

नज़्म

अज़्म फ़ौलाद का रखते हैं नहीं डरते हैं
तेरी इस ताक़ते परवाज़ में क्या रखा है
जब भी चाहेंगे मिटा देंगे तेरा नाम व निशाँ
हमने इस्लाम के परचम को उठा रखा है
अपनी ताक़त का भरम हम पे जमाता क्यों है
जंगे ख़ैबर में हज़ारों को भगा रखा है
कोई दीवाना है जिसको नहीं इतनी भी ख़बर
जिसने दिन ही में चिराग़ों को जला रखा है
जिन पे साक़ी की नज़र है वहीं मस्ताने हैं
और प्यासों के लिए जाम उठा रखा है
किससे फ़रयाद करूँ किससे करूँ आह व फ़ुग़ाँ
तेरे दस्तूर ने जब मुझको भुला रखा है
उस की चौखट पर भी सर अपना झुका ले ऐवज़
जिसने इस सारे गुलिस्ताँ को बना रखा है

نظم

عزم فولاد کا رکھتے ہیں نہیں ڈرتے ہیں
تیری اس طاقت پرواز میں کیا رکھا ہے
جب بھی چاہیں گے مٹا دینگے تیرا نام ونشان
ہم نے اسلام کے پرچم کو اٹھا رکھا ہے
اپنی طاقت کا بھرم ہم پہ جماتا کیوں ہے
جنگِ خیبر میں ہزاروں کو بھگا رکھا ہے
کوئی دیوانہ ہے جسکو نہیں اتنی بھی خبر
جس نے دن ہی سے چراغوں کو جلا رکھا ہے
جن پہ ساقی کی نظر ہے وہیں مستانے ہیں
اور پیاسوں کے لئے جام اٹھا رکھا ہے
کس سے فریاد کروں کس سے کروں آہ وفغاں
تیرے دستور نے جب مجھ کو بھلا رکھا ہے
اس کی چوکھٹ پربھی سر اپنا جھکالے **عوض**
جس نے اس سارے گلستاں کو بنا رکھا ہے

ग़ज़ल

साक़िया जाने नहीं देते क्यों मयख़ानों में
आप क्या सोच रहे हो हमें बैगानों में
मिस्ल परवाने के गर जान फ़िदा कर दोगे
नाम रोशन तेरा हो जायेगा इन्सानों में
जितना भी हम को सताना है सता ले साक़ी
रह ना जाये कोई हसरत तेरे अरमानों में
दे रहा है हमें क्यों झूठी तसल्ली साक़ी
मय तो बाक़ी ही नहीं है तेरे पैमानों में

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

♌ दो भूके भेडिये जो बकरियों में छोड दिये जायें, वोह इस क़द्र फ़साद बरपा नहीं करते, जिस क़द्र इन्सान की दौलत और मरतबे की हिरस उसके दीन में फ़साद डालते हैं।

इरशादाते नबवी (स0)

غـــــــــزل

ساقیہ جانے نہیں دیتے کیوں میخانوں میں
آپ کیا سوچ رہے ہو ہمیں بیگانوں میں
مثل پروانے کے گر جان فدا کر دو گے
نام روشن تیرا ہو جائیگا انسانوں میں
جتنا بھی ہم کو ستانا ہے ستا لے ساقی
رہ نہ جائے کوئی حسرت تیرے ارمانوں میں
دے رہا ہے ہمیں کیوں جھوٹی تسلی ساقی
مے تو باقی ہی نہیں ہے تیرے پیمانوں میں

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

☆ دو بھوکے بھیڑیئے جو بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں، وہ اس قدر فساد برپا نہیں کرتے، جس قدر انسان کو دولت اور مرتبہ کی حرص اس کے دین میں فساد ڈالتے ہیں۔ ارشاداتِ نبویؐ

غــــــــــزل

منزل عشق پہ بے خوف و خطر جاؤنگا
راہ دشوار سہی پھر بھی گزر جاؤنگا
پی چکا ہوں میں بہت نہ اور پلاؤ ساقی
حد سے زیادہ جو پلائی تو بکھر جاؤنگا
دور ہو مجھ سے بہت‘ منزلیں دشوار سہی
تجھ کو پانے کے لئے شمس و قمر جاؤنگا
تیرے ہی در سے میں نے آس لگا رکھی ہے
تم بھی گر ہو گئے بدظن تو کدھر جاؤ نگا
جس طرح شمع پہ جاں کرتا ہے پروانہ فدا
اس طرح جل کے تیری یاد میں مر جاؤنگا
ایک میخانہ وہاں پر بھی سجانا ہے مجھے
یہ ہی ارمان لئے عزمِ سفر جاؤنگا
ذہن نے جسم سے فریاد کی یہ وقتِ دفن
پیرہن خاک کا پہنونگا تو مر جاؤنگا

ग़ज़ल

मंज़िले इश्क़ पे बे ख़ौफ़ व ख़तर जाऊँगा
राह दुशवार सही फिर भी गुज़र जाऊँगा
पी चुका हूँ मैं बहुत ना ओर पिलाओ साक़ी
हद से ज़्यादा जो पिलाई तो बिखर जाऊँगा
दूर हो मुझसे बहुत, मंज़िलें दुशवार सही
तुमको पाने के लिए शम्स व क़मर जाऊँगा
तेरे ही दर से मैंने आस लगा रखी है
तुम भी गर हो गये बदज़न तो किधर जाऊँगा
जिस तरह शमा पे जाँ करता है परवाना फ़िदा
इस तरह जलके तेरी याद में मर जाऊँगा
एक मैख़ाना वहाँ पर भी सजाना है मुझे
ये ही अरमान लिये अज़्मे सफ़र जाऊँगा
ज़हन ने जिस्म से फ़रयाद की ये वक़्ते दफ़न
पेरहन ख़ाक का पहनूँगा तो मर जाऊँगा

नेक राहों पे तू ऐवज़ को चला दे या रब
हो गई नज़रे करम गर तो संवर जाऊँगा

☆ मौमिन एक सुराख़ से दो दफ़ा नहीं डसा जा सकता।

☆ बग़ैर सख़्ती उठाने के हलीम और बग़ैर तजरबे के हकीम नहीं हो सकता।

☆ तुम में से बहतर वोह शख़्स है जिससे नेकी की तवक़्क़ो हो और बदी की निसबत इतमिनान हो के वोह नहीं करेगा। और बदतर वोह शख़्स है, जिससे न नेकी करने की तवक़्क़ो हो, ना ही बदी ना करने की निसबत इतमिनान हो।

☆ ज़माने को बुरा ना कहो इसका फ़ाईले हक़ीक़ी ख़ुदा–ए–बरतर है।

☆ ईमान दो निस्फ़ है। निस्फ़ सब्र और निस्फ़ शुक्र।

☆ आपस में सलाम को आम रिवाज करो मुहब्बत बढेगी।

क़सम में ख़रीद व फ़रोख़्त से ज़्यादती हो सकती है, मगर कमाई घट जाती है। इरशादाते नबवी (स0)

نیک راہوں پہ تو عوؔض کو چلا دے یارب
ہوگئی نظرِ کرم گر تو سنور جاؤنگا

☆ مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔

☆ بغیر سختی اٹھانے کے حلیم اور بغیر تجربہ کے حکیم نہیں ہوسکتا۔

☆ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس سے نیکی کی توقع ہو اور بدی کی نسبت اطمینان ہو کہ وہ نہیں کریگا۔ اور بدتر شخص وہ ہے جس سے نہ نیکی کرنے کی توقع ہو نہ ہی بدی نہ کرنے کی نسبت اطمینان ہو۔

☆ زمانے کو بُرا نہ کہو کہ اس کا فاعلِ حقیقی خدائے برتر ہے۔

☆ ایمان دو نصف ہے' نصف صبر اور نصف شکر۔

☆ آپس میں سلام کا رواج کرو محبت بڑھے گی۔

☆ قسم سے خرید وفروخت میں زیادتی ہوسکتی ہے مگر کمائی گھٹ جاتی ہے۔

ارشاداتِ نبویؐ

ग़ज़ल

सख़्त आफ़त में फंसी जान है परवानों की
क्या यूँ ही होती है तोक़ीर निगेहबानों की
अपने दामन को बचाने के लिए दीवाने
धज्जियाँ करते हैं औरों के गिरेबानों की
जितना भी हमको सताना है सता ले साक़ी
रह ना जाये कोई हसरत तेरे अरमानों की
पी के जो मस्त हैं उनके लिए मैख़ाने हैं
राह प्यासों के लिए बन्द है मैख़ानों की
हो गयी जश्ने बहाराँ की मुकम्मल तारीख़
अब ज़रूरत ही कहाँ है मेरे अफ़सानों की
किस तरह रिन्दों के मुँह भरते हैं शेख़ व हरम
चाल तो देखिये आकर ज़रा फ़रज़ानों की

غـــــــزل

سخت آفت میں پھنسی جان ہے پروانوں کی
کیا یونہی ہوتی ہے توقیر نگہبانوں کی
اپنے دامن کو بچانے کے لئے دیوانے
دھجیاں کرتے ہیں اوروں کے گریبانوں کی
جتنا بھی ہم کو ستانا ہے ستا لے ساقی
رہ نہ جائے کوئی حسرت تیرے ارمانوں کی
پی کے جو مست ہیں انکے لئے میخانے ہیں
راہ پیاسوں کے لئے بند ہے میخانوں کی
ہو گئی جشن بہاراں کی مکمل تاریخ
اب ضرورت ہی کہاں ہے میرے افسانوں کی
کسطرح رندوں کے منہ بھرتے ہیں یہ شیخ وحرم
چال تو دیکھئے آکر ذرا فرزانوں کی

ग़ज़ल

खु़दा महफ़ूज़ रखे हमको ऐसे हुस्न वाले से
कलेजा ज़ख़्मी करदे जो नज़र अपनी डाले से

ऐ नामाबर मेरे नामे को जाकर इस तरह देना
किसी का नाम ना आये सिर्फ़ मेरे हवाले से

बहुत सोचा बहुत समझा के उनसे बरहमी कर लें
मगर ये ऐसा ग़म है जो ना निकलेगा निकाले से

ये कैसा दौर आया है ज़रा प्याले को तो देखो
सुराही हिचकियाँ ले के उठी है प्याले से

गिलट फिर भी गिलट है हो नहीं सकती कभी चाँदी
उजालो जितना जी चाहे ना उजलेगी उजाले से

غـــــــزل

خدا محفوظ رکھے ہم کو ایسے حسن والے سے
کلیجہ زخمی کردے جو نظر اپنی ڈالے سے

اے نامہ بر میرے نامے کو جا کر اس طرح دینا
کسی کا نام نہ آئے صرف میرے حوالے سے

بہت سوچا بہت سمجھا کہ انسے برہمی کر لیں
مگر یہ ایسا غم ہے جو نہ نکلے گا نکالے سے

یہ کیسا دور آیا ہے ذرا پیالے کو تو دیکھو
صراحی ہچکیاں لے لیکے اٹھتی ہے پیالے سے

گلٹ پھر بھی گلٹ ہے ہو نہیں سکتی کبھی چاندی
اُجالو جتنا جی چاہے نہ اُجلے گی اُجالے سے

ग़ज़ल

लरज़ा जो मेरी क़ब्र को आया तो ये कहा
है ये कोई मज़ार दिले बेक़रार का
कितना हूँ बदनसीब के मरने के बाद भी
गुल कर दिया चिराग़ हमारे मज़ार का
दिल से नहीं उतरता तुम्हारा ख़्याल है
कितना नशा चढ़ा है तुम्हारे ख़ुमार का
वो और होंगे जिनको तूने ज़िन्दगी है दी
देखा नहीं है दिन कभी हमने बहार का

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

ख़ुदावन्द तआला की तम्बीह को हक़ीर मत जान और उसकी तादीब से बैज़ार मत हो, क्योंकि ख़ुदा तआला जिसको प्यार करता है उसे तम्बीह कर देता है। हज़रत सुलैमान (ए0)

غـــــــزل

لرزا جو میری قبر کو آیا تو یہ کہا
ہے یہ کوئی مزار دلِ بیقرار کا
کتنا ہوں بدنصیب کہ مرنے کے بعد بھی
گُل کر دیا چراغ ہمارے مزار کا
دل سے نہیں اترتا تمہارا خیال ہے
کتنا نشہ چڑھا ہے تمہارے خمار کا
وہ اور ہونگے جنکو تونے زندگی ہے دی
دیکھا نہیں ہے دن کبھی ہم نے بہار کا

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

☆ خداوند تعالیٰ کی تنبیہ کو حقیر مت جان اور اس کی تادیب سے بیزار مت ہو‘ کیونکہ خدا تعالیٰ جس کو پیار کرتا ہے اسے تنبیہ کر دیتا ہے۔ حضرت سلیمانؑ

غـــــــــــزل

زندہ انہیں کے دم سے میری ہر خوشی رہی
وہ ہو گئے اداس تو اک بے کلی رہی

میرے قریب و تر سے وہ گذرے چلے گئے
حسرت بھری نگاہ انہیں دیکھتی رہی

مانگا اگر لہو تو لہو میں نے دے دیا
پھر بھی میری طرف سے انہیں برہمی رہی

معصوم سی ہیں نظریں غضب کا شباب ہے
آوارگیٔ شوقِ نظر دیکھتی رہی

نہ جانے میری چشم کو کب سے تھا انتظار
مرنے کے بعد بھی جو کُھلی دیکھتی رہی

یہ میکدے سے شیخ جی کہتے ہوئے چلے
مل لیں گے زندگی میں اگر زندگی رہی

لے لینگے خود ہی داد وہ محفل سے دوستوں
عوضؔ پہ انکی نظر کرم گر یونہی رہی

गज़ल

ज़िन्दा उन्हीं के दम से मेरी हर खुशी रही
वो हो गये उदास तो एक बेकली रही

मेरे क़रीब व तर से वो गुज़रे चले गये
हसरत भरी निगाह उन्हें देखती रही

माँगा अगर लहू तो लहू मैंने दे दिया
फिर भी मेरी तरफ़ से उन्हें बरहमी रही

मासूम सी हैं नज़रें ग़ज़ब का शबाब है
आवरगी–ए–शौके नज़र देखती रही

ना जाने मेरी चश्म को कब से था इन्तिज़ार
मरने के बाद भी जो खुली देखती रही

ये मयकदे से शेख़ जी कहते हुए चले
मिल लेंगे ज़िन्दगी में अगर ज़िन्दगी रही

ले लेंगे खुद ही दाद वो महफ़िल से दोस्तो
ऐवज़ पे उनकी नज़रे करम गर यूँ ही रही

غـــــــــزل

جس دن سے نظر انکی نظروں سے ہے ٹکرائی
ان کا ہی تصور ہے محفل ہو کہ تنہائی
آنسوں تو بہاتے کیا وہ میرے جنازے پر
اٹھی جو میری میّت بجنے لگی شہنائی
ہر پھول ہے مرجھایا کلیوں پہ اداسی ہے
یا رب میرے حصہ میں یہ کیسی بہار آئی
کس کس کا کریں شکوہ کس کس کا کریں ماتم
نہ آشنا بن بیٹھے جتنے تھے شناسائی
دکھلا دو جمال اپنا پردہ سے نکل آوٗ
ورنہ تو فضاؤں میں ہر سمت گھٹا چھائی
پیاسے تیرے میکش ہیں ان پر بھی کرم کرنا
وہ جام پلا ساقی آجائے توانائی
تصویر شباب آئی جب سامنے **عوض** کے
بھولے ہوئے ساقی کی پھر یاد ابھر آئی

کتاب گھر کی پیشکش

गज़ल

जिस दिन से नज़र उनकी नज़रों से है टकराई
उनका ही तसव्वुर है महफ़िल हो के तन्हाई
आंसूँ तो बहाते क्या वो मेरे जनाज़े पर
उठी जो मेरी मय्यत बजने लगी शहनाई
हर फूल है मुरझाया कलियों पे उदासी है
या रब मेरे हिस्से में ये कैसी बहार आई
किस किस का करें शिकवा किस किस का करें मातम
ना आशना बन बैठे जितने थे शनासाई
दिखलादो जमाल अपना परदे से निकल आओ
वरना तो फ़िज़ाओं में हर सिम्त घटा छाई
प्यासे तेरे मेकश हैं उन पर भी करम करना
वो जाम पिला साक़ी आ जाये तवानाई
तस्वीरे शबाब आई जब सामने ऐवज़ के
भूले हुए साक़ी की फिर याद उभर आयी

http://www.kitaabghar.com

ग़ज़ल

उनकी नज़रों का ये दस्तूर रहा हो जैसे
ज़ुल्म बीमारे मुहब्बत पे रवा हो जैसे
उसके यख़सार पे ज़ुल्फ़ों का बिखरना तौबा
ऐसी बिखरी हैं के सावन की घटा हो जैसे
दिल तेरी याद में इस तरह बुझा जाता है
आ के साहिल पे कोई डूब रहा हो जैसे
हिचकियों का मुझे आना ये ख़बर देता है
मेरे मोहसिन ने मुझे याद किया हो जैसे
बाद मुद्दत के नज़र आया है फिर उनका जमाल
राहे तारीक में हल्का सा दिया हो जैसे
हर तरफ़ भूक है अफ़लास है बेकारी है
हाय इस दौर में जीना भी सज़ा हो जैसे
जाम कुछ दे के हमें साक़िया इतराता है
उसने हम पर कोई एहसान किया हो जैसे

غـــــزل

انکی نظروں کا یہ دستور رہا ہو جیسے
ظلم بیمار محبت پہ روا ہو جیسے
اس کے رخسار پہ زلفوں کا بکھرنا توبہ
ایسی بکھری ہے کہ ساون کی گھٹا ہو جیسے
دل تیری یاد میں اس طرح بجھا جاتا ہے
آ کے ساحل پہ کوئی ڈوب رہا ہو جیسے
ہچکیوں کا مجھے آنا یہ خبر دیتا ہے
میرے محسن نے مجھے یاد کیا ہو جیسے
بعد مدت کے نظر آیا ہے پھر انکا جمال
راہِ تاریک میں ہلکا سا دیا ہو جیسے
ہر طرف بھوک ہے افلاس ہے بیکاری ہے
ہائے اس دور میں جینا بھی سزا ہو جیسے
جام کچھ دیکے ہمیں ساقیہ اِتراتا ہے
اس نے ہم پر کوئی احسان کیا ہو جیسے

आज मदहोश नज़र आते हैं मुझको ऐवज़
उनकी नज़रों से कहीं जाम पिया हो जैसे

♍ कलाम की कसरत में कुछ ना कुछ गुनाह होगा, मगर वोह जो अपने लबों को रोके रहता है, बडा दाना है।

♍ ख़ुदावन्द तआला का ख़ौफ़ उम्र को दराज़ करता है, लेकिन शरीरों की ज़िन्दगी घटाई जाती है।

♍ बेवकूफ़ के कानों में बातें मत डाल, क्योंकि वोह बजाये अमल के तेरे दानिशमन्दाना कलाम की तहक़ीर करेगा।

♍ सुख़न जो मौक़े से कही जाये सोने की सेबों की मानिन्द है जो रूपेहली टोकरियों में हों।

♍ जाहिल अपने दिल में जो कुछ है ज़ाहिर करता है, मगर दानिशमन्द इसे आख़िर मौक़े तक छिपाये रखता है।

हज़रत सुलैमान (ए0)

http://www.kitaabghar.com

آج مدہوش نظر آتے ہیں مجھکو عوؔض
ان کی نظروں سے کہیں جام پیا ہو جیسے

☆ کلام کی کثرت میں کچھ نہ کچھ گناہ ہوگا' مگر وہ جو اپنے لبوں کو روکے رہتا ہے' بڑا دانا ہے۔

☆ خداوند تعالیٰ کا خوف عمر کو دراز کرتا ہے' لیکن شریروں کی زندگی گھٹائی جاتی ہے۔

☆ بیوقوف کے کانوں میں باتیں مت ڈال' کیونکہ بجائے عمل کے وہ تیرے دانشمندانہ کلام کی تحقیر کریگا۔

☆ سخن جو موقع سے کہی جائے سونے کی سیبوں کی مانند ہے جو روپہلی ٹوکریوں میں ہوں۔

☆ جاہل اپنے دل میں جو کچھ ہے ظاہر کرتا ہے' مگر دانشمند اسے آخر موقع تک چھپائے رکھتا ہے۔ حضرت سلیمانؑ

کتاب گھر کی پیشکش

ग़ज़ल

अपने दामन को ज़रा आप बचाये रखिये
लग ना जाये कहीं ये आग बुझाये रखिये
कौन जाने के वो किस राह से आ जायेंगे
हर गुज़र गाह पे नज़रों को जमाये रखिये
राहे तारीक में वो राह भटक ना जाये
एक ना एक शमा अंधेरे में जलाये रखिये
राहे उलफ़त ना ज़माने पे अयाँ हो जाये
अपने हर आँसू को पलकों में छुपाये रखिये
मय पिलानी है तो इस तरह पिला दे साक़ी
अपनी मस्ताना नज़र मुझसे मिलाये रखिये
मैंने तो साथ निभाने की क़सम खाई है
आप भी मेरी क़सम वादा निभाये रखिये
आओ हम मिल के गले प्यार की बातें कर लें
जितने माज़ी के हैं ग़म उनको भुलाये रखिये

غــــــــزل

اپنے دامن کو ذرا آپ بچائے رکھیئے
لگ نہ جائے کہیں یہ آگ بجھائے رکھیئے
کون جانے کہ وہ کس راہ سے آجائینگے
ہر گذر گاہ پہ نظروں کو جمائے رکھیئے
راہ تاریک میں وہ راہ بھٹک نہ جائیں
ایک نہ ایک شمع اندھیرے جلائے رکھیئے
راز الفت نہ زمانے پہ عیاں ہو جائے
اپنے ہر آنسوں کو پلکوں میں چھپائے رکھیئے
مے پلانی ہے تو اس طرح پلا دے ساقی
اپنی مستانہ نظر مجھ سے ملائے رکھیئے
میں نے تو ساتھ نبھانے کی قسم کھائی ہے
آپ بھی میری قسم وعدہ نبھائے رکھیئے
آوٗ ہم مل کے گلے پیار کی باتیں کر لیں
جتنے ماضی کے ہیں غم انکو بھلائے رکھیئے

ज़िन्दगी भर नशा जिस मय का उतर ही ना सके
ऐसी मय साक़िया ऐवज़ को पिलाये रखिये

♍ मांगो तो तुम्हें दिया जायेगा, ढूंढो तो पाउगे, दरवाज़ा खटखटाओगे तो तुम्हारे वास्ते खोला जायेगा।

♍ जो कुछ तुम चाहते हो के लोग तुम्हारे साथ करें, वही तुम भी उनके साथ करो, क्योंकि सब नबियों की तालीम यही है और ख़ुशनूदी–ए–ख़ुदा तआला के हसूल का इससे बेहतर कोई ज़रिया नहीं।

♍ बदन का चिराग़ आँख है, बस अगर तेरी आँख दरूस्त हो तो तेरा सारा बदन रोशन होगा, और तेरी आँख ख़राब तो तेरा सारा बदन तारीक होगा।

♍ जब तू ख़ैरात करे तो जो तेरा दायां हाथ करता है, उसे तेरा बायां हाथ ना जाने।

हज़रत ईसा (ए0)

زندگی بھر نشہ جس مے کا اتر ہی نہ سکے
ایسی مے ساقیہ **عوّض** کو پلائے رکھیئے

☆ مانگو تو تمہیں دیا جائیگا' ڈھونڈو تو پاؤ گے' دروازہ کھٹکھٹاؤ گے تو تمہارے واسطے کھولا جائیگا۔

☆ جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں' وہی تم بھی ان کے ساتھ کرو' کیونکہ سب نبیوں کی تعلیم یہی ہے اور خوشنودئ خدا تعالیٰ کا اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں۔

☆ بدن کا چراغ آنکھ ہے۔ پس اگر تیری آنکھ درست ہو تو تیرا سارا بدن روشن ہوگا۔ اور تیری آنکھ خراب ہو تو تیرا سارا بدن تاریک ہوگا۔

☆ جب تو خیرات کرے' تو جو تیرا دایاں ہاتھ کرتا ہے اسے تیرا بایاں ہاتھ نہ جانے۔

حضرت عیسیٰؑ

ग़ज़ल

अहबाब मुझसे अब वोह ही आँखें चुराये हैं
जिनके लिए चिराग़ लहू के जलाये हैं
वादा किया था आने का अब तक ना आ सके
हम उनके इन्तिज़ार में आँखें बिछाये हैं
जो ज़िन्दगी में ज़ुल्फ़ का साया ना दे सके
मरने के बाद वोह मेरे मरक़द पे आये हैं

♍ ख़न्दा रूई से पेश आना सबसे पहली नेकी है।

♍ कारख़ान–ए–क़ुदरत में फ़िक्र करना भी इबादत है।

♍ अदब बहतरीन कमालात और ख़ैरात अफ़ज़ल तरीन इबादत है।

♍ आदत पर ग़ालिब आना कमाले फ़ज़ीलत है।

हज़रत अली (ए०)

غـــــزل

احباب مجھ سے اب وہ ہی آنکھیں چرائے ہیں
جن کے لئے چراغ لہو کے جلائے ہیں
وعدہ کیا تھا آنے کا اب تک نہ آ سکے
ہم انکے انتظار میں آنکھیں بچھائے ہیں
جو زندگی میں زلف کا سایہ نہ دے سکے
مرنے کے بعد وہ میرے مرقد پہ آئے ہیں

☆ خندہ روئی سے پیش آنا سب سے پہلی نیکی ہے۔

☆ کارخانۂ قدرت میں فکر کرنا بھی عبادت ہے۔

☆ ادب بہترین کمالات اور خیرات افضل ترین عبادت ہے۔

☆ عادت پر غالب آنا کمالِ فضیلت ہے۔

حضرت علیؑ

ग़ज़ल

आज वोह देख रहे मुझको हैं अन्जाने से
क्या ख़ता हो गयी क्यों हो गये बैगाने से
तेरे मेकश है इन्हें जाम पिला दे साक़ी
हम तो पीते है किसी और ही पैमाने से
लैला मजनूँ की मुहब्बत में असर इतना था
आज भी बू–ए–वफ़ा आती है अफ़साने से
डूबने वाले को तसकीन सी हो जायेगी
पास मेरे चले आओ किसी बहाने से
देख ली हमने बहुत साक़ी तेरी दरया दिली
हम तो प्यासे चले आये तेरे मैख़ाने से
मुफ़्त में जान गयी शमा पे परवाने की
क्या मिला जल के ये पूछे कोई परवाने से
जाम दिखला के हमें किस लिए ललचाता है
हम को मय से है ग़रज़ और ना पैमाने से

غـــــــزل

آج وہ دیکھ رہے مجھکو ہیں انجانے سے
کیا خطا ہوگئی کیوں ہو گئے بیگانے سے
تیرے میکش ہیں انہیں جام پلا دے ساقی
ہم تو پیتے ہیں کسی اور ہی پیمانے سے
لیلیٰ مجنوں کی محبت میں اثر اتنا تھا
آج بھی بوئے وفا آتی ہے افسانے سے
ڈوبنے والے کو تسکین سی ہو جائیگی
پاس میرے چلے آؤ کسی بہانے سے
دیکھ لی ہم نے بہت ساقی تیری دریا دلی
ہم تو پیاسے چلے آئے تیرے میخانے سے
مفت میں جان گئی شمع پے پروانے کی
کیا ملا جل کے یہ پوچھے کوئی پروانے سے
جام دکھلا کے ہمیں کس لئے للچاتا ہے
ہم کو مے سے ہے غرض اور نہ پیمانے سے

ज़र्रे ज़र्रे की ज़बाँ पे है बपा आह व फ़ुग़ाँ
जाने क्या कह के सबा गुज़री है परवाने से
एक ही सीले जनूँ तुमको फ़ना कर देगा
मौजे तूफ़ान ना टकराना किसी दीवाने से
वक़्ते रूख़सत है मेरे पास चले भी आओ
क्या मिलेगा दिले बैताब को तडपाने से

♍ गुनाहों पर नादिम होना उनको मिटा देता है, और नेकियों पर मग़रूर होना उनको बर्बाद कर देता है।

♍ अक़्लमन्द हमेशा ग़म व फ़िक्र में मुबतला रहता है।

♍ सख़ावत के साथ एहसान रखना निहायत कमीनगी है।

♍ फ़ासिक़ की बुराई बयान करना ग़ीबत है।

♍ आदमी की क़ाबलियत ज़बान के नीचे पोशीदा है।

हज़रत अली (ए0)

ذرہ ذرہ کی زباں پہ ہے بپا آہ و فغاں
جانے کیا کہہ کے صبا گذری ہے پروانے سے
ایک ہی سیلِ جنوں تم کو فنا کردے گا
موجِ طوفان نہ ٹکرانا کسی دیوانے سے
وقتِ رخصت ہے میرے پاس چلے بھی آؤ
کیا ملے گا دلِ بیتاب کو تڑپانے سے

☆ گناہوں پر نادم ہونا ان کو مٹا دیتا ہے اور نیکیوں پر مغرور ہونا ان کو برباد کردیتا ہے۔

☆ عقلمند ہمیشہ غم وفکر میں مبتلا رہتا ہے۔

☆ سخاوت کے ساتھ احسان رکھنا نہایت کمینگی ہے۔

☆ فاسق کی برائی بیان کرنا غیبت ہے۔

☆ آدمی کی قابلیت زبان کے نیچے پوشیدہ ہے۔ حضرت علیؓ

शिया–सुन्नी इत्तिहाद

भाई भाई को लड़ाते हैं सियासत वाले
ख़ून आपस में कराते हैं सियासत वाले
हो गया ख़ून बहुत सस्ता मुसलमानों का
ख़ून से प्यास बुझाते हैं सियासत वाले
उनके दिल सख़्त हैं पत्थर के जिगर हैं उनके
आग गुलशन में लगाते हैं सियासत वाले
एक ही दीन है और एक ही क़ुरान उनका
हमको चक्कर में फंसाते हैं सियासत वाले
पहले तो आग को शोलों से हवा देते हैं
और फिर अश्क बहाते हैं सियासत वाले
मान लो बातें तुम ऐवज़ की गिरह बाँध लो तुम
हम को आपस में लड़ाते सियासत वाले

شیعہ سُنّی اتحاد

بھائی بھائی کو لڑاتے ہیں سیاست والے
خون آپس میں کراتے ہیں سیاست والے
ہو گیا خون بہت ستا مسلمانوں کا
خون سے پیاس بجھاتے ہیں سیاست والے
انکے دل سخت ہیں پتھر کے جگر ہیں انکے
آگ گلشن میں لگاتے ہیں سیاست والے
ایک ہی دین ہے اور اک ہی قرآن انکا
ہمکو چکر میں پھنساتے ہیں سیاست والے
پہلے تو آگ کو شعلوں سے ہوا دیتے ہیں
اور پھر اشک بہاتے ہیں سیاست والے
مان لو باتیں تم عوّض کی گرہ باندھ لو تم
ہم کو آپس میں لڑاتے ہیں سیاست والے

ग़ज़ल

जिस तरफ़ से गुज़र गये होंगे
वो नज़र में उतर गये होंगे
अश्क क्यों आ गये हैं आँखों में
राज़ ज़ाहिर वो कर गये होंगे
ऐ सबा छू ना उनकी ज़ुल्फ़ों को
उनके गेसू बिखर गये होंगे
मेरी बरबादियों का सुन के हाल
अश्क आँखों में भर गये होंगे
हमको कल तक तसल्लीयाँ दी थीं
आज वादा मुकर गये होंगे
देख कर उनको मेरे पहलू में
कितने चहरे उतर गये होंगे
नाम मिटता नहीं शहीदों का
ज़ाहिरी में वो मर गये होंगे

غـــــــزل

جس طرف سے گزر گئے ہونگے
وہ نظر میں اتر گئے ہونگے
اشک کیوں آگئے ہیں آنکھوں میں
راز ظاہر وہ کر گئے ہونگے
اے صبا چھو نہ انکی زلفوں کو
انکے گیسو بکھر گئے ہونگے
میری بربادیوں کا سن کے حال
اشک آنکھوں میں بھر گئے ہونگے
ہم کو کل تک تسلیاں دی تھیں
آج وعدہ مکر گئے ہونگے
دیکھ کر انکو میرے پہلو میں
کتنے چہرے اتر گئے ہونگے
نام مٹتا نہیں شہیدوں کا
ظاہری میں وہ مر گئے ہونگے

جا چکے عرش تک محمدؐ ہیں
یہ تو بس چاند پر گئے ہونگے
ذکر پھر چھڑ گیا ہے ماضی کا
نقش دل میں ابھر گئے ہونگے

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

☆ تجربے کبھی ختم نہیں ہوتے اور عقلمند وہ ہے جو ان میں ترقی کرتا رہے۔

☆ میزانِ اعمال کو خیرات کے وزن سے بھاری کرو۔

☆ شرافت عقل وادب سے ہے نہ کہ مال ونصب سے۔

☆ حرام کاموں سے نفس کو روکنا بھی صبر کی دوسری قسم ہے۔

☆ جس شخص کے دل میں جتنی زیادہ حرص ہوتی ہے' اس کو اللہ تعالیٰ پر اتنا ہی کم یقین ہوتا ہے۔

☆ مصیبت میں گھبرانا کمال درجہ کی مصیبت ہے۔ حضرت علیؑ

जा चुके अर्श तक मुहम्मद हैं
ये तो बस चाँद पर गये होंगे
ज़िक फिर छिड़ गया है साक़ी का
नक़्श दिल में उभर गये होंगे

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

♍ तजरबे कभी ख़त्म नहीं होते और अक़्लमन्द वोह है जो इनमें तरक़्क़ी करता रहे।

♍ मीज़ाने आमाल को ख़ैरात के वज़न से भारी करो।

♍ शराफ़त अक़्ल व अदब से है ना के माल व नसब से।

♍ हराम कामों से नफ़्स को रोकना भी सब्र की दूसरी क़िस्म है।

♍ जिस शख़्स के दिल में जितनी ज़्यादा हिरस होती है उसको अल्लाह तआला पर उतना ही कम यक़ीन होता है।

♍ मुसीबत में घबराना, कमाल दर्जे की मुसीबत है।

हज़रत अली (ए0)

ग़ज़ल

क़िस्सा–ए–ग़म सुना के देख लिया
मुझ को ज़ालिम रूला के देख लिया
ना हुई दूर तेरगी ग़म की
हमने दिल को जला के देख लिया
शोरे मातम हुआ जो मय्यत पर
उसने आँचल उठा के देख लिया
अपनी दीवनगी पे ऐ ऐवज़
सारा आलम हंसा के देख लिया

http://www.kitaabghar.com

غــــــــــزل

قصّۂ غم سنا کے دیکھ لیا
مجھ کو ظالم رُلا کے دیکھ لیا
نہ ہوئی دور تیرگی غم کی
ہم نے دل کو جلا کے دیکھ لیا
شورِ ماتم ہوا جو میت پر
اس نے آنچل اٹھا کے دیکھ لیا
اپنی دیوانگی پے اے عوؔض
سارا عالم ہنسا کے دیکھ لیا

کتاب گھر کی پیشکش

इलेकशन क़रीब है

हिन्दुओं का राम राम इलेकशन क़रीब है
ओर मुसलमान का सलाम इलेकशन क़रीब है
नेता जो गुम पड़े थे गुज़िश्ता चुनाव से
करने लगे सलाम इलेकशन क़रीब है
बंगलों में अपने चैन से रहते थे रात दिन
अब फिर रहे हैं आम इलेकशन क़रीब है
मज़दूर और किसान का आने लगा ख़्याल
बटने लगे हैं दाम इलेकशन क़रीब है
पानी के नल लगे हैं देहातों में जा बजा
वल्लाह इन्तिज़ाम इलेकशन क़रीब है
चन्द रोज़ में ही देखना चीज़ों के दोस्तों
घटने लगेंगे दाम इलेकशन क़रीब है
घी तेल गुड़ चने के ज़ख़ीरे ख़ुदा की शान
खुल जायेंगे तमाम इलेकशन क़रीब है

الیکشن قریب ہے

ہندوؤں کو رام رام الیکشن قریب ہے
اور مسلمان کو سلام الیکشن قریب ہے
نیتا جو گم پڑے تھے گزشتہ چناؤ سے
کرنے لگے سلام الیکشن قریب ہے
بنگلوں میں اپنے چین سے رہتے تھے رات دن
اب پھر رہے ہیں عام الیکشن قریب ہے
مزدور اور کسان کا آنے لگا خیال
بٹنے لگے ہیں دام الیکشن قریب ہے
پانی کے نل لگے ہیں دیہاتوں میں جا بجا
واللہ انتظام الیکشن قریب ہے
چند روز میں ہی دیکھنا چیزوں کے دوستوں
گھٹنے لگیں گے دام الیکشن قریب ہے
گھی تیل گڑ چنے ذخیرے خدا کی شان
کھل جائینگے تمام الیکشن قریب ہے

देहली की शाम

याद देहली की वो अब तक शाम है
याद मुझको उसका वोह अंजाम है
बस से उतरी एक हसीना गुल बदन
देखने में थी बहुत तक़्वा शिकन
उसके चेहरे पर ग़ज़ब का था शबाब
रंग ऐसा था के जैसे हो गुलाब
कितना उसमें था बताऊँ बाँकपन
सादगी में भी क़यामत की फबन
चाल में नागिन को शरमाती हुई
हर क़दम पे पैच व बल खाती हुई
रूख़ पे बूँदे थीं पसीने की पड़ी
जैसे कोई मोतियों की हो लड़ी
सीना–ए–नाजुक पे हल्का सा उभार
नरगिसी आँखे थी उनमें था ख़ुमार

دھلی کی شام

یاد دہلی کی وہ اب تک شام ہے
یاد مجھکو اس کا وہ انجام ہے
بس سے اتری اک حسینہ گل بدن
دیکھنے میں تھی بہت تقویٰ شکن
اسکے چہرے پر غضب کا تھا شباب
رنگ ایسا تھا کہ جیسے ہو گلاب
کتنا اس میں تھا بتاؤں بانکپن
سادگی میں بھی قیامت کی پھبن
چال میں ناگن کو شرماتی ہوئی
ہر قدم پے پیچ و بل کھاتی ہوئی
رخ پہ بوندیں تھیں پسینے کی پڑی
جیسے کوئی موتیوں کی ہو لڑی
سینۂ نازک پہ ہلکا سا ابھار
نرگسیں آنکھیں تھیں ان میں تھا خمار

मैं चला पीछे तो शरमाने लगी
और अपनी ज़ुल्फ़ सुलझाने लगी
ज़ुल्फ़ सुलझा कर यकायक रूक गयी
देख कर मुझको वो यूँ कहने लगी
उसका बस इतना सा जुमला याद है
कहिये भाई जान क्या इरशाद है
कह कर भाई जान वो कुछ खो गई
शर्म से गर्दन मेरी ख़म हो गयी
मेरा दिल व दिमाग़ था चकरा गया
मेरे माथे पर पसीना आ गया
दिलरूबा ऐवज़ जिसे समझे थे तुम
एक बहन को बेसवा समझे थे तुम

میں چلا پیچھے تو شرمانے لگی
اور اپنی زُلف سلجھانے لگی
زُلف سلجھا کر یکایک رک گئی
دیکھ کر مجھ کو وہ یوں کہنے لگی
اس کا بس اتنا سا جملہ یاد ہے
کہیے بھائی جان کیا ارشاد ہے
کہہ کے بھائی جان وہ کچھ کھو گئی
شرم سے گردن میری خم ہو گئی
میرا دل و دماغ تھا چکرا گیا
میرے ماتھے پر پسینہ آ گیا
دل رُبا **عوض** جسے سمجھے تھے تم
ایک بہن کو بیسوا سمجھے تھے تم

گریجویٹ بے روزگار

بی۰اے۰ کیا تھا شوق سے میں نے میں نوکر ہو جاؤنگا
پہنا کروں گا کوٹ پینٹ میں جب افسر ہو جاؤنگا
ساتھ میرے چپراسی ہوگا اور ایک بنگلہ پاؤنگا
خوب ملے گی جس میں رشوت ایسی سروس پاؤنگا
بنوں کلکٹر بنوں داروغہ یا جج ہی بن جاؤں میں
ان میں کون سی سروس کرلوں جس میں رشوت پاؤں میں
روزگار دفتر میں جاکر اپنا نام لکھوایا تھا
ان کا پروانہ لیکر میں انٹر ویو دے آیا تھا
اس امنگ کے اندر جاکر اپنا نام لکھوایا تھا
سو کا میں ایک نوٹ بھی انکو رشوت میں دے آیا تھا
انٹر ویو میں جاکر دیکھا لاکھوں ہی دیوانے تھے
میرے سے بھی قابل ان میں کتنے ہی پروانے تھے
نہ سروس ملنی تھی مجھکو اور نہ انکو دینی تھی
جو تھی میرے دل کی خواہش وہ نہ پوری ہونی تھی

ग्रेजुएट बेरोज़गार

बी0 ए0 किया था शोक से मैंने मैं नौकर हो जाऊँगा
पहना करूँगा कोट पेन्ट मैं जब अफ़सर हो जाऊँगा
साथ मेरे एक चपरासी होगा और एक बँगला पाऊँगा
ख़ूब मिलेगी जिसमें रिशवत ऐसी सर्विस पाऊँगा
बनूँ कलक्टर बनूँ दरोग़ा या जज ही बन जाऊँ मैं
इनमें से कौन सी सर्विस करलूँ जिसमें रिशवत पाऊँ मैं
रोज़गार दफ़्तर में जाकर अपना नाम लिखवाया था
उनका परवाना लेकर मैं इन्टरव्यू दे आया था
इसी उमंग के अन्दर जाकर अपना नाम लिखवाया था
सौ का मैं एक नोट भी उनको रिशवत में दे आया था
इन्टरव्यू में जाकर देखा लाखों ही दीवाने थे
मेरे से भी क़ाबिल इनमें कितने ही परवाने थे
ना सर्विस मिलनी थी मुझको और ना उनको देनी थी
जो थी मेरे दिल की ख़्वाहिश वो ना पूरी होनी थी

इसी सोच में डूब रहा था नज़र पड़ी इश्तिहारों पर
चेचक बताओ हज़ार मिलेंगे लिखा था दीवारों पर
आकर मैंने घर अपने सोचा सर्विस मैं क्या पाऊँगा
चेचक अपने बदन पे पैदा करके अब दिखलाऊँगा
एक पेड़ पर कुछ थे मकोड़े उनसे जा टकराया
डालकर अपने जिस्म पे धापड़ घर को वापस आया
आकर अपनी माँ से बोला चेचक मेरे निकली है
जल्दी जाकर ख़बर करो तुम मोटी चेचक निकली है
दौड़ी दौड़ी अम्मां पहुंची बातें सब कह आयीं वोह
और साथ में एक डाक्टर को भी अपने लायीं वोह
बोला डाक्टर हज़ार मिलेंगे परसों को ले जाना तुम
आयेंगे हम मुआयना करने अब ना कुछ पछताना तुम
आये जब वो मुआयना करने दाने सब मुरझाये थे
बोला डाक्टर धोका देने को क्या हम ही पाये थे

اسی سوچ میں ڈوب رہا تھا نظر پڑی اشتہاروں پر
چیچک بتاؤ ہزار ملیں گے لکھا تھا دیواروں پر
آ کر میں نے گھر اپنے سوچا سروس میں کیا پاؤنگا
چیچک اپنے بدن میں پیدا کرکے اب دکھلاؤنگا
ایک پیڑ پر کچھ تھے مکوڑے انسے جا ٹکرایا
ڈالکر اپنے جسم پے دھاپڑ گھر کو واپس آیا
آ کر اپنی ماں سے بولا چیچک میری نکلی ہے
جلدی جاکر خبر کرو تم موٹی چیچک نکلی ہے
دوڑی دوڑی اماں پہونچی باتیں سب کہہ آئی وہ
اور ساتھ میں ایک ڈاکٹر کو بھی اپنے لائی وہ
بولا ڈاکٹر ہزار ملیں گے پرسوں کو لے جا نا تم
آئینگے ہم معائنہ کرنے اب نہ کچھ پچھتانا تم
آئے جب وہ معائنہ کرنے دانے سب مرجھائے تھے
بولا ڈاکٹر دھوکا دینے کو کیا ہم ہی پائے تھے

اب نہ دھوکا دونگا تم کو کوئی راہ بتلا دو تم
آدھے لے لو آدھے دے دو کچھ نہ کچھ دلوادو تم
بولا ڈاکٹر اس کا معائنہ کیسے اب میں کراؤنگا
آنے والے ہیں جو افسر انکو کیا دکھلاؤنگا
عوضؔ کی تم بات کو مانو ورنہ تم پچھتاؤ گے
ہاتھ میں ہے گر کوئی ہنر تو اچھی سروس پاؤ گے

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

☆ جو شخص چھوٹی مصیبتوں کو بڑا سمجھتا ہے' خدا تعالیٰ اس کو بڑی مصیبتوں میں مبتلا کرتا ہے۔

☆ جو شخص اپنا بھید رکھنے سے عاجز ہوتا ہے' وہ دوسروں کا راز محفوظ رکھنے سے نہایت عاجز ہوگا۔

☆ جب تک کسی شخص سے بات چیت نہ ہو' اسے حقیر نہ سمجھ۔

حضرت علیؑ

अब ना धोका दूँगा तुमको कोई राह बतला दो तुम
आधे ले लो आधे दे दो कुछ ना कुछ दिलवा दो तुम
बोला डाक्टर इस का मुआयना कैसे अब मैं कराऊँगा
आने वाले है जो अफ़सर उनको क्या दिखलाऊँगा
ऐवज़ की तुम बात को मानो वरना तुम पछताओगे
हाथ में है गर कोई हुनर तो अच्छी सर्विस पाओगे

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

♎ जो शख़्स छोटी मुसीबतों को बडा समझता है ख़ुदा तआला उसको बडी मुसीबतों में मुबतला कर देता है।

♎ जो शख़्स अपना भेद महफ़ूज़ रखने से आजिज़ होता है, वोह दूसरों को राज़ महफ़ूज़ रखने से निहायत आजिज़ होगा।

♎ जब तक किसी शख़्स से बातचीत ना हो उसे हक़ीर ना समझ।

हज़रत अली (ए0)

नज़्म

वज़ीरे आज़म हिन्द इज़्ज़त मआब इन्दिरा गाँधी की पार्टी कांग्रेस आई का ख़ातिमा

आओ सुनाऊँ एक कहानी
भारत में थी एक महारानी
इसके थे दो राज दुलारे
छोटा उनमें तेज़ बहुत था
छोटे से कुछ प्यार था ज़्यादा
पढ़ा लिखा कुछ ख़ास नहीं था
कालिज में था मौज उड़ाता
कारों का शौक़ीन बहुत था
माता उस की थी महारानी
मैं भी अब महाराज बनूँगा
नस बन्दी क़ानून बनाया
लूट मची बस्ती बस्ती

ये कहानी है नहीं पुरानी
भारत में थी एक महारानी
इसके थे दो राज दुलारे
राम बनूँ मैं शौक़ बहुत था
फ़ितरत का था यही तक़ाज़ा
इन्टर तक भी पास नहीं था
लड़कों पर था धौंस जमाता
तबियत का रंगीन बहुत था
उसने भी यह मन में ठानी
जनता पर मैं राज करूँगा
उस पर पूरा ज़ोर लगाया
जीवन महँगा जानें सस्ती

نظم

وزیراعظم ہندعزت مآب اندرا گاندھی کی پارٹی کا خاتمہ

آؤ سناؤں ایک کہانی
بھارت میں تھی ایک مہارانی
اس کے تھے دو راج دلارے
چھوٹا ان میں تیز بہت تھا
چھوٹے سے کچھ پیار تھا زیادہ
پڑھا لکھا کچھ خاص نہیں تھا
کالج میں تھا موج اڑاتا
کاروں کا شوقین بہت تھا
ماتا اس کی تھی مہارانی
میں بھی اب مہاراج بنوں گا
نس بندی قانون بنایا
لوٹ مچی بستی بستی

یہ کہانی ہے نہیں پرانی
بہت عقل مند بہت ہی سیانی
ماں کے تھے وہ آنکھ کے تارے
رام بنو یہ شوق بہت تھا
فطرت کا تھا یہ ہی تقاضا
انٹر تک بھی پاس نہیں تھا
لڑکوں پر تھا دھونس جماتا
طبیعت کا رنگین بہت تھا
اس نے بھی یہ من میں ٹھانی
جنتا پر میں راج کروں گا
اس پر پورا زور لگایا
جیون مہنگا جانیں سستی

हर बस्ती में चोर थे काफ़ी
लूट रहे थे सब व्यापारी

चारों तरफ़ था खौफ़ का साया
दहशत का माहौल था छाया

सब के मुँह पर कुफ़्ल लगे थे
जो बोले जैलों में सड़े थे

सैंसर, गोली, लाठी, मीसा
इस चक्की में सब को पीसा

ऐसी घटा देश पे छाई
माँग रहा था देश दुहाई

आई नस बन्दी की आँधी
उसमें उड़ गयी इन्दिरा गाँधी

अब जनता के रहबर सुन लो
ध्यान से मेरी बातें सुन लो

जनता का अहसान है तुम पर
जनता का इनाम है तुम पर

जनता को तुम भूल ना जाना
मस्ती में ग़म भूल ना जाना

कोई ग़लत तुम काम ना करना
जनता को बदनाम ना करना

जनता के गर काम करोगे
ऊँचा अपना नाम करोगे

हर दम तुम होशियार ही रहना
चौकस और तैयार ही रहना

याद रखो जम्हूर की आँधी
जिसमें उड़ गयी इन्दिरा गाँधी

ہر بستی میں چور تھے کافی
لوٹ رہے تھے سب بیوپاری

چاروں طرف تھا خوف کا سایا
وحشت کا ماحول تھا چھایا

سب کے منہ پر قفل لگے تھے
جو بولے جیلوں میں سڑے تھے

سینسر گولی لاٹھی میسا
اس چکی میں سب کو پیسا

ایسی گھٹا تھی دیش پہ چھائی
مانگ رہا تھا دیش دہائی

آئی نس بندی کی آندھی
س میں اڑ گئی اندرا گاندھی

اب جنتا کے رہبر سن لیں
دھیان سے میری باتیں سن لیں

جنتا کا احسان ہے تم پر
جنتا کا انعام ہے تم پر

جنتا کو تم بھول نہ جانا
مستی میں غم بھول نہ جانا

کوئی غلط کام نہ کرنا
جنتا کو بدنام نہ کرنا

جنتا کے گر کام کروگے
اونچا اپنا نام کروگے

ہر دم تم ہوشیار ہی رہنا
چوکس اور تیار ہی رہنا

یاد رکھو جمہور کی آندھی
جس میں اڑ گئی اندرا گاندھی

नज़्म

मुरारजी देसाई वज़ीरे आज़म हिन्द से मुतास्सिर होकर होकर

एगज़ीमा का भी एक बीमार मेरे पास आया
अपनी तकलीफ़ बताने वो मेरे पास आया
मैं हूँ बीमार बहुत मुझ पर रहम हो जाये
आपकी मुझ पर अगर नज़रे करम हो जाये
ना तो पैसा है मेरे पास बहुत मुफ़लिस हूँ
हूँ क़र्ज़दार बहुत और बहुत मुफ़लिस हूँ
उसकी बातों से मेरे दिल पर असर ऐसा हुआ
सोचता ही रहा कुछ देर असर ऐसा हुआ
अब भी हर क़ौम में मुफ़लिस भी हैं नादारी है
कौन कहता है के अब हर तरफ़ ख़ुशहाली है
इतने में मेरी नज़र पड़ गयी अख़बारों पर
मर्ज़ के उसकी दवा लिखी थी अख़बारों पर

نظم

مرارجی ڈیسائی وزیراعظم ہند کے خیالات سے متاثر ہوکر

ایگزیمے کا بھی اک بیمار میرے پاس آیا
اپنی تکلیف بتانے وہ میرے پاس آیا
میں ہوں بیمار بہت مجھ پر رحم ہو جائے
آپ کی مجھ پر اگر نظر کرم ہو جائے
نہ تو پیسہ ہے میرے پاس بہت مفلس ہوں
ہوں قرضدار بہت اور بہت مفلس ہوں
اس کی باتوں سے میرے دل پر اثر ایسا ہوا
سوچتا ہی رہا کچھ دیر اثر ایسا ہوا
اب بھی ہر قوم میں مفلس بھی ہیں ناداری ہے
کون کہتا کہ اب ہر طرف خوشحالی ہے
اتنے میں میری نظر پڑ گئی اخباروں پر
مرض کے اس کی دوا لکھی تھی اخباروں پر

मैंने ये अर्ज़ की अब किस लिए घबराता है
तेरे पीने के लिए आबे हयात आता है
उसने की अर्ज़ के ये आबे हयात है क्या चीज़
जल्द बताओ मुझे आबे हयात है क्या चीज़
सारे मरज़ों की दवा आपके पेशाब में है
तेरे मर्ज़ की दवा भी इसी पेशाब में है
अब ना बीमार रहेगा ना बीमारी होगी
दूर इस देश से अब सारी बीमारी होगी
चर्चे हैं इस के बहुत आजकल अख़बारों में
ख़ुशियों की धूम मची आज है बीमारों में
पहले ही दौर में बीमारी मिटा डाली है
दूसरे दौर में बेकारी की तैयारी है
सुन के तक़रीर मेरी चल दिये बीमार मियाँ
और ऐवज़ खडे करते रहे तक़रीर वहाँ

میں نے یہ عرض کی اب کس لئے گھبراتا ہے
تیرے پینے کے لئے آبِ حیات آتا ہے
اس نے کی عرض کہ یہ آب حیات ہے کیا چیز
جلد بتلاؤ مجھے آب حیات ہے کیا چیز
سارے مرضوں کے دوا آپکے پیشاب میں ہے
تیرے مرض کی دوا بھی ایسی پیشاب میں ہے
اب نہ بیمار رہیگا نہ بیماری ہوگی
دور اس دیش سے اب ساری بیماری ہوگی
چرچے اس کے ہیں بہت آجکل اخباروں میں
خوشیوں کی دھوم مچی آج ہے بیماروں میں
پہلے ہی دور میں بیماری مٹا ڈالی ہے
دوسرے دور میں بیکاری کی تیاری ہے
سنکے تقریر میری چل دئے بیمار میاں
اور عوؔض کھڑے کرتے رہے تقریر وہاں

नज़्म

जनता पार्टी का ख़ातिमा

आओ सुनाऊँ एक कहानी
ये कहानी है नहीं पुरानी
भारत में थे चार दीवाने
दावँ पेंच में बड़े ही सियाने
झूठा नारा एक लगाया
देश बचाओ संजय आया
उनमें हुई जब ख़ूब लड़ाई
नोबत इस्तीफ़ों तक आई
जम्हूर की ऐसी आँधी आई
जिसमें उड़ गये चरण सिंह भाई

نظم

جنتا پارٹی کا خاتمہ

آؤ سناؤں ایک کہانی
یہ ہے کہانی نہیں پُرانی
بھارت میں تھے چار دیوانے
داؤ پیچ میں بڑے ہی سیانے
جھوٹا نعرہ ایک لگایا
دیش بچاؤ سنجے آیا
ان میں ہوئی جب خوب لڑائی
نوبت استعفوں تک آئی
جمہور کی ایسی آندھی آئی
جس میں اڑ گئے چرن سنگھ بھائی

نظم

نائب وزیراعظم ہند کی شان میں ایک نظم جو کہ انکے جلسے میں ان کو پیش کی گئی

اے ہردل عزیز لیڈر دیوی لال جی عالی مزاج
آپ نے رکھی پارٹی کی سخت ترین منزل میں لاج
ہریانہ میں نقشہ الیکشن کا بدل کر رکھ دیا
ہر سر مغرور کو ٹھوکر سے کچل کر رکھ دیا
عزم کو تیرے جہاں میں اب دبا سکتا ہے کون
سوچ رکھا ہے جو تونے وہ مٹا سکتا ہے کون
دور حاضر کی سیاست ہے نگاہوں میں تیری
مرحلہ مشکل نہیں کوئی بھی راہوں میں تیری
تیرا ثانی ہند میں اب کوئی ہو سکتا نہیں
تجھ سے افضل ہند میں اب کوئی ہو سکتا نہیں
نامرادی تیری ہمت نے کبھی دیکھی نہیں
ہے شجاعت پہ تیرے نازاں وطن کی سرزمیں
اس غریب اردو کا بھی اب تجھ کو رکھنا ہے خیال
کوئی ایسا اب نظر آتا نہیں پرسانِ حال

नज़्म

नायब वज़ीरे आज़म हिन्द की शान में एक नज़्म जो के उनके जलसे में उनको पेश की गई

ऐ हरदिल अज़ीज़ लीडर देवीलाल जी आली मिज़ाज
आपने रखी पार्टी की सख़्त तरीन मज़िंल में लाज
हरियाणा में नक़्शा इलेकशन का बदलकर रख दिया
हर सरे मग़रूर ठोकर से कुचल कर रख दिया
अज़्म को तेरे जहाँ में अब दबा सकता है कौन
सोच रखा है जो तूने वो मिटा सकता है कौन
दोरे हाज़िर की सियासत है निगाहों में तेरी
मरहला मुश्किल नहीं कोई भी राहों में तेरी
तेरा सानी हिन्द में अब कोई हो सकता नहीं
तुझ से अफ़ज़ल हिन्द में अब कोई हो सकता नहीं
ना मुरादी तेरी हिम्मत में कभी देखी नहीं
है शुजाअत पे तेरे नाज़ाँ वतन की सरज़मीन
इस ग़रीब उर्दू का भी अब तुझको रखना है ख़्याल
कोई इसका अब नज़र आता नहीं पुरसाने हाल

آج تک وعدے ہی وعدے سب نے اس سے ہیں کئے
اور جھوٹے ہی سہارے سب نے اس کو ہے دیئے
آپ سے اچھا کسانوں کا کوئی لیڈر نہیں
ہند میں اب آپ سے اچھا کوئی لیڈر نہیں
دیش کی نظریں لگی ہیں صرف تیرے کام پر
ہیں بہت امیدیں وابستہ تمہارے نام پر
اب سیاست میں بھی اونچا نام کرنا ہے تجھے
اور جنتا کے لئے کچھ کام کرنا ہے تجھے
دو فدائی آپ کے ہیں جنکی مشکل ہے نظیر
ایک ہیں ورما ویرندر اور دوسرے بابو بشیر
اپنے ان نیتاؤں سے کچھ عرض کرنا ہے مجھے
جنتا کیوں تم سے ہے بدظن عرض کرنا ہے مجھے
چند دنوں تک بھی حکومت تم چلا پائے نہیں
اپنے اپنے ہم خیالوں کو ملا پائے نہیں

आज तक वादे ही वादे सबने इससे हैं किये
और झूठे ही सहारे सबने इसको हैं दिये
आप से अच्छा किसानों का कोई लीडर नहीं
हिन्द में आपसे अच्छा कोई लीडर नहीं
देश की नज़रें लगी हैं सिर्फ़ तेरे काम पर
हैं बहुत उम्मीदें वाबस्ता तुम्हारे नाम पर
अब सियासत में भी ऊँचा नाम करना है तुझे
और जनता के लिए कुछ काम करना है तुझे
दो फ़िदाई आपके हैं जिनकी मुशकिल है नज़ीर
एक हैं वर्मा विरेन्द्र दूसरे बाबू बशीर
अपने इन नेताओं से कुछ अर्ज़ करना है मुझे
जनता क्यों तुमसे है बदज़न अर्ज़ करना है मुझे
चन्द दिनों तक भी हुकुमत तुम चला पाये नहीं
अपने अपने हम ख़्यालों को मिला पाये नहीं

گر الیکشن جیتنا ہے سب کے سب مل جایئے
چھوڑ کے آپس کے جھگڑے ایک سب ہو جایئے
گر یہی حالت رہی تو ایک نہ سیٹ پاؤ گے
رفتہ رفتہ خاک میں ملا جاؤ گے مٹ جاؤ گے
کچھ غریبوں کے لئے بھی کام کرنا ہے تجھے
ہند میں اب اپنا اونچا نام کرنا ہے تجھے
اقلیتوں کا آپ سے اچھا کوئی لیڈر نہیں
ہند میں اب آپ سے اچھا کوئی لیڈر نہیں
جنتا کی آنکھوں کے تارے ایک دن بن جاؤ گے
آپ وزیر اعظم ہند ایک دن بن جاؤ گے
تھی جو **عوض** کی تمنا آج پوری ہو گئی
آپ کی آمد سے دل کی بات پوری ہو گئی

गर इलेक्शन जीतना है सब के सब लि जाइये
छोड़ के आपस के झगडे एक सब हो जाइये
गर यही हालत रही तो एक ना सीट पाऊगे
रफ़्ता रफ़्ता ख़ाक में मिल जाऊगे मिट जाऊगे
कुछ ग़रीबों के लिये भी काम करना है तुझे
हिन्द में अब अपना ऊँचा नाम करना है तुझे
अक़लियतों का आपसे अच्छा कोई लीडर नहीं
हिन्द में अब आपसे अच्छा कोई लीडर नहीं
जनता की आँखों के तारे एक दिन बन जाऊगे
आप वज़ीरे आज़मे हिन्द एक दिन बन जाऊगे
थी जो ऐवज़ की तमन्ना आज पूरी हो गयी
आपके आने से दिल की बात पूरी हो गयी

मुसद्दस

एक वज़ीर से मुलाक़ात

हाथ जोडे हुये एक नेता पेरे पास आये
कैसी तक़दीर तेरी नेता मेरे पास आये
मिलना दुशवार था जिनका वो मेरे पास आये
सोफ़ा नशीन वज़ीर आज मेरे पास आये

धोका देने के लिए हमको चले आये हो
किस तरह कैसे बना लें तुम्हें अपना रहबर

भूके अवाम थे उस वक़्त कहाँ ग़ायब थे
गुन्दुम मिलता ना था उस वक़्त कहाँ ग़ायब थे
बिजली जलती ना थी उस वक़्त कहाँ ग़ायब थे
जीना दुशवार थी उस वक़्त कहाँ ग़ायब थे

आज किस मुहँ से मेरे पास चले आये हो
किस तरह कैसे बना लें तुम्हें अपना रहबर

مسدّس

ایک وزیر سے ملاقات

ہاتھ جوڑے ہوئے ایک نیتا میرے پاس آئے
کیسی تقدیر میری نیتا میرے پاس آئے
ملنا دشوار تھا جن کا وہ میرے پاس آئے
صوفہ نشین وزیر آج میرے پاس آئے

دھوکہ دینے کے لئے ہم کو چلے آئے ہو
کس طرح کیسے بنالیں تمہیں اپنا رہبر

بھوکے عوام تھے اس وقت کہاں غائب تھے
گندم ملتا نہ تھا اس وقت کہاں غائب تھے
بجلی جلتی نہ تھی اس وقت کہاں غائب تھے
جینا دشوار تھا اس وقت کہاں غائب تھے

آج کس منھ سے میرے پاس چلے آئے ہو
کس طرح کیسے بنالیں تمہیں اپنا رہبر

بنگلے میں آپ رہا کرتے تھے آرام کے ساتھ
بنگلے میں آپ پڑے سوتے تھے آرام کے ساتھ
زندگی کاٹ رہے تھے بڑے آرام کے ساتھ
جام پے جام چڑھاتے تھے تم آرام کے ساتھ

آج اس دور میں کیوں آپ چلے آئے ہو
کس طرح کیسے بنالیں تمہیں اپنا رہبر

آج عوام کو کیوں یاد کیا ہے تم نے
آج مزدوروں کو کیوں یاد کیا ہے تم نے
آج غریبوں کو کیوں یاد کیا ہے تم نے
آج کسانوں کو کیوں یاد کیا ہے تم نے

سن نے عوام کے غم آج چلے آئے ہو
کس طرح کیسے بنالیں تمہیں اپنا رہبر

کتاب گھر کی پیشکش

बंगले में आप रहा करते थे आराम के साथ
बंगले में आप पड़े सोते थे बड़े आराम के साथ
ज़िन्दगी काट रहे थे बड़े आराम के साथ
जाम पे जाम चढ़ाते थे तुम आराम के साथ

आज इस दौर में क्यों आप चले आये हो
किस तरह कैसे बना लें तुम्हें अपना रहबर

आज अवाम को क्यों याद किया है तुमने
आज मज़दूरों को क्यों याद किया है तुमने
आज ग़रीबों को क्यों याद किया है तुमने
आज किसानों को क्यों याद किया है तुमने

सुनने अवाम के ग़म आज चले आये हो
किस तरह कैसे बना लें तुम्हें अपना रहबर

http://www.kitaabghar.com

خوب غریبوں کو امیر بنایا تم نے
خوب مزدوروں کو امیر بنایا تم نے
خوب کسانوں کو امیر بنایا تم نے
خوب عوام کو امیر بنایا تم نے

بننے کو اور امیر آج چلے آئے ہو
کس طرح کیسے بنالیں تمہیں اپنا رہبر

ہم پہ تم رحم کرو ہم کو صرف جینے دو
ہم کو رہنے دو غریب ہم کو صرف جینے دو
سن لی تقریر بہت ہم کو صرف جینے دو
ہم نہیں ہوتے امیر ہم کو صرف جینے دو

اور کیوں ٹیکس لگانے کو چلے آئے ہو
کس طرح کیسے بنالیں تمہیں اپنا رہبر

ख़ूब ग़रीबों को अमीर बनाया तुमने
ख़ूब मज़दूरों को अमीर बनाया तुमने
ख़ूब किसानों को अमीर बनाया तुमने
ख़ूब अवाम को अमीर बनाया तुमने

बनने को और अमीर आज चले आये हो
किस तरह कैसे बना लें तुम्हें अपना रहबर

हम पे तुम रहम करो हमको सिर्फ़ जीने दो
हमको रहने दो ग़रीब हमको सिर्फ़ जीने दो
सुन ली तक़रीर बहुत हमको सिर्फ़ जीने दो
हम नहीं होते अमीर हमको सिर्फ़ जीने दो

और क्यों टैक्स लगाने को चले आये हो
किस तरह कैसे बना लें तुम्हें अपना रहबर

मुसद्दस

आज का दौर

आज के दौर का मैं हाल बताऊँगा तुम्हें
आज के दौर की मैं बात बताऊँगा तुम्हें
आज के दौरे तरक़्क़ी को दिखाऊँगा तुम्हें
आज के दौर के इन्सान से मिलाऊँगा तुम्हें

क्या यही दौरे तरक़्क़ी है बताओ तो ज़रा
कैसे इस दौर को हम दौरे तरक़्क़ी कह दें

आज के दौर में इन्सान की क़ीमत ही नहीं
आज के दौर में अख़लाक़ व मोहब्बत ही नहीं
आज के दौर में आँखों में मरव्वत ही नहीं
आज के दौर के इन्सान में मोहब्बत ही नहीं

क्या यही दौरे तरक़्क़ी है बताओं तो ज़रा
कैसे इस दौर को हम दौरे तरक़्क़ी कह दें

مسدّس

آج کا دور

آج کے دور کا میں حال سناؤں گا تمہیں
آج کے دور کی میں بات بتاؤں گا تمہیں
آج کے دور ترقی کو دکھاؤں گا تمہیں
آج کے دور کے انساں سے ملاؤں گا تمہیں

کیا یہی دور ترقی ہے بتاؤ تو ذرا
کیسے اس دور کو ہم دور ترقی کہدیں

آج کے دور میں انسان کی قیمت ہی نہیں
آج کے دور میں اخلاق و محبت ہی نہیں
آج کے دور میں آنکھوں میں مروت ہی نہیں
آج کے دور کے انساں میں محبت ہی نہیں

کیا یہی دور ترقی ہے بتاؤ تو ذرا
کیسے اس دور کو ہم دور ترقی کہدیں

اپنے ہی گھر کو لٹائیں یہ کوئی بات ہوئی
بھائی کو بھائی مٹائیں یہ کوئی بات ہوئی
گھر کو خود آگ لگائیں یہ کوئی بات ہوئی
اپنا ہی خون بہائیں یہ کوئی بات ہوئی

کیا یہی دور ترقی ہے بتاؤ تو ذرا
کیسے اس دور کو ہم دور ترقی کہدیں

برلا ٹاٹا نے زمانے میں ہوا پائی ہے
سوٹ پہنا ہے ہزاروں کا بندھی ٹائی ہے
بھوکے مزدور ہیں روٹی بھی نہیں کھائی ہے
بچے بیمار ہیں گھر میں نہیں ایک پائی ہے

کیا یہی دور ترقی ہے بتاؤ تو ذرا
کیسے اس دور کو ہم دور ترقی کہدیں

अपने ही घर को लुटायें यह कोई बात हुई
भाई को भाई मिटायें यह कोई बात हुई
घर को ख़ुद आग लगायें यह कोई बात हुई
अपना ही ख़ून बहायें यह कोई बात हुई

क्या यही दौरे तरक़्क़ी है बताओ तो ज़रा
कैसे इस दौर को हम दौरे तरक़्क़ी कह दें

बिरला टाटा ने ज़माने में हवा पाई है
सूट पहना है हज़ारों का बंधी टाई है
भूखे मज़दूर है रोटी भी नहीं खाई है
बच्चे बीमार हैं घर में नहीं एक पाई है

क्या यही दौरे तरक़्क़ी है बताओ तो ज़रा
कैसे इस दौर को हम दौरे तरक़्क़ी कह दें

آج رشوت نے بھی ایک شور مچا رکھا ہے
آج مہنگائی نے سر اونچا اٹھا رکھا ہے
آج مزدوروں کو سیٹھوں نے ستا رکھا ہے
ان غریبوں کو دن رات گھما رکھا ہے

کیا یہی دور ترقی ہے بتاؤ تو ذرا
کیسے اس دور کو ہم دور ترقی کہدیں

بے حیائی نے بھی رنگ اپنا جما رکھا ہے
آج کے حسن کو بازار بنا رکھا ہے
اصلی سرخی کو تو پوڈر سے چھپا رکھا ہے
پردہ داروں نے ہی پردے کو اٹھا رکھا ہے

کیا یہی دور ترقی ہے بتاؤ تو ذرا
کیسے اس دور کو ہم دور ترقی کہدیں

आज रिशवत ने भी एक शोर मचा रखा है
आज महँगाई ने सर ऊँचा उठा रखा है
आज मज़दूरों को सेठों ने सता रखा है
इन ग़रीबों को दिन रात घुमा रखा है

क्या यही दौरे तरक़्क़ी है बताओ तो ज़रा
कैसे इस दौर को हम दौरे तरक़्क़ी कह दें

बे हयाई ने भी रंग अपना जमा रखा है
आज के हुस्न को बाज़ार बना रखा है
असली सुरख़ी को तो पाउडर में छिपा रखा है
पर्देदारों ने ही पर्दे को उठा रखा है

क्या यही दौरे तरक़्क़ी है बताओ तो ज़रा
कैसे इस दौर को हम दौरे तरक़्क़ी कह दें

बात तो यह थी बुग्ज़ दिल से मिटाया जाता
हुस्न व अख़लाक़ के झन्डे को उठाया जाता
हिन्द से फ़िरक़ा परस्ती को भगाया जाता
अपने गुलशन को गुलिस्तान बनाया जाता

आज इन्सान में वो ज़ौक़े नज़र पैदा हो
जिससे इस दौर को हम दौरे तरक़्क़ी कहदें

आज इन्सान को इन्सान बनाना है हमें
रास्ता कौन सा अच्छा है बताना है हमें
हिन्द में एक हैं हम दुनिया को दिखाना है हमें
हिन्द से फ़िरक़ा परस्ती को भगाना है हमें

आज इन्सान में वो ज़ौक़े नज़र पैदा हो
जिससे इस दौर को हम दौरे तरक़्क़ी कह दें

بات تو یہ تھی بغض دل سے مٹایا جاتا
حسن و اخلاق کے جھنڈے کو اٹھایا جاتا
ہند سے فرقہ پرستی کو بھگایا جاتا
اپنے گلشن کو گلستان بنایا جاتا

آج انسان میں وہ ذوق نظر پیدا ہو
جس سے اس دور کو ہم دور ترقی کہدیں

آج انسان کو انسان بنانا ہے ہمیں
راستہ کون سا اچھا ہے بتانا ہے ہمیں
ہند میں ایک ہیں ہم دنیا کو دکھانا ہیں ہمیں
ہند سے فرقہ پرستی کو بھگانا ہے ہمیں

آج انسان میں وہ ذوق نظر پیدا ہو
جس سے اس دور کو ہم دور ترقی کہدیں

अज़्मे इन्साँ को जगाने के लिए आया हूँ
नाम ऐवज़ है बताने के लिए आया हूँ
दौरे माज़ी को भुलाने के लिए आया हूँ
हिन्द की शान बढ़ाने के लिए आया हूँ

आज इन्सान में वो ज़ौक़े नज़र पैदा हो
जिससे इस दौर को हम दौरे तरक़्क़ी कह दें

عزمِ انساں کو جگانے کے لئے آیا ہوں
نام عوض ہے بتانے کے لئے آیا ہوں
دورِ ماضی کو بھلانے کے لئے آیا ہوں
ہند کی شان بڑھانے کے لئے آیا ہوں

آج انسان میں وہ ذوق نظر پیدا ہو
جس سے اس دور کو ہم دور ترقی کہدیں

मुसद्दस

आज के लीडर

आज के लीडरों का हाल सुनाऊँगा तुम्हें
आज के लीडरों के राज़ बताऊँगा तुम्हें
आज के लीडरों की चाल सिखाऊँगा तुम्हें
आज के लीडरों के अज़्म दिखाऊँगा तुम्हें

आज के लीडरों को कुछ नहीं अवाम का ग़म
कहिये किस मुँह इन्हें देश का लीडर कहिये

झूठी तक़रीरों से एक जोश उठा रखा है
भूखे अवाम हैं ये शोर मचा रखा है
सबके हमदर्द हैं ये रोब जमा रखा है
झूठे वादों को दिमागों में बिठा रखा है

इनको पब्लिक का नहीं ग़म इन्हें है पेट का ग़म
कहिये किस मुँह से इन्हें देश के लीडर कहिये

مسدّس

آج کے لیڈر

آج کے لیڈروں کا حال سناؤں گا تمہیں
آج کے لیڈروں کے راز بتاؤں گا تمہیں
آج کے لیڈروں کی چال سکھاؤں گا تمہیں
آج کے لیڈروں کے عزم دکھاؤں گا تمہیں

آج کے لیڈروں کو کچھ نہیں عوام کا غم
کہیے کس منہ سے انہیں دیش کا لیڈر کہیے

جھوٹی تقریروں سے ایک جوش اٹھا رکھا ہے
بھوکے عوام ہیں یہ شور مچا رکھا ہے
سب کے ہمدرد ہیں یہ رعب جما رکھا ہے
جھوٹے وعدوں کو دماغوں میں بٹھا رکھا ہے

ان کو پبلک کا نہیں غم انہیں ہے پیٹ کا غم
کہیے کس منہ سے انہیں دیش کا لیڈر کہیے

لیڈری کرتے ہیں یہ تھانے میں جانے کے لئے
لیڈری کرتے یہ پیسہ کمانے کے لئے
کھدر یہ پہنتے ہیں رعب جمانے کے لئے
لیڈری کرتے ہیں ملزم کو چھڑانے کے لئے

انکو ملزم کی فکر ہے نہ ہے قانون کا غم
کہیے کس منہ سے انہیں دیش کا لیڈر کہیے

رشوت تہ کرکے تمہیں تھانے سے لے آیا ہوں
مانگے تھے چار سو دو سو انہیں کہہ آیا ہوں
لاؤ جلدی سے روپئے میں انہیں دے آیا ہوں
چوری تم خوب کرو انسے میں کہہ آیا ہوں

ان کو رشوت کی طلب ہے انہیں پیسہ کا ہے غم
کہیے کس منہ سے انہیں دیش کا لیڈر کہیے

लीडरी करते हैं ये थाने में जाने के लिए
लीडरी करते हैं ये पैसा कमाने के लिए
खद्दर ये पहनते है रोब जमाने के लिए
लीडरी करते हैं मुलज़िम को छुड़ाने के लिए

इनको मुलज़िम की फ़िकर है ना है क़ानून का ग़म
कहिये किस मुँह इन्हें देश का लीडर कहिये

रिशवत तय करके तुम्हें थाने से ले आया हूँ
मांगे थे चार सौ दो सौ उन्हें कह आया हूँ
लाओ जल्दी से रूपये मैं उन्हें दे आया हूँ
चोरी तुम ख़ूब करो मैं उनसे कह आया हूँ

इनको रिशवत की तलब है इन्हें पैसे का है ग़म
कहिये किस मुँह से इन्हें देश के लीडर कहिये

हर से कहते है मिनिस्टर का रिश्तेदार हूँ मैं
हर से कहते हैं राजीव का तरफ़दार हूँ मैं
हर से कहते है पब्लिक का वफ़ादार हूँ मैं
वोट देना मुझे तुम वोट का हक़दार हूँ मैं

इनको इन्दिरा का नहीं डर इन्हें है वोट का ग़म
कहिये किस मुँह से इन्हें देश का लीडर कहिये

अपने नेताओं के मअयार दिखाने के लिए
आया हूँ आज नज़्म अपनी सुनाने के लिए
नाम ऐवज़ है ज़माने को बताने के लिए
सोते नेताओं को आया हूँ जगाने के लिए

इनको इज़्ज़त की फ़िकर है ना है कुछ क़ौम का ग़म
कहिये किस मुँह से इन्हें देश के लीडर कहिये

ہر سے کہتے ہیں منسٹر کا رشتہ دار ہوں میں
ہر سے کہتے ہیں راجیو کا طرفدار ہو میں
ہر سے کہتے ہیں پبلک کا وفادار ہوں میں
ووٹ دینا مجھے تم ووٹ کا حقدار ہوں میں

ان کو اندرا کا نہیں ڈر انہیں ہے ووٹ کا غم
کہیے کس منہ سے انہیں دیش کا لیڈر کہیے

اپنے نیتاؤں کے معیار دکھانے کے لئے
آیا ہوں آج نظم اپنی سنانے کے لئے
نام **عوض** ہے زمانے کو بتانے کے لئے
سوتے نیتاؤں کو آیا ہوں جگانے کے لئے

انکو عزت کی فکر ہے نہ ہے کچھ قوم کا غم
کہیے کس منہ سے انہیں دیش کا لیڈر کہیے

मुसद्दस

बर्थ कन्ट्रोल

सात बच्चे हैं परेशान बना रखा है
आठवा पेट में है उसने डरा रखा है
लाऊँ खाने के लिए शोर मचा रखा है
बैगम साहिबा ने पीछा दबा रखा है

तेरी आमद का है डर मुझपे अब रहम करो
बर्थ कंट्रोल करो बर्थ कंट्रोल करो

खून से अपने किसे आज मोहब्बत है नहीं
अपनी औलाद से किसी शख़्स को उल्फ़त है नहीं
आज औलाद की किसी शख़्स को चाहत है नहीं
अपनी औलाद से किसी शख़्स को राहत है नहीं

आमदनी है मेरी कम मुझ पे अब रहम करो
बर्थ कंट्रोल करो बर्थ कंट्रोल करो

مسدّس

برتھ کنٹرول

سات بچے ہیں پریشان بنا رکھا ہے
آٹھواں پیٹ میں ہے اسنے ڈرا رکھا ہے
لاؤ کھانے کے لئے شور مچا رکھا ہے
بیگم صاحبہ نے میرا پیچھا دبا رکھا ہے

تیری آمد کا ہے ڈر مجھ پہ اب رحم کرو
برتھ کنٹرول کرو برتھ کنٹرول کرو

خون سے اپنے کسے آج محبت ہے نہیں
اپنی اولاد سے کسی شخص کو الفت ہے نہیں
آج اولاد کی کسی شخص کو چاہت ہے نہیں
اپنی اولاد سے کسی شخص کو راحت ہے نہیں

آمدنی ہے میری کم مجھ پہ اب رحم کرو
برتھ کنٹرول کرو برتھ کنٹرول کرو

आज मंहगाई ने सर ऊँचा उठा रखा है
आज मज़दूरों को सेठों ने सता रखा है
पैसे पैसे के लिए मुझको घुमा रखा है
क़र्ज़दारों ने मेरा पीछा दबा रखा है

पैसे पैसे से हूँ तंग मुझपे अब रहम करो
बर्थ कंट्रोल करो बर्थ कंट्रोल करो

कार एक लेनी है और बंगला बनाना है मुझे
गुड्डू गुड़िया को अभी बी. ए. कराना है मुझे
बैगम साहिबा को दुनिया में घुमाना है मुझे
ताज को देखकर फिर चाँद पे जाना है मुझे

ना हों मनसूबे ख़त्म मुझपे अब रहम करो
बर्थ कंट्रोल करो बर्थ कंट्रोल करो

آج مہنگائی نے سر اونچا اٹھا رکھا ہے
آج مزدوروں کو سیٹھوں نے ستا رکھا ہے
پیسے پیسے کے لئے مجھ کو گھما رکھا ہے
قرض داروں نے میرا پیچھا دبا رکھا ہے

پیسے پیسے سے ہوں تنگ مجھ پہ اب رحم کرو
برتھ کنٹرول کرو برتھ کنٹرول کرو

کار ایک لینی ہے اور بنگلہ بنانا ہے مجھے
گڈو گڑیا کو ابھی بی۔ اے۔ کرانا ہے مجھے
بیگم صاحبہ کو بھی دنیا میں گھمانا ہے مجھے
تاج کو دیکھ کر پھر چاند پے جانا ہے مجھے

نہ ہوں منصوبے ختم مجھ پہ اب رحم کرو
برتھ کنٹرول کرو برتھ کنٹرول کرو

बच्चों वालों तुम्हें आया हूँ जगाने के लिए
रास्ता तुमको मैं आया हूँ दिखाने के लिए
नाम ऐवज़ है ज़माने को बताने के लिए
आया हूँ आज नज़्म अपनी सुनाने के लिए

ज़्यादा औलाद है ग़म मुझपे अब रहम करो
बर्थ कंट्रोल करो बर्थ कंट्रोल करो

بچوں والوں تمہیں آیا ہوں جگانے کے لئے
راستہ تم کو میں آیا ہوں دکھانے کے لئے
نام عوؔض ہے زمانے کو بتانے کے لئے
آیا ہوں آج نظم اپنی سنانے کے لئے

زیادہ اولاد ہے غم مجھ پہ اب رحم کرو
برتھ کنٹرول کرو برتھ کنٹرول کرو

مسدّس

ایمر جنسی کی برکتیں

اندرا گاندھی کا میرے دیش پر احسان ہوا
میرے بھارت میں امرجنسی کا اعلان ہوا
سنکے اعلان یہ ہر فرد قدردان ہوا
خطرے کی گھڑیاں ٹلی جینے کا سامان ہوا

اندرا گاندھی کا میرے دیش پر احسان ہوا
میرے بھارت میں امرجنسی کا اعلان ہوا

رشوت خوری کو ہے بھارت سے بھگایا جس نے
قیمتیں تھیں جو بڑھیں انکو گرایا کس نے
غنڈہ گردی کو ہے بھارت سے بھگایا جس نے
کالا دھن جو تھا جمع اسکو دکھایا کس نے

اندرا گاندھی کا میرے دیش پر احسان ہوا
میرے بھارت میں امرجنسی کا اعلان ہوا

मुसद्दस

एमरजन्सी की बरकतें

इन्दिरा गाँधी का मेरे देश पर अहसान हुआ
मेरे भारत में एमरजन्सी का ऐलान हुआ
सुनके ये एलान हर फ़र्द क़द्रदान हुआ
ख़तरे की घड़िया टलीं जीने का सामान हुआ

इन्दिरा गाँधी का मेरे देश पर अहसान हुआ
मेरे भारत में एमरजन्सी का ऐलान हुआ

रिशवत ख़ौरी को है भारत से भगाया जिसने
क़ीमतें थीं जो बढ़ी उनको गिराया जिसने
गुन्डागर्दी को है भारत से भगाया जिसने
काला धन जो था जमा उसको दिखाया किसने

इन्दिरा गाँधी का मेरे देश पर अहसान हुआ
मेरे भारत में एमरजन्सी का ऐलान हुआ

زندہ رہنے کے اب آثار نظر آنے لگے
حکام بھی ہمیں بیدار نظر آنے لگے
اب کھلے ہمکو ہیں بازار نظر آنے لگے
مال میلوں میں اب تیار نظر آنے لگے

اندرا گاندھی کا میرے دیش پر احسان ہوا
میرے بھارت میں امرجنسی کا اعلان ہوا

دیش میں میرے اب خوشحالی ہی خوشحالی ہے
جس طرف دیکھئے دیوالی ہی دیوالی ہے
ہر طرف دیکھئے ہریالی ہی ہریالی ہے
اب تو چہروں پہ نظر آنے لگی لالی ہے

اندرا گاندھی کا میرے دیش پر احسان ہوا
میرے بھارت میں امرجنسی کا اعلان ہوا

ज़िन्दा रहने के अब आसार नज़र आने लगे
हुक्काम भी अब हमें बेदार नज़र आने लगे
अब खुले हमको हैं बाज़ार नज़र आने लगे
माल मीलों में अब तैयार नज़र आने लगे

इन्दिरा गाँधी का मेरे देश पर अहसान हुआ
मेरे भारत में एमरजन्सी का ऐलान हुआ

देश में अब मेरे ख़ुशहाली ही ख़ुशहाली है
जिस तरफ़ देखिये दीवाली ही दीवाली है
हर तरफ़ देखिये हरियाली ही हरियाली है
अब तो चहरों पे नज़र आने लगी लाली है

इन्दिरा गाँधी का मेरे देश पर अहसान हुआ
मेरे भारत में एमरजन्सी का ऐलान हुआ

تشنہ لب رندوں کو ہے جام پلایا کس نے
جو تھے غدار وطن انکو دبایا کس نے
خون مزدوروں کا پینے سے بچایا کس نے
بینکوں سے قرض مزدوروں کو دلایا کس نے

اندرا گاندھی کا میرے دیش پر احسان ہوا
میرے بھارت میں امرجنسی کا اعلان ہوا

آزادی انگریزوں سے ہم کو دلائی کس نے
دیش کی بگڑی ہوئی بات بنائی کس نے
سوئے انسانوں کی تقدیر جگائی کس نے
آبرو خاک میں دشمن کی ملائی کس نے

اندرا گاندھی کا میرے دیش پر احسان ہوا
میرے بھارت میں امرجنسی کا اعلان ہوا

तशना लब रिन्दों को है जाम पिलाया किसने
जो थे ग़द्दार वतन उनको दबाया किसने
ख़ून मज़दूरों का पीने से बचाया किसने
बैंको से क़र्ज़ मज़दूरों को दिलाया किसने

इन्दिरा गाँधी का मेरे देश पर अहसान हुआ
मेरे भारत में एमरजन्सी का ऐलान हुआ

आज़ादी अंग्रेज़ों से हमको दिलाई किसने
देश की बिगड़ी हुई बात बनाई किसने
सोये इन्सानों की तक़दीर जगाई किसने
आबरू ख़ाक में दुश्मन की मिलाई किसने

इन्दिरा गाँधी का मेरे देश पर अहसान हुआ
मेरे भारत में एमरजन्सी का ऐलान हुआ

दुश्मनों को कभी हम शाद ना होने देंगे
उनको इस देश में आबाद ना होने देंगे
उनका पूरा कभी अरमान ना होने देंगे
अपने गुलशन को हम बर्बाद ना होने देंगे

इन्दिरा गाँधी का मेरे देश पर अहसान हुआ
मेरे भारत में एमरजन्सी का ऐलान हुआ

☝ नमाज़ मे क़ल्ब की, मजलिस में ज़बान की, ग़ज़ब में हाथ की और दस्तरख़्वान पर शिकम की हिफ़ाज़त कर। हकीम लुक़मान (ए0)

☝ तहरीर एक ख़ामोश आवाज़ है और क़लम हाथ की ज़बान है। सुक़रात

☝ ख़ामोश रहो या ऐसी बात कहो जो ख़ामोशी से बहतर हो। बेकन

☝ तलबे इल्म में शर्म बहतर नहीं क्योंकि जिहालत शर्म से बदतर है। अफ़लातून

دشمنوں کو کبھی ہم شاد نہ ہونے دینگے
انکو اس دیش میں آباد نہ ہونے دینگے
انکا پورا کبھی ارمان نہ ہونے دینگے
اپنے گلشن کو ہم برباد نہ ہونے دینگے

اندرا گاندھی کا میرے دیش پر احسان ہوا
میرے بھارت میں امرجنسی کا اعلان ہوا

☆ نماز میں قلب کی، مجلس میں زبان کی، غضب میں ہاتھ کی اور دسترخوان پر شکم کی حفاظت کر۔ حضرت لقمانؑ

☆ تحریر ایک خاموش آواز ہے اور قلم ہاتھ کی زبان ہے۔ سقراط

☆ خاموش رہو یا ایسی بات کہو جو خاموشی سے بہتر ہو۔ بیکن

☆ طلبِ علم میں شرم مناسب نہیں کیونکہ جہالت شرم سے بدتر ہے۔ افلاطون

مسدّس

بھارت چین جنگ سے متاثر ہو کر

بڑھے چلو بڑھے چلو

باطل کے حوصلوں کو دباتے بڑھے چلو
دشمن کی تم صفوں کو بھگاتے بڑھے چلو
بھارت پہ خون اپنا بہاتے بڑھے چلو
قومی ترانا ہند کا گاتے بڑھے چلو

اپنے وطن کی شان بڑھاتے بڑھے چلو
دشمن کے حوصلوں کو دباتے بڑھے چلو

گاندھی کا دیش ہے یہ جواہر کا دیش ہے
آزاد کا ہے دیش یہ رانا کا دیش ہے
سبھاش کا ہے یہ دیش یہ نانک کا دیش ہے
ہندو کا دیش ہے یہ مسلماں کا دیش ہے

ان سب کی آبرو کو بڑھاتے بڑھے چلو
دشمن کے حوصلوں کو دباتے بڑھے چلو

मुसद्दस

भारत चीन जंग से मुतास्सिर होकर

बढ़े चलो बढ़े चलो

बातिल के होसलों को दबाते बढ़े चलो
दुश्मन की तुम सफ़ों को भगाते बढ़े चलो
भारत पे ख़ून अपना बहाते बढ़े चलो
क़ौमी तराना हिन्द का गाते बढ़े चलो

अपने वतन की शान बढ़ाते बढ़े चलो
दुश्मन के होसलों को दबाते बढ़े चलो

गाँधी का देश है ये जवाहर का देश है
आज़ाद का है देश ये राणा का देश है
सुभाष का है ये देश ये नानक का देश है
हिन्दू का देश है ये मुसलमां का देश है

इन सब की आबरू को बढ़ाते बढ़े चलो
दुश्मन के होसलों को दबाते बढ़ते चलो

तुम हिन्द के सपूत हो तुम हिन्द के लाल हो
सानी तुम्हारा कोई नहीं बेमिसाल हो
जोहर तुम्हारे लाख हैं तुम बाकमाल हो
तुम फ़ख़रे हिन्दुस्तान हो शेर जलाल हो

जोहर बहादुरी के दिखाते बढ़े चलो
दुश्मन के होसलों को दबाते बढ़े चलो

تم ہند کے سپوت ہو تم ہند کے لال ہو
ثانی تمہارا کوئی نہیں بے مثال ہو
جوہر تمہارے لاکھ ہیں تم باکمال ہو
تم فخرِ ہندوستان ہو شیر جلال ہو

جوہر بہادری کے دکھاتے بڑھے چلو
دشمن کے حوصلوں کو دباتے بڑھے چلو

मुसद्दस

अपने भारत में कहीं ज़ुल्म ना होने देंगे
अपने भारत में कहीं ख़ून ना बहने देंगे
भाई के ग़म में कोई भाई ना अब तडपेगा
ग़म बेटी के किसी माँ को ना रोने देंगे

आओ हम अहद करें अहद करें आज के दिन

अब किसी धर्म से नफ़रत ना करेगा कोई
किसी मस्जिद को मन्दिर को ना ढाने देंगे
धर्म के नाम पे करते हैं जो नफ़रत पैदा
ऐसे लोगों को सियासत में ना आने देंगे

आओ हम अहद करें अहद करें आज के दिन

مسدّس

اپنے بھارت میں کہیں ظلم نہ ہونے دینگے
اپنے بھارت میں کہیں خون نہ بہنے دینگے
بھائی کے غم میں کوئی بھائی نہ اب تڑپے گا
غم میں بیٹی کے کسی ماں کو نہ رونے دینگے

آؤ ہم عہد کریں عہد کریں آج کے دن

اب کسی دھرم سے نفرت نہ کریگا کوئی
کسی مسجد کو مندر کو نا ڈھانے دینگے
دھرم کے نام پر کرتے ہیں جو نفرت پیدا
ایسے لوگوں کو سیاست میں نہ آنے دینگے

آؤ ہم عہد کریں عہد کریں آج کے دن

कोई फ़ितना कोई हंगामा ना उठने पाये
हिन्द से फ़िरक़ा परस्ती को भगाना है हमें
सारी दुनिया में रहे नाम बुलन्द भारत का
ऐसा अब करके ज़माने को दिखाना है हमें

आओ हम अहद करें अहद करें आज के दिन

आज हम करके अहद खाके क़सम कहते हैं
अपनी मीरास को टुकडों में ना बटने देंगे
जिस शजर से मिले यकजहती का साया हमको
उसकी फैली हुई शाख़ों को ना कटने देंगे

आओ हम अहद करें अहद करें आज के दिन

کوئی فتنہ کوئی ہنگامہ نہ اٹھنے پائے
ہند سے فرقہ پرستی کو بھگانا ہے ہمیں
ساری دنیا میں رہے نام بلند بھارت کا
ایسا اب کرکے زمانے کو دکھانا ہے ہمیں

آؤ ہم عہد کریں عہد کریں آج کے دن

آج ہم کرکے عہد کھاکے قسم کہتے ہیں
اپنی میراث کو ٹکڑوں میں نہ بٹنے دینگے
جس شجر سے ملے یکجہتی کا سایہ ہم کو
اس کی پھیلی ہوئی شاخوں کو نہ کٹنے دینگے

آؤ ہم عہد کریں عہد کریں آج کے دن

مادرِ ہند تیری مٹی کی قسم کھاتے ہیں
تیری عظمت پہ کبھی آنچ نا آنے دینگے
گاندھی آزاد جواہر نے جلائے جو چراغ
کسی آندھی کو یہ شمع نہ بجھانے دینگے

آؤ ہم عہد کریں عہد کریں آج کے دن

پرچمِ ہند کے سایہ تلے یہ عہد کریں
اس وطن میں کوئی غدّار نہ رہنے دینگے
جو ہیں گلشن کو مٹانے کے لئے آمادہ
ان کا پورا کبھی یہ خواب نہ ہونے دینگے

آؤ ہم عہد کریں عہد کریں آج کے دن

मादरे हिन्द तेरी मिट्टी की क़सम खाते हैं
तेरी अज़मत पे कभी आँच ना आने देंगे
गाँधी आज़ाद, जवाहर ने जलाये जो चिराग़
किसी आँधी को ये शमा ना बुझाने देंगे

आओ हम अहद करें अहद करें आज के दिन

परचमे हिन्द के साये तले ये अहद करें
इस वतन में कोई ग़द्दार ना रहने देंगे
जो हैं गुलशन को मिटाने के लिए आमादा
उनका पूरा कभी ये ख़्वाब ना होने देंगे

आओ हम अहद करें अहद करें आज के दिन

नज़्म

श्री हेमवती नन्दन बहुगुणा वज़ीरे आला यू0 पी0 को उनके जलसे में पेश की गई

ऐ हरदिल अज़ीज़ लीडर बहुगना आली मिजाज़
आपने रखी पार्टी की सख़्त तरीन मंज़िल में लाज
यूपी में नक़्शा इलेकशन का बदलकर रख दिया
हर सरे मग़रूर को ठोकर से कुचलकर रख दिया
अज़्म को तेरे जहाँ में अब दबा सकता है कौन
सोच रखा है जो तूने वो मिटा सकता है कौन
दौरे हाज़िर की सियासत है निगाहों में तेरी
मरहला मुश्किल नहीं कोई भी राहों में तेरी
तेरा सानी हिन्द में अब कोई हो सकता नहीं
तुझसे अफ़ज़ल हिन्द में अब कोई हो सकता नहीं
नामुरादी तेरी हिम्मत ने कभी देखी नहीं
है शुजाअत पे तेरे नाज़ाँ वतन की सरज़मीं
इस ग़रीब उर्दू का भी अब तुझको रखना है ख़्याल
कोई इसका अब नज़र आता नहीं पुरसाने हाल

نظم

شری ہیم وتی نندن بہوگنا وزیر اعلی یو پی کو انکے جلسے میں پیش کی گئی

اے ہر دل عزیز لیڈر بہوگنا عالی مزاج
آپنے رکھی پارٹی کی سخت ترین منزل میں لاج
یوپی میں نقشہ الیکشن کا بدل کر رکھ دیا
ہر سرِ مغرور ٹھوکر سے کچل کر رکھ دیا
عزم کو تیرے جہاں میں اب دبا سکتا ہے کون
سوچ رکھا ہے جو تونے وہ مٹا سکتا ہے کون
دورِ حاضر کی سیاست ہے نگاہوں میں تیری
مرحلہ مشکل نہیں کوئی بھی راہوں میں تیری
تیرا ثانی ہند میں اب کوئی ہو سکتا نہیں
تجھ سے افضل ہند میں اب کوئی ہوسکتا نہیں
نا مرادی تیری ہمت نے کبھی دیکھی نہیں
ہے شجاعت پہ تیرے نازاں وطن کی سرزمیں
اس غریب اردو کا بھی اب تجھ کو رکھنا ہے خیال
کوئی اس کا اب نظر آتا نہیں پرسانِ حال

آج تک وعدے ہی وعدے سب نے اس سے ہیں کئے
اور جھوٹے ہی سہارے سب نے اس کو ہیں دیئے
دیش کی نظریں لگی ہیں صرف تیرے کام پر
ہیں بہت امیدیں وابستہ تمہارے نام پر
اب سیاست میں بھی اونچا نام کرنا ہے تمہیں
اور جنتا کے لئے کچھ کام کرنا ہے تمہیں
دو فدائی آپ کے ہیں جنکی مشکل ہے نظیر
ایک ہیں بابو نارائن دوسرے بابو بشیر
کچھ غریبوں کیلئے بھی کام کرنا ہے تمہیں
ہند میں اب اپنا اونچا نام کرنا ہے تمہیں
اقلیتوں کا آپ سے اچھا کوئی لیڈر نہیں
ہند میں اب آپ سے اچھا کوئی لیڈر نہیں
جنتا کی آنکھوں کے تارے ایک دن بن جاؤ گے
آپ وزیر اعظم ہند ایک دن بن جاؤ گے

आज तक वादे ही वादे सबने इससे है किये
और झूठे ही सहारे सबने इसको हैं दिये
देश की नज़रें लगी है सिर्फ तुम्हारे काम पर
है बहुत उम्मीदें वाबस्ता तुम्हारे नाम पर
अब सियासत में भी ऊँचा नाम करना है तुम्हें
और जनता के लिए कुछ काम करना है तुम्हें
दो फ़िदाई आप के हैं जिनकी मुश्किल है नज़ीर
एक है बाबू नारायन दूसरे है बाबू बशीर
कुछ ग़रीबों के लिए भी काम करना है तुम्हें
हिन्द में अब अपना ऊँचा नाम करना है तुम्हें
अक़लियतों का आप से अच्छा कोई लीडर नहीं
हिन्द मे अब आप से अच्छा कोई लीडर नहीं
जनता की आँखों के तारे एक दिन बन जाओगे
आप वज़ीरे आज़म हिन्द एक दिन बन जाओगे

थी जो ऐवज़ की तमन्ना वोह आज पूरी हो गयी
आप की आमद से दिल की बात पूरी हो गयी

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

:: कशकोल–ए–अख़लाक़ ::

♋ चार चीज़ें सख़्त तरीन आमाल हैं। (1) बख़्शना ख़ता का वक़्त गुस्से के (2) सख़ावत करना वक़्त मुफ़लिसी के (3) पाक दामन रहना वक़्त ख़िलवत के (4) सच्ची बात कहना बवक़्त ख़ौफ़ या उम्मीद के।

♋ पाँच चीज़े तकलीफ़ दाह हैं।(1) जुज़ाम का मर्ज़ (2) बुरे का क़र्ज़ (3) हाकिम सितमगार (4) बिगडा गंवार (5) जाहिल उम्मीदवार और हमसाया बदकार।

♋ मुहब्बत के छः दर्जे हैं। (1) रूजहान (2) मिलान (3) दिलचस्पी (4) मुहब्बत (5) इश्क़ (6) जनून।

♋ बे लुत्फ़ है। सैरे बूसताँ बग़ैर दोस्ताँ/उम्र बे शबाब/शरबत बे गुलाब/ज़ीने बे रकाब/रीश बे ख़िज़ाब/तबीयत बे जोदत/सुख़न बे हिकमत/माल बे तिजारत/दिल बे सख़ावत/मर्द बे जरायत/ज़न बे इस्मत/ज़ोर बे हुक्म/दवा बे परहेज़/ज़िन्दगी बे पिसर/अम्ल बे इल्म/इल्म बे अम्ल।

تھی جو عوؔض کی تمنا وہ آج پوری ہوگئی
آپ کی آمد سے دل بات پوری ہوگئی

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

:: کشکولِ اخلاق ::

☆ چار چیزیں سخت ترین اعمال سے ہیں (۱) بخشنا خطا کا وقت غصے کے (۲) سخاوت کرنا وقت مفلسی کے (۳) پاک دامن رہنا وقت خلوت کے (۴) سچّی بات کہنا بوقت خوف یا امید کے۔

☆ پانچ چیزیں تکلیف دہ ہیں (۱) جذام کا مرض (۲) برے کا قرض (۳) حاکم ستمگار (۴) بگڑا گنوار (۵) جاہل عہدیدار اور ہمسایۂ بدکار۔

☆ محبت کے چھ درجے ہیں (۱) رجحان (۲) میلان (۳) دلچسپی (۴) محبت (۵) عشق (٦) جنون

☆ بے لطف ہے۔ سیرِ بوستاں بغیر دوستاں/عمر بے شباب/شربت بے گلاب/زین بے رکاب/ریش بے خضاب/طبیعت بے جودت/سخن بے حکمت/مال بے تجارت/دل بے سخاوت/مرد بے جرأت/زن بے عصمت/زور بے حکم/دوا بے پرہیز/زندگی بے پسر/عمل بے علم/علم بے عمل

قطعہ

اندرا گاندھی کبھی بھارت کی تو مہارانی تھی
نام کی تیرے یہ دنیا سبھی دیوانی تھی
ہوش باقی نہ رہے سنجے کی الفت میں تیرے
تجھ سے یہ غلطی ہوئی تیری یہ نادانی تھی

قطعہ

ہندو ہو مسلمان ہو سکھ ہو کہ عیسائی ہو
مذہب ہے جداگانا رشتے میں تو بھائی ہو
کیوں خون بہاتے ہو انسانوں کا ناحق میں
بھارت ہے وطن سب کا سب اسکے فدائی ہو

क़तआ

इन्दिरा गाँधी कभी भारत की तू महारानी थी
नाम की तेरे ये दुनिया सभी दीवानी थी
होश बाक़ी ना रहे संजय की उलफ़त में तेरे
तुझसे ये ग़लती हुई तेरी ये नादानी थी

क़तआ

हिन्दु हो मुसलमान हो सिख हो के इसाई हो
मज़हब है जुदागाना रिश्ते में तो भाई हो
क्यों ख़ून बहाते हो इन्सानों का नाहक़ में
भारत है वतन सबका सब इसके फ़िदाई हो

क़तआ

जाम पे जाम चढ़ाओ तुम्हें डर किसका है
जश्न पे जश्न मनाओ तुम्हें डर किसका है
मरते हैं भूक से गर एहले वतन मरने दो
टैक्स जी भर के लगाओ तुम्हें डर किसका है

इज़्ज़त मआब वज़ीरे आला यू0 पी0 मुलायम सिंह यादव साहिब व
इज़्ज़त मआब वज़ीरे आला यू0 पी0 मायावती साहिबा

क़तआ

ज़िद में दो नेता अड़े है देखिये होता है क्या
दोनों आपस में लड़े है देखिये होता है क्या
मर्द औरत की है कुश्ती कौनसा खायेगा मात
लोग चक्कर में पड़े है देखिये होता है क्या

قطعہ

جام پے جام چڑھاؤ تمہیں ڈر کس کا ہے
جشن پے جشن مناؤ تمہیں ڈر کس کا ہے
مرتے ہیں بھوک سے گر اہل وطن مرنے دو
ٹیکس جی بھر کے لگاؤ تمہیں ڈر کس کا ہے

عزت مآب وزیراعلیٰ یوپی ملائم سنگھ یادو صاحب وعزت مآب وزیراعلیٰ یوپی مایاوتی صاحبہ

قطعہ

ضد میں دو نیتا اڑے ہیں دیکھئے ہوتا ہے کیا
دونوں آپس میں لڑے ہیں دیکھئے ہوتا ہے کیا
مرد عورت کی ہے کشتی کون سا کھائے گا مات
لوگ چکر میں پڑے ہیں دیکھئے ہوتا ہے کیا

क़तआ

इज़्ज़त मआब सदर ज़िया उलहक़ साहिब, पाकिस्तान

लो ज़िया के हाथों में अब दौरे जाम आ ही गया
मुन्तज़िर जिस दिन का था लो वो मुक़ाम आ ही गया
देखिये कब तक चलायेंगे निज़ामे मुस्तुफ़ा
पाक डिक्टेटर के हाथों में निज़ाम आ ही गया

क़तआ

वज़ीरे आज़म हिन्द मुरारजी देसाई

राज़ की बात बतादी वज़ीरे आज़म ने
नई एक राह दिखादी वज़ीरे आज़म ने
पियो पैशाब तो हट जायेगी बिमारियाँ सब
ये बात हमको बतादी वज़ीरे आज़म ने

قطعہ

عزت مآب صدر ضیاء الحق صاحب، پاکستان

لو ضیاء کے ہاتھوں میں اب دور جام آ ہی گیا
منتظر جس دن کا تھا لو وہ مقام آ ہی گیا
دیکھئے کب تک چلائینگے نظام مصطفٰے
پاک ڈکٹیٹر کے ہاتھوں میں نظام آ ہی گیا

قطعہ

وزیر اعظم ہند مرارجی دیسائی

راز کی بات بتا دی وزیر اعظم نے
نئی ایک راہ دکھادی وزیر اعظم نے
پیو پیشاب تو ہٹ جائینگی بیماریاں سب
یہ بات ہمکو بتا دی وزیر اعظم نے

قطعہ

شملہ سمجھوتہ ہندوستان و پاکستان کا

گنگا اپنی بہن سے جا کر جب سنگم پر ملتی ہے
دور دور سے دنیا جا کر انکی پوجا کرتی ہے
شیخ برہمن آج ملے ہیں پھر یہ چرچے کیسے ہیں
آج ملے ہیں گر دو بھائی یہ دنیا کیوں جلتی ہے

قطعہ

اردو دوسری سرکاری زبان

جشن اردو کا ہے ہر سمت خوشی چھائی ہے
ہر طرف جشن چراغاں ہے بہار آئی ہے
شکریہ کیوں نا ادا کانگریس آئی کا کریں
دوسرے درجہ میں یہ اردو زبان لائی ہے

क़तआ

शिमला समझौता हिन्दुस्तान पाकिस्तान का

गंगा अपनी बहन से जाकर जब संगम पर मिलती है
दूर दूर से दुनिया जाकर उनकी पूजा करती है
शेख़ ब्रहम्ण आज मिले है फिर ये चर्चे कैसे हैं
आज मिले हैं गर दो भाई ये दुनिया क्यों जलती है

क़तआ

उर्दू दूसरी सरकारी ज़बान

जश्न उर्दू का है हर सिम्त ख़ुशी छाई है
हर तरफ़ जश्न चिराग़ाँ है बहार आई है
शुक्रिया क्यों ना अदा कांग्रेस आई का करें
दूसरे दर्जे में ये उर्दू ज़बान लाई है

क़तआ

मांगे से कहाँ मिलती है तस्वीर ख़ुदा की
दीवानी हैं तस्वीरे ख़ुदा मांग रहे हैं
जो लोग हैं गुलशन को मिटाने पे आमादा
हम ऐसे चिराग़ों से ज़िया मांग रहे हैं

क़तआ

चैन व आराम किसने खोये हैं
हम ये एहसास करके रोये हैं
भाई का भाई हो गया दुशमन
बीज नफ़रत के ऐसे बोये हैं

قطعہ

مانگے سے کہاں ملتی ہے تصویر خدا کی
دیوانے ہیں تصویرِ خدا مانگ رہے ہیں
جو لوگ ہیں گلشن کو مٹانے پے آمادہ
ہم ایسے چراغوں سے ضیاء مانگ رہے ہیں

قطعہ

چین و آرام کس نے کھوئے ہیں
ہم یہ احساس کر کے روئے ہیں
بھائی کا بھائی ہو گیا دشمن
بیج نفرت کے ایسے بوئے ہیں

क़तआ

करबल में बहात्तर ने इस्लाम बचाया है
उम्मत के लिए अपना घर बार लुटाया है
तुम बाबरी मस्जिद को अब तक ना छुडा पाये
शब्बीर ने सर देकर इस्लाम बचाया है

क़तआ

फंस गया अमेरीका अब है पंजा–ए–सद्दाम में
देख लो कितना असर है नारा–ए–तकबीर में
कोई भी दुनिया की ताक़त अब बचा सकती नहीं
जंग तूने छेड दी है हल्क़ा–ए–शब्बीर में

قطعہ

کربل میں بہتر(۷۲) نے اسلام بچایا ہے
امت کے لئے اپنا گھر بار لٹایا ہے
تم بابری مسجد کو اب تک نہ چھڑا پائے
شبیرؑ نے سر دیکر اسلام بچایا ہے

قطعہ

پھنس گیا امریکہ اب ہے پنجۂ صدام میں
دیکھ لو کتنا اثر ہے نعرۂ تکبیر میں
کوئی بھی دنیا کی طاقت اب بچا سکتی نہیں
جنگ تو نے چھیڑ دی ہے حلقۂ شبیرؑ میں